الله
العظمت
کلام الملوک ملوک الکلام یعنے غزل
اعلی حضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا
نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خور
تاج مہر سپہر اقبال زیبندہ تخت اجلال حضور
رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ
مظفر الممالک فتح جنگ ہزہائنس نواب میر محبوب علیخان
نظام الملک آصفجاہ آصف سلطان دکن خلد
گر ہوا امتحان دل ہمین نگاہ یار کیسی ہے
نہین معلوم دل کشتہ

کس وہم مین ڈالا ہی یہ گفتار کیسی ہے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

ری نرگس بیمار بھی بیمار کیسی ہے
کہ یہ بیمار ہوکر پھر غریب آزار کیسی ہے

راتے ہین جو اپنی جان اے قاتل دکھا جانا
تری کھنچتی چمکتی کاٹتی تلوار کیسی ہے

نہین جاتے اگر تصویر ہی کھنچوا کے منگوالو
یہ تم کیا جانو شکل عاشق بیمار کیسی ہے

کرتے ہین وہی بوسے مینے اسپر کیون بگڑتے ہو
اعت کیا
یہ دیکھو سرخ ہوکر زینت رخسار کیسی ہے

پکڑ کر دامن عبا زمین میرے قدم کو چھین قاتل کے
یہ کیون مشتاق ایسی ہو مری رفتار کیسی ہے

ہمارا خانۂ دل دیکھکر وہ سخت گھبرائے
کہ یہ تعمیر بے سقف و در و دیوار کیسی ہے

ہمی سے چاہتے ہین ڈالنا اسکی وہ یہ فرما کر
کہو انصاف سے تم صحبت اغیار کیسی ہے

ستم کرتے ہین مجھپر دعا دیتا ہون مین انکو
کوئی دل سے تو پوچھے یہ جفاکار کیسی ہے

ی جب خواب مین آتا ہو کھلجاتی ہو آنکھ اپنی
اجی حضرت تمہاری نیند بھی ہشیار کیسی ہے

ابلے سے سرفرازی انکو حاصل ہو
ملی یہ عشق کی سرکار سے دستار کیسی ہے

اسیر قفس تک نہین آتی جو پوچھین
فضاے باغ کیسی نکہت گلزار کیسی ہے

گری پڑتی ہین آہین ٹھوکرین کھاتی ہین دعائین
یہ راہِ عالمِ بالا ابھی ناہموار کیسی ہے

وہ جانے دل لگی کا حال جسنے دل لگایا ہو
یہی آسان کیسی ہے یہی دشوار کیسی ہے

خدا پر چھوڑ بیٹھے چارہ گر بھی دوست بھی اسکو
ذرا چلکر تو دیکھو حالتِ بیمار کیسی ہے

تری طعنون سے اے ظالم کلیجا ہو گیا چھلنی
ہوئی ہے تیر ہر اک بات یہ گفتار کیسی ہے

نہین ملتے نہ ملئے ہمسے بہی غمزے نہین اچھے
یہ حجت روز کی کیسی ہے یہ تکرار کیسی ہے

کمر مین تمنے باندہی ہے کمر مین چاہیے رہنا
تری تلوار پہر میرے گلے کا ہار کیسی ہے

خدا نے عقل دی ہے اور کو بھی تو تو اے ناصح
نہین سنتا کسی کی یہ خدا کی مار کیسی ہے

محاطِ غیب سے ہین بزم مین اس سے خوش ہین
مری آنکھونکو حاصل فرصتِ دیدار کیسی ہے

سرِ شوریدہ سے سدِ سکندر توڑ ڈالین ہم
جہان روزن بھی ہے دشوار وہ دیوار کیسی ہے

بہت لڑتی تھی پہلے عاشقِ ناشاد سے ہردم
وہی اب آنکھ اسکی شکل سے بیزار کیسی ہے

وہ کہتے ہین ہماری ہی صفت ہے جو غزل ہے
کہون کیا مین کہ یہ پابندیٔ اشعار کیسی ہے

اُسے آصف کا غم ہے اور آصف کو غم اپنا ہی
ہر اک سے پوچھتا ہے حالتِ غمخوار کیسی ہے

...ر. م جناب ابوالعلا محمد عظیم الدین صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

ز شوقِ دید مرنے پر بھی کم ہوگا کبھی اپنا
بتاؤن کیا کہ مجکو حسرتِ دیدار کیسی ہے

نہ منظور ہے ترسانہ مقبول خدا افسوس
دعائے وصل بھی بیدل ہماری خوار کیسی ہے

خدا ہی جانتا ہے آفتین جو سر پہ آئی ہین
بتاؤن کیا کسیکو فرقتِ دلدار کیسی ہے

دل بیتاب قابو مین نہین رہتا ہے اے زاہد
ابھی دیکھی نہین تونے کہ شکلِ یار کیسی ہے

کلیجا تہام کر آتے ہی بن آئی ہمارے گہر
ہماری آہ مین تاثیر کیون دلدار کیسی ہے

اُڑایا لنا رمہ نیچی نظرون کا غزالون نے
کہون کیا نرگسِ مخمور تیری یار کیسی ہے

(...) ہی پرستش بھی تو کروائے ہین ظالم
الٰہی تیری بندہ جن پر بتونکی مار کیسی ہے

نہ آیا وہ ...ذت کو نہ رکہا ہاتہ سینے پر
نہ پوچھا یہ بھی حالت اب تری بیمار کیسی ہے

بتون نے ہزارون میرے دل کے ٹکڑے کر ڈالے
خدا جانے ہنسی تیری بتِ عیار کیسی ہے

قیامت ہے اشارے غیر سے ہون لوٹے مر آگے
یہ سفاکی یہ بیرحمی ستمگار یار کیسی ہے

ستم لاکھون اٹھائے ہین مگر سیری نہین ہوتی
مری دل ہی کو کوئی پوچھے جفائے یار کیسی ہے

مسلمانی کا دعویٰ آپکو ہے حضرتِ احقر
بتاؤ پہر گلے مین آپکے زنار کیسی ہے

آرزو۔ جناب نواب جعفر علیخان صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

بتاؤ حضرتِ موسیٰ کہ شکلِ یار کیسی ہے
ہمین بھی تو چکھا دو لذتِ دیدار کیسی ہے

نہ تھی گر غش کے طاقت تو پہر یہ صاف کہہ دیجے
زبان مین آپکی لکنت دمِ گفتار کیسی ہے

عیادت کو تو آنا کیا نہ پوچھا یہ بھی تو اُسنے
ہمارے ہجر مین حالت تری بیمار کیسی ہے

ادہر دیکھا اُدہر دیکھا اسے تاکا اُسے جہانکا
یہ تیری آنکھ ہے بیداد گر عیار کیسی ہے

ہماری حسرتون کا خون دل ہی دل مین کر ڈالا
تری بے اعتنائی ہمسے اے دلدار کیسی ہے

ہر کو پہر گئی تیری نگہہ مر مر گئے عاشق
یہ چہوٹی سی تری چلتی ہوئی تلوار کیسی ہے

انے ہین گر ثابت قدم ہو راہِ الفت مین
شکایت تیرے لب پر ظلم کی ہر بار کیسی ہے

لئے ارمان بیٹھے ہین پہر بیٹھے ہین
الٰہی دلمین [illegible] غم کی یہ دیوار کیسی ہے

یہ ہوش چہوڑ [illegible] نہین ہرگز
یہ پہر تکرار کیسی ہے یہ ضد ہر بار کیسی ہے

ہوئی جاتی ہین وہ ترچھی نگاہین پار سینہ کے
دلِ خون گشتہ پر تیر دنکی یہ بوچھار کیسی ہے

نہو پابند کفر و دین کا ای آرزو ہرگز
جو عاشق ہو تو قید سبحہ و زنار کیسی ہے

ارمان۔ جناب سید محمد محسن صاحب تلمیذ حضرتِ محفوظ

نظر تیری دلِ آفت زدہ کے پار کیسی ہے
یہ تیری آنکھ ای ظالم غضب آزار کیسی ہے

نہ نکلا رہ گیا اُٹھ اُٹھ کے سو سو بار سینہ مین
محبت مجھسے ای تیر نگاہِ یار کیسی ہے

کیا کہ بھولے پن سے ہائے تہمت پر مری کہنا
طبیعت اب تری ای ہجر کے بیمار کیسی ہے

خطا تو آنکھ کی ہو اور گرفتارِ بلا دل ہو
یہ کیا انصاف ہے ظالم تری سرکار کیسی ہے

کفن کو پھاڑ کر مردے نکل پڑتے ہین مرقد سے
قیامت خیز او ظالم تری رفتار کیسی ہے

جو یہان بات ہو دلکی وہ مجھسے بات کہہ دیجے
لبون پر مسکراہٹ سی دمِ گفتار کیسی ہے

اُڑا کر لیچلی ہے بوے زلفِ یار گلشن مین
ادھر کا رخ نہین کرتی صبا ہشیار کیسی ہے

شبِ فرقت مین اکدم بھی جدا ہوتی نہین مجھسے
خدا رکھے یہ مایوسی مری غمخوار کیسی ہے

یہ اُنسے نامہ بر کہنا فقط اک سانس ہی جاری
اگر تجھسے وہ پوچھین حالتِ بیمار کیسی ہے

مچا رکھی ہے ہلچل اسنے عالم مین قیامت کی
ارے ظالم تری پازیب کی جھنکار کیسی ہے

اشک۔ جناب سید قطب الدین صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

یہ دلسے پوچھیو ن طرزِ نگاہِ یار کیسی ہے
دمِ انکار کیسی ہے دمِ اقرار کیسی ہے

طرفداری رقیبون نے مرے ہر بار کیسی ہے
یہ جھوٹی حجتین بیفائدہ تکرار کیسی ہے

الٰہی آجتک اپنی سمجھ مین یہ نہین آتا
کہ مشتاقون سے ترکیبِ نگاہِ یار کیسی ہے

ازل سے ہوتی آئی ہے ابد تک ہوتی جائیگی
یہ حسن و عشق کی تکرار بھی تکرار کیسی ہے

جتاؤن کسکو مین جو کچھ گذرتی ہے مرے دم پر
دکھاؤن کسکو مین شکلِ دلِ بیمار کیسی ہے

دقیقہ کونسا باقی رہا تھا عہد و پیمان مین
اب انکے فیصلے کے بعد یہ تکرار کیسی ہے

مرے دلمین جب آتے ہین یہ کہکر آکے کہتے ہین
یہان گرد کدورت کی نئی دیوار کیسی ہے

وہ شمشیرِ قاتل پر جو عکس ابرو دے قاتل کا
وہ خود حیران ہوا تلوار مین تلوار کیسی ہے

ہماری خون دلمین ڈبکر اُبھر آئیگی یون بہرا
تری شوخی یہ جیسے ناوکِ دلدار کیسی ہے

بسمل تڑپتے جو ہین عاشق وہان معشوق شہادت سے
تڑپین کوئی قاتل صفا اور ہموار کیسی ہے

نگار کہتا تھا کیا مجھے اسی دن کے لیے تجھکو
دغا یہ وقت پڑی قسمتِ ناہنجار کیسی ہے

جو صورت ہمنی دیکھی ہے بتائین کیا تمہین ہمسے
بتائین کیا تجلّیٔ رخِ دلدار کیسی ہے

وہان تک لیگیا مجکو نہ انکو تو یہان لایا
بتا ای آسمان یہ گردشِ بیکار کیسی ہے

وہ مجکو گالیان دیتے ہین یا مجھپر برستی ہین
یہ چھینٹے نئی بارش نئی بہار کیسی ہے

ہزارون ٹھوکرین ہین سیکڑون دشواریان مجھپر
جسے راہِ فنا کہتے ہین ناہموار کیسی ہے

کُھلی مجکو جنابِ انشک آصفجاہ کی شاہی
ہوا معلوم عالیجاہ یہ سرکار کیسی ہے

افضل جناب مرزا محمد افضل حسین بیگ صاحب

پیام آتا نہین نامہ نہین آتے نہین خود بھی
شبِ ہجر انمین ہمکو زندگی دشوار کیسی ہے

مقابل زلفِ مشکین کے اگر آئی تو مین پوچھون
بتا تو بو تری ای نافۂ تاتار کیسی ہے

وظیفہ اور دعا مین حور کے ملنے کو شیخ پڑھتے ہین
طبیعت حضرتِ ناصح کی دیندار کیسی ہے

نہین گو دلشکن یہ آپکا کہنا نہین آتے
تمہین انصاف سے کہدو کہ یہ گفتار کیسی ہے

جسے دیکھو بنا جاتا ہے وہ دل دیکے سودائی
حسینانِ جہان کی گرمئ بازار کیسی ہے

بوقتِ نزع آکر بر سرِ بالین وہ کہتے ہین
زبان سے کہہ تو کچھ حالت مرے بیمار کیسی ہے

سنا ہے تیغِ ابرو سے ہزارون قتل ہوتے ہین
ذرا دیکھین تو ہم بھی آپکی تلوار کیسی ہے

ہمیشہ دیکھتے ہو تم پریشاں حال افضل کو
کبھی بھولے سے بھی پوچھا نہ جانِ زار کیسی ہے

اختر جناب منشی محمد عبد الغفور صاحب

سوالِ بوسہ پر ایجان نہین ہر بار کیسی ہے
زکوٰۃ حسن کے دینے مین یہ تکرار کیسی ہے

اٹھے ہین خفتگانِ خاک سب آواز سن سنکر
اری ظالم تری پازیب کی جھنکار کیسی ہے

جلا کر پھونک دیگی یہ متاعِ عمرِ دشمن کو
وہ کیا جانین ہماری آہِ آتشبار کیسی ہے

گلا کٹتا تو کیسا خط بھی گردن پر نہین پڑتا
سرِ اسکندری ظالم تری تلوار کیسی ہے

نہین چھپتا ہے نظر دنیا مین کسیکی حسن یوسف
تمہارے حسن کی بھی گرمئ بازار کیسی ہے

چھپا نا منہ نہین اچھا تمہارا وصل کی شب مین
حیا خلوت مین مجھسے ای مرے دلدار کیسی ہے

اڑا ئی تو نے اکر سنبل و ریحان کی نکہت بھی
صبا انصاف سی کہہ بوی زلف یار کیسی ہے

اسلم۔ جناب سلامت اللہ صاحب خوشنویس تلمیذ حضرت نظر لکھنوی

حیا و شرم سے نیچی نگاہ یار کیسی ہے
دم نظارہ لڑنے کو مگر تیار کیسی ہے

کٹے جاتے ہین اپنی اپنی دلمین کبک و ظالم
دم گلگشت تیری شوخی رفتار کیسی ہے

نزاکت سی گلا کٹتا نہین جب سخت جانونکا
تو جھنجلا کر وہ کہتے ہین کہ یہ تلوار کیسی ہے

سوال بوسہ لب پر ہو کیون لڑنیکو آمادہ
نہ دینا تھا نہ دیتے تم مگر تکرار کیسی ہے

کسی کے دلپہ کیا بجلی گرانیکا ارادہ ہے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

بجای اشک بہ جائی لہو ہو کر نہ دل اپنا
فراق یار مین یہ چشم تر خونبار کیسی ہے

جو بوسہ مانگا انسے مین نے تو بولی بگڑ کر وہ
کہ تیری آجکل اسلم زبان طرار کیسی ہے

احمد۔ جناب سید احمد صاحب بہشید ست دواخانہ ضلع گلبرگہ شریف

کبھی بھولے سے بھی گھر مین نہین آتی ہو میرے
الٰہی مجھسے قسمت بھی ہوئی بیزار کیسی ہے

کیا ہی ہیجان ہمکو تری فرقت کے صدمون نے
یہ دیکھی تک نہ تمنے صورت بیمار کیسی ہے

نہ دیکھا سید احمد چہرہ جانان کبھی اللہ
دکھا دی اسکو یار صورت دلدار کیسی ہے

نگاہین کیون چرا لیتے ہو سر محفل اب احمد سے
تمہارا وہ تو شیدا ہی تمہین پھر عار کیسی ہے

اثر۔ جناب مولوی سید صلاح الدین صاحب شطاری

سوال وصل پہ ہر دم کی یہ تکرار کیسی ہے
ذرا سی بات پر آزردگی ہر بار کیسی ہے

وہ وعدہ وصل کا کرتے ہین پر ایفا نہین کرتے
خدا جانے مری تقدیر ناہموار کیسی ہے

عیادت کو مری آئے تو ہنسکر مجھسے فرمایا
بتاؤ تو سہی اب حالت بیمار کیسی ہے

مری آہون نے خاکستر بنایا سارے عالم کو
رقیبو تمنے دیکھی آہ آتشبار کیسی ہے

کچھ اپنے نام کا تو پاس تجکو چاہیے ظالم
ترے عاشق کی رسوائی سر بازار کیسی ہے

نہان رہتی ہی دلمین اور سیر اکرتی ہی نظرونسے
ستمگر فتنہ پرور صورت دلدار کیسی ہے

اثر کرمین وہ ناواقف ابھی ہین راز محبت سے
لبون پر مسکراہٹ سی مگر گفتار کیسی ہے

بیدل جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن خانصاحب تلمیذ حضرت غالب مرحوم

دم خلوت حیا و شوق مین تکرار کیسی ہے
یہ نخوت اور نگاہ شرمگین ہر بار کیسی ہے

وہ بہولے پن سے کہتے ہین کہ طبع زار کیسی ہے
ہوا کیا ہے تری صورت [illegible] بیمار کیسی ہے

عیادت کو جو آتے ہو تو جان آجاتی ہے مجھ مین
مگر آنکھوں سے پوچھو حالت بیمار کیسی ہے

وہ شاید مردم دیدہ سے شرماتے ہین آنکھین
یہ نیند آٹھون پہر آئی دیدۂ بیدار کیسی ہے

جدہر کو پہر گئی وہ آنکھ ویرانہ نظر آیا
صف مژگان مین چلتی پہرتی یہ تلوار کیسی ہے

وہ تیر نیمکش سے پوچھتے ہین کان پر رکھکر
دل عاشق کی حالت اے لب سوفار کیسی ہے

ہم آغوش خیال غیر وہ آئین دم آخر
نگاہ واپسین ہو، عدو ناچار کیسی ہے

کوئی پوچھے دم آخر کسی خون کردہ ارمان سے
کہ حسرت عمر رفتہ کی دم رفتار کیسی ہے

تمنا نمکپاشی دہان زخم سے پوچھو
کہ مجروحون کو حرص لذت آزار کیسی ہے

یہ بیتابی کی لذت ہے وہ بیہوشی کا ساغر ہے
معاذن درد کیسا ہے اجل غمخوار کیسی ہے

ہین ہر کل فتنۂ محشر یہ اٹھنا کس بلا کا ہے
قیامت مضطرب پہرتی ہے یہ رفتار کیسی ہے

نہ جینے کی تمنا ہے نہ کچھ مرنیکی دہشت ہے
ستم دیدہ طبیعت یاس سے سرشار کیسی ہے

بسان شمع ہو خاموش جلکر اے اسیر غم
کسیکو دیکھے دل یہ آہ آتشبار کیسی ہے

بوقت مے پرستی کہہ گئی کچھ نظر دزدن نظر مین
وہ کافر آنکھ بدمستی مین بھی ہشیار کیسی ہے

چڑہا کر بہون نگاہ ناز سے کہتے ہین عاشق کو
یہ خنجر کیسا ہے یہ تیغ جوہر دار کیسی ہے

لئے پہرتے ہین مجکو آبلہ سر پر بیابانین
کہ بیدل پیاس سے سوکھی زبان خار کیسی ہے

بشیر جناب ابو المعظم محمد عبد اللہ خانصاحب تلمیذ حضرت حفیظ

کہا صد ہا کو زندہ گالیان دیدیکے ظالم نے
نہین معلوم یہ معجز بیان گفتار کیسی ہے

وہ ایسے بیخبر ہین کچھ خبر انکو نہین ہوتی
شب غم آہ و زاری یہ دل غمخوار کیسی ہے

ہوا ہے ہمکو رسوا اٹھا کر کوہ غم سر پر
نہین معلوم ہمکو عشق کی سرکار کیسی ہے

اٹھا ہین سب دل ہی کے دلمین حسرت و ارمان
شب وصلت مین ایجان دمبدم تکرار کیسی

ہمارا لے لیا دل کس نزاکت سی سرِ محفل
نظر نیچی ہی پر دیکھو ادائی یار کیسی ہے

قمر کو ابر پنہان کر نہین سکتا ہی پردہ سے
یہ چلمن کی رخِ نازک سے لگ گئے آر کیسی ہے

وہ فرماتے ہین سنکر وصل کا مذکور حجت سے
بشیرِ خستہ دل یہ آپکی گفتار کیسی ہے

بدیع۔ جناب محمد بدیع الدین صاحب صیغہ دار۔

سوال وصل پر جاتا نکو گو انکار ہی لیکن
لبون پر مسکراہٹ سی دمِ گفتار کیسی ہے

کیا تھا مجھ سے تو نے چشم کی آشوب کا حیلہ
چمن مین یہ بادی نرگسِ بیمار کیسی ہے

تری سلکِ دُرِ دندان کو منہ مین دیکھکر اکثر
ہوئی گوہر کو حیرانی کہ یہ ہموار کیسی ہے

بیتاب۔ جناب ابو العجز محمد سلیمان صاحب تلمیذ حضرت بشیر

مسیحائی یہ کیا کم ہی مریضِ عشق کی حق مین
وہ پوچھے غیر سے یون حالتِ بیمار کیسی ہے

رخِ انور دکھا دو ہون بہت بیتاب رہتین
یہ جیسے پیر فی ای احمدِ مختار کیسی ہے

حور۔ حور بخش طوائف نامی مونگا جی

سحر تک موت کا ہر وقت آنکھو مین [illegible] رہے
شبِ فرقت مریضان الست سی بیزار کیسی ہے

تجاہل سی وہ فرماتے ہین شکوہ کون کرتا ہی
صدائی گریہ و زاری پسِ دیوار کیسی ہے

دہن سے پھول جھڑتے ہین دمِ تقریر یا تو نہین
پری رو بولتے پوچھو حور کی گفتار کیسی ہے

خنجر۔ ننھو جان طوائف تلمیذ حسنو جان طوائف نشتر

یہ غصہ ہی کہ ہی تاثیر بوسے کے سوالون کی
یہ سرخی آپکے چہرہ پہ ای سرکار کیسی ہے

اثر تیری کشیدہ خاطری کا جان لیتا ہی
یہ بے مہری تری تہمت بتِ عیار کیسی ہے

مجھی پر پھٹ پڑی تاثیر اور مجھکو جلایا بھی
مرا نالہ ہی کیسا آہِ آتشبار کیسی ہے

کبھی تو پوچھ آکر زندگی کیسی گذرتی ہی
یہ بے پروائی تری عاشقونسے یار کیسی ہے

ہزارون فتنے اٹھتے ہین چلی جب قدم بھر بھی
قدم لیتا ہی محشر آپکی رفتار کیسی ہے

نکل پڑتا ہی قاتل کی کمر سے دیکھکر جسکو
عداوت مجھسے کیون خنجر خونخوار کیسی ہے

ادا یہ یونکی جوبن حور کا شوخی غزالونکی / کہون کیا تجھسے ای زاہد کہ شکل یار کیسی ہے
اثر اتنا تو ہو یا رب کبھی وہ پوچھ لین آکر / ہماری ہجر مین حالت تری بیمار کیسی ہے
عدو کے غم مین مرجھا ہوی ہے پھول مین گویا / ذرا دیکھو تو صاحب دی رخسار کیسی ہے
بتاؤ تو سہی ہمکو فراق یار مین خنجر / دل بیمار کیسا اور جان زار کیسی ہے

خستہ جناب منشی اللہ بخش صاحب تلمیذ حضرت صدق

شجاعت رزمگاہ حسن مین بیکار کیسی ہے / شرافت بزم الفت مین ذلیل خوار کیسی ہے
عوض بوسے کے ہمکو گالیان دینا برا کہنا / تمھی انصاف سے کہدو کہ یہ گفتار کیسی ہے
بہت تھم تھم کے چلتی ہے قضا رک رک کے آتی ہے / گلا کٹتا نہین قاتل تری تلوار کیسی ہے
قریب مرگ پہونچا اور نہ پوچھا ایکدن آکر / طبیعت آجکل تیری دل بیمار کیسی ہے
نگہ کے تیر پہلو سے ادا کی تیغ گردن پر / دل وحشت زدہ پر رات دن بھرمار کیسی ہے
غضب آیا ستم ٹوٹا قیامت ہو گئی برپا / تمہین ہر وقت بزم صحبت اغیار کیسی ہے
نہین منہ سے نکلتا حرف مطلب اسکی محفل مین / تمنا دل ہی دلمین یہ دل بیمار کیسی ہے
مستی مین راز دل کسی سے کہدیا شاید / یہ شہرت عشق پنہاں کی سر بازار کیسی ہے
تمہارا چلتے چلتے سر پہ آنچل کا الٹ لینا / ہماری قتل کرنیکو یہ طرز اے یار کیسی ہے
نہ ہے خون فلک کا گردنپر اے طبع رسا ہرگز / جو کچھ لکھا بہت لکھا زمین دشوار کیسی ہے
پشیمان ہین اگر وہ قتل سے عشاق کے خستہ / تو پھر تیغ و تبر کی گرمی بازار کیسی ہے

داغ بلبل ہندوستان جہان استاد ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک مرزا خان بہادر

نہ پوچھو دل سے شرمیلی نگاہ یار کیسی ہے / کرے جو میان ہی مین کام وہ تلوار کیسی ہے
نزاکت سے وہ ایسی نشہ سی جھک کر نہین اٹھتے / وہ سوا چتون کی اچھی آنکھ ہے بیمار کیسی ہے
تمہاری چال کی ہم مٹنے والے واہ کیا کہئے / قیامت سے ذرا پوچھو مری رفتار کیسی ہے
نگاہ تیز مین اسکی چمک جاتی ہے بجلی سی / الٰہی خیر یہ تلوار مین تلوار کیسی ہے

مرے سینہ پہ رکھکر ہاتھ دلسے پوچھتے ہین وہ
بتا تیری طبیعت اے مرے بیمار کیسی ہے

جب اُس کوچہ مین جاتا ہون اُلجھتا ہی یہی سودا
ذرا سر پھوڑ کر دیکھون تو یہ دیوار کیسی ہے

مقابل ہون نگاہ و آہ تو اُسدم کھلین جوہر
تری تلوار کیسی ہے مری تلوار کیسی ہے

ترستی تھین کسی دیدار کو یہ ایک مدت سے
اب ان آنکھون سے پوچھو لذتِ دیدار کیسی ہے

دکھا کر تیغ ابرو نازسے کہتے ہین وہ دیکھو
یہ کیسی ہے کیسی ہی مری تلوار کیسی ہے

کدورت پر کدورت جمگئی ہی میرے سینہ مین
چُنی یہ عشق نے دیوار پر دیوار کیسی ہے

مجھی تم دیکھتے ہی گالیون پر کیون اُتر آئی
بھرے بیٹھے تھے کیا محفل مین یہ بھرمار کیسی ہے

دکھایا ہی نہین تونے تو اے پردہ نشین جلوہ
دُہائی پردہ ہائی پھر یہ دیوار کیسی ہے

ہوا ہی کسقدر مغرور اپنے زہد پر زاہد
یہ توبہ توبہ کیسی ہی یہ استغفار کیسی ہے

لئے جاتے ہین ہم مجبور بار عشق دنیا سے
اری یارو زبردستی کی یہ بیگار کیسی ہے

الٰہی کیون نہ چاہون دولتِ دارین مین تجھسے
بڑی فیاض یہ لکھ لٹ تری سرکار کیسی ہے

رہا جاتا ہی دلمین حرف مطلب لب تک آ آکر
ذرا سی بات ہی لیکن مجھے دشوار کیسی ہے

ابھی سی دل کا مین سودا کرون سودا نہین مجکو
خریدارونکے دم سے گرمی بازار کیسی ہے

کوئی کرتا ہی باتین یاس کی بیمار کے منہ پر
اری ظالم یہ تسکین دل بیمار کیسی ہے

تری ہاتھون کے صدقے اے جنون ہر تار دامن کے
سر ہر خار باندھی لٹ پٹی دستار کیسی ہے

سماتے ہی نظر مین صاف اُتر آئی مرے دلمین
تری تصویر کی بھی شوخی رفتار کیسی ہے

تغافل ہی نہو پرسش تو پیرای فراغ کیا کہئے
بتاؤن حالت ایسی ہی جو پوچھے یار کیسی ہے

سرور۔ جناب محمد محبوب علیخان صاحب تلمیذ حضرت شاد

مسیحا جان دیتا ہی عجب گفتار کیسی ہے
قیامت ٹھوکرین کھاتی ہے یہ رفتار کیسی ہے

جگر مجروح سینہ چاک دل ٹکڑے ہے پہلو مین
غضب کی کاٹ ہی ظالم تری تلوار کیسی ہے

قیامت ہی غضب ہے وصل کی شب آنکھ سو جانا
بھلا اسوقت نیند اے طالع بیدار کیسی ہے

ہزارون حشر لاکھون فتنہ برپا روز ہوتے ہین
زمین کوچہ کی تیرے اے بت عیار کیسی ہے

چلے بھی آؤ ٹھنڈی ٹھنڈے خلوت خانہ مین
سوالِ وصل پر تکرار یہ ہر بار کیسی ہے

جگر کو توڑ کر تیر نگہ نے دل کو برمایا
کوئی پوچھے مرے دلسے لگاوٹ یار کیسی ہے

تلی ہے آپکی تلوار جا مری گردن پر
رکاوٹ پھر نہین معلوم یہ سرکار کیسی ہے

سرور خستہ جانکو دیکھکر مغموم کہتے ہین
طبیعت بدمزہ یہ آج کل ای یار کیسی ہے

شاد معالی جناب مہاراجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

یہ شرمیلی نگہ تیری جگر کے پار کیسی ہے
حیا پرور اگر ہے پھر غضب آزار کیسی ہے

شب وصلت مین محبت ای بت عیار کیسی ہے
سوال بوسہ پر ای جانجان تکرار کیسی ہے

دل مجروح سے پوچھو نگاہ یار کیسی ہے
جگر کے پار ہو جاتی ہے یہ تلوار کیسی ہے

لبون پر آگیا جب دم تو آئے وہ عیادت کو
سر بالین کہا حالت تری بیمار کیسی ہے

لب جان بخش کا بوسہ دو ہو جا شفا مجھکو
یہ کیون تم پوچھتے ہو حالت ای بیمار کیسی ہے

[illegible] تم مخمور آئے ہو
نگہ دزدیدہ او مستانہ یہ رفتار کیسی ہے

انہی کا بھی بجز میرے نہین تھا دخل حیرت ہے
تمہارے پاس اب یہ صحبت اغیار کیسی ہے

نگہ دزدیدہ دزدیدہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
تری رفتار مستانہ بت میخوار کیسی ہے

ذرا سی چھیڑ پر بوسہ کی تم دشنام دیتے ہو
بھری محفل مین مجھپر آج یہ بھرمار کیسی ہے

مری شہ رگ کی عاشق ہے لہو کی میری پیاسی ہے
یہ تیغ خونچکان تیری گلے کا ہار کیسی ہے

یہ مجھسے پوچھتا ہے قتل کر کے تیغ ابرو سے
مری غمخوار جوہر دار یہ تلوار کیسی ہے

شہید ناز کو دیکھا تو یون پوچھا رقیبون نے
یہ کسکی بیکفن میت سر بازار کیسی ہے

ہزارون اٹھتے ہین فتنے قیامت ہوگئی برپا
ارے او فتنۂ محشر تری رفتار کیسی ہے

ذرا ڈرتا ہوا رہ ای فلک ہم دل جلون سے تو
دکھا دینگے تجھے یہ آہ آتشبار کیسی ہے

یہ تکبیر یہ کلمہ بھی جلدی ذبح کر ڈالون
تری اللہ اکبر ترک یہ گفتار کیسی ہے

[illegible] گلرو کو نرگس نے کسی دن شاد دیکھا تھا
اُسی سے آپ پوچھین لذت دیدار کیسی ہے

نتائج طبع شیدا۔ جناب قاضی محمد عبد الرشید صاحب تلمیذ حضرت حفیظ

تمہارا ہی نہین ظالم تری تلوار کیسی ہے
دیار حسن مین بیداد یہ سرکار کیسی ہے

قیامت ہوتی ہی برپا ترے چلنے سے ای ظالم
غضب ہے قہر ہی جانان تری رفتار کیسی ہے

مقابل ہوتے ہی جاتا رہا صبر و سکون اپنا
یہ جادو ہی کہ ٹونا ہی نگاہِ یار کیسی ہے

سبہی عشاق محرابِ عبادت اسکو سمجھی مین
تمہاری ای صنم یہ ابروے خمدار کیسی ہے

ہمیشہ تو اسی کے واسطے سے رنج سہتا ہے
یہ دشمن ای فغانِ بلبل تری منقار کیسی ہے

شایق جناب ابو الحیا سید اعظم علی صاحب تلمیذ حضرت لایق صاحب

جو مردونکو کرے زندہ تو وہ گفتار کیسی ہے
کرے لاکھونکو جو پامال وہ رفتار کیسی ہے

ہوی صدہا برہمن اک نظر مین عابد و زاہد
نگہ غارتگر ایمان تری ای یار کیسی ہے

شب وصلت جھگڑنے مین سحر ہو جائیگی آخر
بس اب آؤ گلے لگجاؤ یہ تکرار کیسی ہے

خدا کی قسمین کھاکر پہر پلٹ جاتی ہو وعدہ سے
مکرنیکی یہ عادت ای بت عیار کیسی ہے

اُسی پر ظلم کرتے ہو جو تم پر جان دیتا ہے
نرالی طرز الفت آپکی دلدار کیسی ہے

پریشان پہرتے ہو گہبرائے اور رنگت زبان مین ہے
ہماری عشق کی تاثیر اسے دلدار کیسی ہے

برق جناب محمد ولی داد خان صاحب تلمیذ حضرت صدق صاحب

نگاہون مین تری شوخی بت طرار کیسی ہے
نظر بازو نپہ تیغ و تیر کی بوچہار کیسی ہے

مری زخم جگر سے کچہ ہوئین سرگوشیان شاید
لبون پر مسکراہٹ تیری اسے سوفار کیسی ہے

شب فرقت نکل سکتی نہین باہر مرے گہر سے
خدا جانے کہ در کیسا ہی اور دیوار کیسی ہے

نکلجاتی ہی اکثر میرے دروازہ سے کترا کر
کہون کیا موت مجہسے ہجر مین بیزار کیسی ہے

گذاری رات گر تمنے نہین غیرونکی محفل مین
پریشان صبحدم یہ زلف عنبر بار کیسی ہے

کسیکے زخم پر چہڑکا نہین ہی گر نمک اُسنے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

ہمیشہ سے وہ رہتے ہین مری آنکھونکے پردہ مین
یہ اُنکے حسن کی شہرت سر بازار کیسی ہے

کبہی روندا نہ تہا دشت کو اس جوش وحشت مین
مرے تلوونسے کاوش پہر تجہکو اے خار کیسی ہے

ہماری جان سے انکار ہی اُنکو تو ہونے دو
شہادت کے لئے خونین بہری تلوار کیسی ہے

کوئی کہتا ہی دل لیلی کوئی کہتا ہی جانے دو
خط و گیسو مین باہم صورت تکرار کیسی ہے

اُٹہاتا ہی عبث ہر بار ٹہوکر سے قیامت کو
ہماری پایمالی کو تری رفتار کیسی ہے

عدو کو مجھسے جو اے برق ہر دم چھیڑ رہتی ہے
وہ کیا جانے کہ میری آہ شعلہ بار کیسی ہے

صولت ۔ جناب محمد مومن علی صاحب تلمیذ بانغ صاحب

ہمیشہ دل جلونسے چھیڑ اے بدکار کیسی ہے
عداوت مجھسے تجکو چرخ کجرفتار کیسی ہے

یہ شوخی باتون باتونمین بت عیار کیسی ہے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

ہوا تیغ نگہہ کا اُنکی زخمی جب ہمارا دل
وہ ہنسکر پوچھتے ہین کیون مری تلوار کیسی ہے

سر محفل نہ دیجیے گالیان بیوجہ بھی ہمکو
زبان اپنی سنبھالین آپ یہ گفتار کیسی ہے

نہ کیون پامال ہون لاکھون نہ کیون مشتاق ہون لاکھون
تری گفتار کیسی ہے تری رفتار کیسی ہے

عوض مین دلکے جب تمنے کیا تہا وصل کا وعدہ
تو پہر یہ گفتگو کیسی ہے یہ تکرار کیسی ہے

تمہین تڑپا دیا مضطر کیا گہر میرے آئی
کہو سچ سچ کہ میری آہ آتشبار کیسی ہے

ادہر دم ماری الفت کا ادہر رسوا کرے ہمکو
تمہین دیکھو مریجان الفت اغیار کیسی ہے

کوئی سمجھے مرا مضمون اے صولت کوئی جانچے
کوئی دیکھے مری رنگینی اشعار کیسی ہے

صدق ۔ جناب تاراچند صاحب تلمیذ جناب سخی صاحب

دعا مرگ لب پرتا سحر ہر بار کیسی ہے
شب فرقت طبیعت زیست سے بیزار کیسی ہے

رہ حمد و ثنا مین آپکے محبوب سچ کہیے
زبان عاشق مہجور کی گفتار کیسی ہے

ہزارون جمع ہین گل پیرہن محفل مین کیا کہنا
مرے شاہ دکن کی رونق دربار کیسی ہے

مزا ملتا ہے زخم دلکو جب سنتا ہون باتین
نمک افشان مریجان آپکی گفتار کیسی ہے

عبث خاموش بیٹھے ہو کہو کچھ منصفو منہ سے
ہمارے آصف ذیجاہ کی سرکار کیسی ہے

گنہگارونکے لیے حرف ہے ہر وقت بخشش کا
تری درگاہ مین آواز استغفار کیسی ہے

خبر لے اے مسیحا مرغ بسمل سا تڑپتا ہون
تڑپ فرقت مین تیری صدق گوہربار کیسی ہے

عشرت ۔ جناب راے میکولال صاحب مصنف عطر چنپا

نہین معلوم اپنی قسمت اے دلدار کیسی ہے
وگرنہ تیری الفت جانب اغیار کیسی ہے

نہین کٹتا گلا میرا تری تلوار کیسی ہے
یہ کس سے بارہ رکہوالی تھی اسکی دہار کیسی ہے

نہ آیا بعد مردن بھی مرے لاشہ پہ تو گل سے
کدورت دلمین بیرداز …

کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی بیجان کوئی گریان
قیامت تیرے کوچہ مین …

حسینان جہانکو کر دیا زیر زمین دم مین
خدا جانے تری ای چرخ کج …

سر عاشق کٹی دیتی ہے اکدم مین جدا تن سے
خدا جانے کہ ای قاتل تری …

خیال آتا نہین ہمدم وصل کی گرہا تہا پائی کا
لبون پر مسکراہٹ سی …

الٰہی فضل سے اپنی مجھے پہونچا مدینے مین
کہ دیکھون مین کبھی قبر …

نہین گذرا جو کوئی آبلہ پا اس طرف عبرت
تو پہر رنگین صحرا مین زبان …

فاخر جناب میر محبوب علی صاحب رضوی تلمیذ حضرت …

جفا مجھ عاشق ناشاد پر پہر بار کیسی ہے
تری رفتار ای چرخ …

یہ محبت کسلئے یہ بے سبب تکرار کیسی ہے
شب وصل ای ستمگر ضد تجھ …

تری ابرو کو دیکہا جسنے دل بسمل ہوا اسکا
تری یہ تیغ کیسی ہے یہ اس …

اگر لطف و کرم کرنا نہین ہے تیری عادت مین
تو غیرون پر نظر الطاف کی …

مرا سر کاٹکر مقتل مین وہ میرے رقیبون سے
یہ فرماتے ہین ہنسکر …

ہماری حسرتین دلکی نکلنے کیون نہین دیتا
عداوت یہ تجہ ای چر …

اداسی آج تجہپر کیسی ہے یہ ای دل بیتاب
طبیعت آج تیری ای مر …

ترے جور و ستم کی وجہ سے دی بد دعا کس نے
یہ گردش تجکو ہر دم چرخ کج …

نہین پروا گناہونکی معافی کے ہے در سر پر
گنہگار ہون پہ تیری رحمت ادہر …

لیا دل بہی ہمارا اور ہمکو بھی کیا بسمل
نظر اس شوخ کی سفاک و ہشیار کیسی ہے

لیا جب راہ مین بوسہ تو جہنجلا کر یہ کہتے ہین
یہ گستاخی تری ہمسے سر بازار کیسی ہے

کہا تک ہاتہہ جوڑون مینتین کب تک کرون تیری
تری آزردگی ہر بار ای دلدار کیسی ہے

یہان ہم غم مین ہستی ہین وہان وہ عیش کرتے ہین
عنایت تیری غیرون پر بہت عیار کیسی ہے

بدلتا ہی زمانہ رنگ اپنی ہر گہڑی کیسے
یہ تیری کجروی ای گنبد دوار کیسی ہے

نظر آیا ہے اسکو کس حسین کا دیدۂ مخمور
الٰہی آج حیران نرگس بیمار کیسی ہے

دکہا کر ابروی خمدار وہ مجھسے یہ کہتے ہین
کہو انصاف سے فاخر یہ تلوار کیسی ہے

تلی ہے آپکی تلوار جا مری سری گردن پر — رکاوٹ پھر نہیں معلوم یہ سرکار کیسی ہے
سر کو خستہ جانکو دیکھکر مغموم کہتے ہیں — طبیعت بدمزہ یہ آج کل ای یار کیسی ہے

شاد معالی جناب مہاراجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

یہ شرمیلی نگہ تیری جگر کے پار کیسی ہے — حیا پر در اگر ہے پھر غضب آزار کیسی ہے
شبِ وصلت میں مہلت زیبِ عیار کیسی ہے — سوالِ بوسہ پر اے جانِ جاں تکرار کیسی ہے
دلِ مجروح سے پوچھو نگاہِ یار کیسی ہے — جگر کے پار ہو جاتی ہے یہ تلوار کیسی ہے
لبوں پر آگیا جب دم تو آئے وہ عیادت کو — سرِ بالیں کہا حالت تری بیمار کیسی ہے
لبِ جاں بخش کا بوسہ دو ہو جائے شفا مجھکو — یہ کیوں تم پوچھتے ہو حالتِ ای بیمار کیسی ہے
نکلتے ہی یہ ساتھ ہی شکوہ کہ تم مخمور آئے ہو — نگہ دزدیدہ اور مستانہ یہ رفتار کیسی ہے
غضب کا بھی بجز میرے نہیں تھا دخل حیرت ہے — تمہارے پاس اب یہ صحبتِ اغیار کیسی ہے
نگہ دزدیدہ دزدیدہ قدم لغزیدہ لغزیدہ — تری رفتار مستانہ بہت میخوار کیسی ہے
ذرا سی چھیڑ پر بوسہ کی تم دشنام دیتے ہو — بھری محفل میں مجھپر آج یہ بوچھار کیسی ہے
مری شہ رگ کی عاشق ہے لہو کی میری پیاسی ہے — یہ تیغِ خونچکاں تیری گلے کا ہار کیسی ہے
یہ مجھسے پوچھتا ہے قتل کر کے تیغ ابرو سے — مری غمخوار جو ہے دار یہ تلوار کیسی ہے
شہیدِ ناز کو دیکھا تو یوں پوچھا رقیبوں نے — یہ کسکی بیکفن میت سرِ بازار کیسی ہے
ہزاروں اٹھتے ہیں فتنے قیامت ہو گئی برپا — ارے او فتنۂ محشر تری رفتار کیسی ہے
ذرا ڈرتا ہوا رہ ای فلک ہم دل جلوں سے تو — دکھا دینگے تجھے یہ آہِ آتشبار کیسی ہے
دمِ تکبیر یہ کلمہ بھی جلدی ذبح کر ڈالوں — تری اللہ اکبر ترک یہ گفتار کیسی ہے
ے گلرو کو نرگس نے کسی دن شاد دیکھا تھا — اسی سے آپ پوچھیں لذتِ دیدار کیسی ہے

نتیجۂ فکر شیدا جناب قاضی محمد عبدالرشید صاحب تلمیذ حضرت حفیظ

تمہاری نا نہیں ظالم تری تلوار کیسی ہے — دیارِ حسن میں بیداد یہ سرکار کیسی ہے

قیامت ہوتی ہی برپا ترے چلنے سے ای ظالم
غضب ہے قہر ہی جانان تری رفتار کیسی ہے

مقابل ہوتے ہی جاتا رہا صبر و سکون اپنا
یہ جادو ہی کہ ٹونا ہی نگاہ یار کیسی ہے

سبھی عشاق محراب عبادت اسکو سمجھے ہین
تمہاری ای صنم یہ ابروے خمدار کیسی ہے

ہمیشہ تو اسی کے واسطے سے رنج سہتا ہے
یہ دشمن بن گیا بلبل تری منقار کیسی ہے

شایق جناب ابو الحیا سید اعظم علی صاحب تلمیذ حضرت لایق صاحب

جو مردونکو کرے زندہ تو وہ گفتار کیسی ہے
کرے لاکھونکو جو پامال وہ رفتار کیسی ہے

ہوی صدہا برہمن اک نظر مین عابد و زاہد
نگہ غارتگر ایمان تری ای یار کیسی ہے

شب وصلت جھگڑنے مین سحر ہو جائیگی آخر
بس اب آ کر گلے لگجاؤ یہ تکرار کیسی ہے

خدا کی قسمین کھا کر پھر پلٹ جاتی ہو وعدہ سے
مگر نیکی یہ عادت ای بت عیار کیسی ہے

اسی پر ظلم کرتے ہو جو تم پر جان دیتا ہے
نرالی طرز الفت آپکی دلدار کیسی ہے

پریشان پھرتے ہو گھبرائے اور شکست پا مین ہے
ہماری عشق کی تاثیر اسے دلدار کیسی ہے

برق جناب محمد ولی داد خان صاحب تلمیذ حضرت صدق صاحب

نگاہون مین تری شوخی بت طرار کیسی ہے
نظر بازونپہ تیغ و تیر کی بوچھار کیسی ہے

مری زخم جگر سے کچھ ہوئین سرگوشیان شاید
لبون پر مسکراہٹ تیری اسے سوفار کیسی ہے

شب فرقت نکل سکتی نہین باہر مرے گھر سے
خدا جانے کہ در کیسا ہی اور دیوار کیسی ہے

نکلجاتی ہی اکثر میرے دروازہ سے کہکر
کہون کیا موت مجھسے ہجر مین بیزار کیسی ہے

گذاری رات گر تمنے نہین غیرونکی محفل مین
پریشان صبحدم یہ زلف عنبر بار کیسی ہے

کسیکے زخم پر چھڑکا نہین ہی گر نمک اسنے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

ہمیشہ سے وہ رہتی ہین مری آنکھونکے پردہ مین
یہ انکے حسن کی شہرت سر بازار کیسی ہے

کبھی زندان نے دشت کو اس جوش وحشت مین دیا
مرے تلوونسے کانٹونکی پھر کہیے بزار کیسی ہے

ہماری خون سے انکار ہی انکو تو ہونے دو
شہادت کے لئے خون مین بھری تلوار کیسی ہے

کوئی کہتا ہی دل لیلو کوئی کہتا ہی جانے دو
خط و گیسو مین باہم صورت تکرار کیسی ہے

اٹھاتا ہم عبث پھر بار ٹھوکر سے قیامت کو
ہماری پایمالی کو تری رفتار کیسی ہے

مدد کو مجھسے جو ای برق ہر دم جھیپڑتی ہے
وہ کیا جانے کہ میری آہ شعلہ بار کیسی ہے

صولت۔ جناب محمد مومن علی صاحب تلمیذ بازغ صاحب

ہمیشہ دل جلونسے چھیڑ ای بدکار کیسی ہے
عداوت مجھسے تجکو چرخ کجرفتار کیسی ہے

یہ شوخی باتون باتونمین بت عیار کیسی ہے
لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

ہوا تیغ نگہ کا اُنکی زخمی جب ہمارا دل
وہ ہنسکر پوچھتے ہین کیون مری تلوار کیسی ہے

سر محفل نہ دیجیے گالیان بیوجہ بھی ہمکو
زبان اپنی سنبھالین آپ یہ گفتار کیسی ہے

نہ کیون پامال ہون لاکھون نہ کیون مشتاق ہون لاکھون
تری گفتار کیسی ہے تری رفتار کیسی ہے

عوض مین دلکے جب تمنے کیا تھا وصل کا وعدہ
تو پھر یہ گفتگو کیسی ہے یہ تکرار کیسی ہے

تمھین تڑپا دیا مضطر کیا گھر میرے آئے
کہو سچ سچ کہ میری آہ آتشبار کیسی ہے

ادھر دم مارے الفت کا ادھر رسوا کرے تمکو
تمھین دیکھو مریجان الفت اغیار کیسی ہے

کوئی سمجھے مرا مضمون ای صولت کوئی جانچے
کوئی دیکھے مری رنگینئ اشعار کیسی ہے

صدق۔ جناب تاراچند صاحب تلمیذ جناب سخی صاحب

دعا مرگ لب پر تا سحر ہر بار کیسی ہے
شب فرقت طبیعت زیست سے بیزار کیسی ہے

رہ حمد و ثنا مین آپکے محبوب سچ کہیے
زبان عاشق مہجور کی گفتار کیسی ہے

ہزارون جمع ہین گل پیرہن محفل مین کیا کہنا
مرے شاہ دکن کی رونق دربار کیسی ہے

مزا ملتا ہے زخم دلکو جب سُنتا ہون نمین باتین
نمک افشان مریجان آپکی گفتار کیسی ہے

عبث خاموش بیٹھے ہو کہو کچھ منصفو منہ سے
ہمارے آصف ذیجاہ کی سرکار کیسی ہے

گنہگار ونکے لب پر حرف ہے بروقت بخشش کا
تری درگاہ مین آواز استغفار کیسی ہے

خبر لے ای مسیحا مرغ بسمل سا تڑپتا ہون
تڑپ فرقت مین تیری صدق گوہر بار کیسی ہے

عشرت۔ جناب راے میکولال صاحب مصنف عطر چنبا

نہین معلوم اپنی قسمت ای دلدار کیسی ہے
وگرنہ تیری الفت جانب اغیار کیسی ہے

نہین کٹتا گلا میرا تری تلوار کیسی ہے
یہ کس سے باڑہ رکھوائی تھی اسکی دھار کیسی ہے

نہ آیا بعد مردن بھی مرے لاشہ پہ تو گو ہے
کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی بیجان کوئی گریان
مسیحان جہانکو کردیا زیر زمین دم مین
سر عاشق کٹی دیتی ہے اکدم مین جدا تن سے
خیال آتا نہین ہمدم وصل کی گر ہا تہا پائی کا
الٰہی فضل سے اپنی مجھے پہونچا مدینے مین
نہین گذرا جو کوئی آبلہ پا اسطرف عبرت

کدورت دلمین تیری اسقدر ہے مین
قیامت تیرے کوچہمین بپا ای بیمین
خدا جانے تری ای چرخ کج رفتار کیسی
خدا جانے کہ ای قاتل تری تلوار کیسی
لبون پر مسکراہٹ سی دم گ
کہ دیکھون مین بھی قبر احمد م
تو پہر رنگین صحرا مین زبان

فاخر جناب میر محبوب علیصاحب رضوی تلمیذ حضرت ضیا

جفا مجھ عاشق ناشاد پر یہ بار کیسی ہے
یہ محبت کسلئے یہ بے سبب تکرار کیسی ہے
تری ابرو کو دیکھا جسنے دل بسمل ہوا اسکا
اگر لطف و کرم کرنا نہین ہم تیری عادتمین
مرا سر کاٹکر مقتل مین وہ میرے رقیبون سے
ہماری حسرتین دل کی نکلنے کیون نہین دیتا
اداسی آج تجھپر کیسی ہے یہ ای دل بیتاب
ترے جور و ستم کی وجہ سے دی بد دعا کس نے
نہین پروا گناہونکی معافی کے ہر دو سر پر
لیا دل بھی ہمارا اور ہمکو بھی کیا بسمل
لیا جب راہ مین بوسہ تو جھنجلا کر یہ کہتے ہین
کہانتک ہاتھ جوڑون منتین کب تک کرون تیری
یہان ہم غم مین رہتے ہین وہان وہ عیش کرتے ہین
بدلتا ہی زمانہ رنگ اپنی ہر گھڑی کیسے
نظر آیا ہے اسکو کس حسین کا دیدۂ مخمور
دکھا کر ابروے خمدار وہ مجھسے یہ کہتے ہین

تری رفتار یہ ای چرخ
شب وصل ای ستمگر ضد تجھے پھر
تری یہ تیغ کیسی ہے یہ اسمین ہار
تو غیرون پر نظر الطاف کا
یہ فرماتے ہین ہنسکر
عداوت یہ تجھے اے چر
طبیعت آج تیری ای م
یہ گردش تجکو ہر دم چرخ کج
گنہگارون پہ تیری رحمت ادھر
نظر اس شوخ کی سفاک و ہشیار کیسی ہے
یہ گستاخی تری ہمسے سر بازار کیسی ہے
تری آزردگی ہر بار ای دلدار کیسی ہے
عنایت تیری غیرون پر بہت عیار کیسی ہے
یہ تیری کجروی ای گنبد دوار کیسی ہے
الٰہی آج حیران نرگس بیمار کیسی ہے
کہو انصاف سے فاخر مری تلوار کیسی ہے

بد چو چاہا یہ آکر اُس مسیحا نے
طبیعت تیری اسدم ای مرے بیمار کیسی ہے

ے ہمنے سیدہا تجکو دنیا مین نہین دیکھا
روش تیری یہ ای گردونِ کجرفتار کیسی ہے

نسخہ طبیبو تمنے لیکن یہ تو بتلا دو
مرے حق مین دوا شربتِ دیدار کیسی ہے

ا شرم ایسی ہمکو ای مہمانہ آتے تم
جو آئے تو ہم آغوشی مین یہ تکرار کیسی ہے

جامہ پھٹے ہین نہین کا دم ہر ہے تمہین
کوئی دیکھے تو اسکو قسمتِ اغیار کیسی ہے

ین آنکھین نیند کیا آتی نہین مجکو
طبیعت تیری کیون ای نرگسِ بیمار کیسی ہے

ہے پا تو نے غریبون کے مزار کی
معاذ اللہ ترے رہوار کی رفتار کیسی ہے

بن کرتے ہو عشق عشرتِ شیدا
تو آکر دیکھلو تم حالت اسکی زار کیسی ہے

ذو الفقار حیدر کا تو مشکل عشرت
یہ غفلت ای جنابِ حیدرِ کرار کیسی ہے

نہ جناب عزت یار خان صاحب حکیم الحکما محی الدولہ

ی تبسم فسونگر اوبتِ عیار کیسی ہے
جو بیمارونکو دم دیتی ہی وہ مکار کیسی ہے

ی ترچھی نظر بھی اوبتِ عیار کیسی ہے
نظر آتی نہین اللہ یہ تلوار کیسی ہے

کے جاتے ہو کیون کچھ کہتے کہتے منہ سے بولو
لبون پر مسکراہٹ سی دمِ گفتار کیسی ہے

پٹ جاؤ گلے سے اب مری پیاری مری جانی
یہ محبت وصل مین کیسی ہی یہ تکرار کیسی ہے

تمہاری تیغ ابروسا نہ نشتر ہی نہ خنجر ہے
غضب کا کاٹ ہی اس نیمچہ کی دہار کیسی ہے

یہ کوڑا ہی کہ چوٹی ہی مرے قسمت سے کوئی پوچھے
جو کھائیگا وہی جانیگا اسکی مار کیسی ہے

مری رنگین کلامی کا سُنا چرچا تو وہ بولے
یہ کسکی ہی غزل یہ شہرتِ اشعار کیسی ہے

شہِ آصف کا ای عزت مین جہہ نشتو [illegible]
بڑی حاتم بڑی عالی مری سرکار کیسی ہے

عبرت جناب منشی محمد عبد الرسول صاحب صدیقی تلمیذ حضرت حشمت صاحب

دلِ عاشق لُبھانیکو نگاہِ یار کیسی ہے
جو ہوتے ہین ہزارون قتل یہ تلوار کیسی ہے

بسی دلمین تمہاری الفت اغیار کیسی ہے
کہ صورت بھی نہین دکھلاتے اب اکبار کیسی ہے

لپٹ جاؤ گلے سے تا کہ نکلے آرزو دلکی
شبِ وصلت مین یہ عاشق سے انکار کیسی ہے

وہ اپنے درمیان رکھے ہوئے شمشیر کہتے یان
شبِ وصلت مین حائل آہنی دیوار کیسی ہے

لگا کے دلکو نئے خوب ہمتو بیگا ری
بتونکے ناز سر آنکھون پہ ہین اُٹھائے ہوئے

بتا یہ دیتی ہے دیکھو تو خاکِ دامنگیر
کسی کی قبر وہ ٹہوکر سے ہین مٹائے ہوئے

نگاہ نیچی ہے پھر کیون جو چور لگتے نہین
کہو ہماری نظر سے نظر ملائے ہوئے

ہم اُنکو جانتے پہچانتے ہین اچھی طرح
نہ آئین سامنے آنچل سے منہ چھپائے ہوئے

نگاہِ شوق یہ قاتل سے کہتی ہے فائق
اِدہر بھی وار کہ ہم بھی ہین سر جھکائے ہوئے

ولہٗ

یہ کیا خیال ہے کیون ہین وہ منہ چھپائے ہوئے
خدا گواہ ہے نظرون مین ہین سمائے ہوئے

زمین گور مین ہے جذب کہربا کا اثر
عدم کو جاتے ہین کیسے قدم بڑہائے ہوئے

نگاہِ شوق سے ہر ایک شکل تکتا ہے
کچہ ایسی شان سے محشر مین ہین وہ آئے ہوئے

لوائے حمد کے نیچے ہین صالحین بجوت
گناہگار پسینے مین ہین نہائے ہوئے

غریب امتِ عاصی کے بخشوانے کو
شفیعِ حشر ہین سجدے مین سر جھکائے ہوئے

نہین جہان سے دیوانگانِ عشق کو کام
محمدِ عربی سے ہین لو لگائے ہوئے

اُنہین کے واسطے ہے قبر و حشر مین دیدار
جو ہین فراقِ نبی مین جگر جلائے ہوئے

اُٹھا سکے نہ زمین و جبال و سبعت افلاک
ہمین ہین بارِ امانت ترا اُٹھائے ہوئے

جلائیگی کسے محشر کی دہوپ اے فائق
ہین نارِ عشق سے ہم خود جلے جلائے ہوئے

فدا۔ شاگرد جناب حفیظ جونپوری

اُداس چہرہ ہے آنسو ہین ڈبڈبائے ہوئے
تم آئے ہو کسے خاک مین ملائے ہوئے

چھری ہے ہاتھ مین اور آستین چڑہائے ہوئے
عجیب شان سے مقتل مین ہین وہ آئے ہوئے

مزا ہو غیر کو پہلو مین ہین بٹھائے ہوئے
نگاہِ شوق مگر ہم سے ہین ملائے ہوئے

شبِ وصال وہ یون میرے گھر مین آتے ہوئے
دوپٹہ کاندہون پہ ڈالے نقاب اُلٹے ہوئے

خرام ناز سے برپا ابھی قیامت ہو
سِتم ادا سے جو دامن کوئی اٹھائے ہوئے

دیا ہے داغ محبت جو اے صنم تونے
اُسیکو اب تو ہیں کلیجے سے ہم لگائے ہوئے

گلہ ہو کس سے زمانیکا انقلاب ہے یہ
کہ غیر اپنے ہیں اپنے جو تھے پرائے ہوئے

شب فراق یہ تڑپاتی ہے کسیکی یاد
کہ دونوں ہاتھوں سے ہم دلکو ہیں دبائے ہوئے

فسردہ داغ جگر ہو رہے ہیں یوں سینہ
چراغ صبح کی صورت ہیں جھلملائے ہوئے

کریں نہ ہمسے کچھ احباب دل شکن باتیں
کہ آسمان کے ہم ہیں بہت ستائے ہوئے

خدا کیواسطے ساقی پلا دے اک چلو
فقیر دیر سے ہیں آسرا لگائے ہوئے

کہانی سن کے مرے غم کی وہ یہ کہتے ہیں
بہت ہیں ایسے تو قصے سُنے سُنائے ہوئے

اُنہیں کے دل سے فدا عشق کا مزا پوچھو
شب فراق کے صدمے جو ہیں اُٹھائے ہوئے

فدا جناب محمد محبوب علی صاحب حیدرآبادی تلمیذ جناب شوق

اُدھر ہیں قتل کو وہ آستیں چڑھائے ہوئے
اِدھر ہیں ہم سرِ تسلیم کو جھکائے ہوئے

ہر انتظار جو آنے کا ایک مہوش کے
ہم آنکھیں شوق سے ہیں راہ میں بچھائے ہوئے

نہ پہونچا ساتھ مرے کوئی قافلے والا
چلا ہوں راہِ طلب میں قدم بڑھائے ہوئے

گھمنڈ شیخ کو تھا اپنی پارسائی کا
وہ نکلے میکدے سے پیمانہ چھپائے ہوئے

خدا ہی حافظ و ناصر ہے دین و ایمان کا
کہ ہم ہیں اک بت کافر سے لو لگائے ہوئے

اثر یہ جذب محبت نے اپنے دکھلایا
وہ آئے ہیں مرے گھر آج بے بلائے ہوئے

خدا ہی جانے کہ کیا وصل میں قیامت ہو
ابھی سے ہیں وہ دوپٹے میں منہ چھپائے ہوئے

سکھاتا کون ہے غمازیاں رقیبوں کو
یہ خود ہیں روز ازل سے پڑھے پڑھائے ہوئے

مثالِ کوہکن و قیس و نل جنابِ فدا
ہیں ہم بھی تیغ محبت کے چوٹ کھائے ہوئے

گوہر جناب محمد منور خان صاحب بہادر از مدراس

تمہاری بزم میں آئے تھے دل بڑھائے ہوئے
یہ کیا خبر تھی کہ اٹھیں گے چوٹ کھائے ہوئے

فلک بہت ہیں زمانے میں دل دکھائے ہوئے
مری طرح سے ہزاروں ترے ستائے ہوئے

کمال کرتے ہیں گو آنکھ ہیں چرائے ہوئے
وہ دل چراتے ہیں سبکی نظر بچائے ہوئے

کہا کہ موت بلایا ہے تمکو دم دیکر
پڑا ہے عاشقِ جانباز دم چرائے ہوئے

کیا ہے مفت میں یاروں نے حشر کو بدنام
یہ فتنے آپکی ٹھوکر کے ہیں جگائے ہوئے

یہ بت خدا کی قسم ہے خدائی کرتے ہیں
ہزاروں مجھسے ہیں ایمان اپنا لائے ہوئے

فلک کے جور و ستم کی ہے پردہ پوشی میں
غریب دفن ہیں اسمیں بہت ستائے ہوئے

اب اس سے بڑھ کے ہے کونسی حیا کی حد باقی
وہ خواب میں بھی جو آئے تو منہ چھپائے ہوئے

خدا کا گھر نہیں وہ بتکدہ ہے اے زاہد
کہاں چلا ہے خبردار دل بچائے ہوئے

خوشی کی بات سنائی ہے دل دکھا کے مجھے
زبانِ وصل بھی دی ہے تو منہ بنائے ہوئے

ہمیں تلاش ہے رہبر کی خضر ہیں روپوش
ذرا تو آئیں کہاں ہیں وہ منہ چھپائے ہوئے

ہمیں ہیں اک کہ رہے جاتے ہیں نقاہت سے
چلے ہیں قافلے والے قدم بڑھائے ہوئے

تمام عمر اسی دل کے ناز اٹھاتے تھے
ہم آج بیٹھے ہیں جس دل سے ہاتھ اٹھائے ہوئے

نہ قیس میں ہے یہ جرأت نہ کوہکن کو یہ تاب
مری وفا کے سبب ننگ ہیں اڑائے ہوئے

نہ جاؤ تم دلِ گوہر سے اب نہ جاؤ تم
زمانہ ہو چکا اس گھر میں تمکو آئے ہوئے

ماہر جناب سید علی رضا صاحب کستوری تلمیذ جناب کامل لکھنوی مرحوم

کسی کے قتل کا بیڑہ جو ہیں اٹھائے ہوئے
چلے ہیں گھر سے وہ پھر آستین چڑھائے ہوئے

جنون مین جامہ کی ہم دھجیان اُڑاے ہوے / بہار آئی ہم پہرتے ہین رنگ لاے ہوے

وہ مجھسے کہتے ہین کیا آج دلمین ٹہانی ہے / سُنا رہے ہو جو مضمون سُنے مجھے سناے ہوے

وہ لوگ سمجھین گے کسطرح درد کی باتین / نہین ہین عشق مین جو دل پہ چوٹ کہاے ہوے

دکہائی کس نے جہلک کسکے ہین یہ دیوانے / کفن مین جاتے ہین کیون لوگ منہ چہپاے ہوے

وہ راہ کعبہ کی بتخانہ کا یہ رستہ ہے / بہٹک رہے ہین عبث لوگ پہیر کہاے ہوے

بہلے ہین خون جگر کہا کے حسرت و ارمان / ذرا سمجہ کے بگاڑو یہ کہر بساے ہوے

بتون کے عشق مین روتے ہی عمر گذری ہے / مزا ہین دل کے لگانیکی خوب پاے ہوے

بُہا رہی ہین سر بزم شوخیان اُن کی / نگاہ ناز یہ کہتی ہے دل بچاے ہوے

ہر اک کا کام نہین عشق ان حسینون کا / ہین خاص لوگ جو یہ بار ہین اُٹہاے ہوے

یہ رعب حسن تو دیکہو جو سوچے تہے مضمون / پلٹ رہے ہین وہ سب پہر کے لب تک آے ہوے

نکین لحد کے جو چونکین تو اُنسے یہ پوچہون / کہ کسکے عشق مین یہ حال ہو بناے ہوے

لہو لگا کے شہیدون مین آج ہین داخل / وہی جو وقت پہ پہرتے تہے منہ چہپاے ہوے

عبث ہین فکر مین سب لوگ غسل میت کی / ترے شہید تو ہین خون مین نہاے ہوے

چلا تو لیکے ہو دل وہ کہین نہ کہہ بیٹہین / کہ آے بزم مین کیون آپ بن بلاے ہوے

غبار اُٹہکے نہ پیدا کرے ملال کہین / ہماری خاک سے دامن ذرا بچاے ہوے

ہر ایک گام پہ کہتے ہین ولولے دل کے / قریب آگئی منزل قدم بڑہاے ہوے

جگر پہ ہاتھ ہے اور لب پہ آہ ہے ماہر / کہان سے آتے ہو تم دل پہ چوٹ کہاے ہوے

ماہر جناب منشی بہگوتی پرشاد صاحب تلمیذ جناب تمنا مرزاپوری

بہت سنبہل کے پڑین پاؤن لڑکہڑاے ہوے / بغل مین شیشہ ہو ظالم ذرا بچاے ہوے

[illegible] ملے تو میں اب جواب ہی ملجاے / کہڑے ہین دیر سے ہم آسرا لگاے ہوے

مسافرانِ عدم کا پتا نہ پائینگے
وہ سر پہ لے گئے نقشِ قدم اٹھائے ہوئے

کسیکا ہائے تصور بھی کتنا پیارا ہے
کہ پہروں اپنے کلیجے سے ہین لگائے ہوئے

تمہارے پاے حنائی ہین کیون غبار آلود
کسیکو خاک مین آتے ہو کیا ملائے ہوئے

الٰہی خیر یہ میرا دلِ حزین تو نہین
گئے ہین مٹھی مین اپنی وہ کچھ دبائے ہوئے

یہ کہدیا تھا بتون کے دہن نہین ہوتا
بس اتنی بات پہ بیٹھے ہین منہ بنائے ہوئے

مجھے لحد مین بھی راحت نہین کسی کروٹ
زمین گور ابھی پہلو ہے کچھ دبائے ہوئے

خیال ہے کہ نہ چھو کر اسے مکدر ہو
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

ہمین ہے ان سے محبت انہین رقیبون سے
ہم انکو اور وہ ہمکو ہین آزمائے ہوئے

تمہاری تیغ تغافل کے جان فروش نثار
کھڑے ہین کب سے گنہگار سر جھکائے ہوئے

کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کیسے ہو ماہر
بہت خفیف ہوئے جا کے بے بلائے ہوئے

مبارک۔ جناب شیخ مبارک حسین صاحب ساکن قصبہ نارا ضلع الہ آباد تلمیذ جناب نوح ناروی

ہمین نہین ہین فقط ایک دل دکھائے ہوئے
عدو کے عشق مین وہ بھی ہین غم اٹھائے ہوئے

کچھ ایسی شرم کچھ ایسا حجاب ہے انکو
وہ مجھ سے بات بھی کرتے ہین تو لجائے ہوئے

کسی کے عشق مین ہمکو وہ بدگمانی ہے
ہم اپنے راز کو دل سے بھی ہین چھپائے ہوئے

کبھی تو شکل دکھا دو کبھی تو سامنے آؤ
یہ کسلئے ہو تم آنچل سے منہ چھپائے ہوئے

نہ ہے وہ حسن نہ اب ہے وہ جوبن کا عالم
کہان سے آتے ہو جوبن کو یون لٹائے ہوئے

کبھی کسی سے وہ محشر مین دب نہین سکتے
ستم شعار جو ہین تیرے منہ لگائے ہوئے

نہین ہے عشق مین ہمسا بھی پختہ کار کوئی
ہزاروں رنج ہزاروں ہین غم اٹھائے ہوئے

کوئی تو پوچھے مبارک سے عشق کی باتین
وہ چوٹ کھائے ہوئے ہین دل دکھائے ہوئے

محب۔ جناب مولوی محمد محب حسین صاحب

تمہارے عشق کی برچھی جگر پہ کہائے ہوئے رہین گے تا بہ ابد لطف زیست پائے ہوئے

ہمین تو کاہ ہی دنیا کی ہر گرانباری کہ ہم ہین عشق کا کوہ گران اٹھائے ہوئے

جو سیکھتے ہو فنون و علوم یورپ مین ہمارے باغ سے پودے ہین وہ لائے ہوئے

مرے فسانہ کو سن چھوڑ ذکر وامق و قیس ہزار بار کے قصے ہین یہ سنائے ہوئے

اگر نظر ہے تو آثار رفتگان مین کتاب عجیب نقش ہین یہ خاک پر مٹائے ہوئے

ہزار منزل مقصود تک ہون اندیشے پہرینگے راہ سے کیونکر نشان پائے ہوئے

اگرچہ بیٹھے ہین احباب مین مگر دل مین ہم اسکے در پہ کہڑے ہین نظر جمائے ہوئے

بڑہیگی اور بہی بنت عنب کے حسن کی قدر بہت ہین ملک مین لندن سے پڑہکے آئے ہوئے

ثبات و صبر و طلب محنت و ریاض دوام یہ علم و فضل کے رستے ہین سب بتائے ہوئے

یہ کس شمار مین ہی مشرب تیرا اے زاہد بہت سے فتنے ہین اس شوخ کے اٹہائے ہوئے

برنگ کشتۂ سیماب ہر مرض کی دوا وہی ہین عشق کی آتش مین دل جلائے ہوئے

نظر مین جنکی سلاطین دہر ہین ناچیز یہان کہ ابہی ہین وہ تیرے منہ لگائے ہوئے

وہی ہی قائم و دائم وہی مکان و مکین بگاڑتا ہی جو ہر روز گہر بنائے ہوئے

وہ ہی کرامت تعلیم و تربیت کہ یہان ہزار سالہ ہین مردے بہت جلائے ہوئے

ذرا سے دل مین یہ وسعت عجیب قدرت ہے کہ آسمان و زمین اسمین ہین سمائے ہوئے

بغیر حکم خدا کب کسیکو دیتے ہین یہ اہل دولت و ثروت ہین اپنا سائے ہوئے

وہ بات کرتے ہین لیکن نہین ہی دل حاضر کسی رقیب سے ہین چشم دل ملائے ہوئے

ہماری یاد ہی انکو تو کیا یہ کچہ کم ہے ہزار شکر کہ دل سے نہین بہلائے ہوئے

نئے زمانہ مین کچہ باندہیے نئے مضمون دکہائیے نہ جواہر وہی دکہائے ہوئے

ہمین تو مجمعِ احباب مین بھی خلوت ہے
اُسی کے رخ پہ ہین دلمین نظر جمائے ہوئے

مفید بات بھی ہم صاف کہہ نہین سکتے
نہ روٹھ جائین محب پھر کہین منائے ہوئے

مختار۔ جناب یسین علی صاحب لکہنوی از بمبئی

عجیب ناز سے وہ بزم مین آئے ہوئے
قدم قدم پہ اشارہ ہے دل بچائے ہوئے

ہر ایک رنگ مین جلوہ ترا نظر آیا
ہین باغ دہر مین سب گل ترے کہلائے ہوئے

لحد پہ آکے نہ دو پہول بھی چڑھائے کبھی
ہم ایسے خار نگاہو نمین انکی ہائے ہوئے

فقط ہمارے لئے آسمان کی ہے گردش
ہم اسکی چال کو ہین خوب آزمائے ہوئے

تڑپ رہے ہین بہت تیرے دیکھنے والے
زمانہ ہو گیا جلوہ تجھے دکھائے ہوئے

جو وقتِ دید ہے دلکو خیالِ عصمتِ یار
ہین اپنے مردمِ چشم اشکو نسے نہائے ہوئے

جو دل کا خون کیا تھا وہی ملا ہوتا
تم اپنے ہاتھو نمین مہندی ہو کیون لگائے ہوئے

دکھایا اُنکو دلِ داغدار تو بولے
یہ چار چاند ہمارے ہی ہین لگائے ہوئے

امید لطف و کرم در کنار غم یہ ہے
تمہارے ہو کے رسوائیان بھی ہم نہ ہائے ہوئے

ہماری آہ سے نکلین نہ کیون شررِ مختار
کہ سوزِ عشق سے ہین دل جگر جلائے ہوئے

مسعود۔ جناب منشی مسعود حسن صاحب مانکپوری از پرتابگڑہ

کسی کے تیرِ نظر کے ہین چوٹ کھائے ہوئے
کسی کے عشق کے صدمے ہین ہم اُٹھائے ہوئے

ہمین رُلانے جلانے سے فائدہ ظالم
یونہین زمانے کے ہاتھون ہین ہم ستائے ہوئے

الٰہی دے تو اثر ایسا میرے نالو نمین
کہ خود بخود وہ چلے آئین بے بلائے ہوئے

ادا و غمزہ و انداز و عشوہ و شوخی
انہین حسینون کے حصے مین سب ہین آئے ہوئے

ہم اُسکی سحر نگاہی پہ جان دیتے ہین
جو دلکو چھین لے بے آنکھ کے ملائے ہوئے

مزا وصال کا تو پوچھ لُٹسے اے زاہد
شبِ وصال کی لذت ہمین اُٹھائے ہوئے

خبر ہے اُس گلِ رعنا کی شاید آمد کی
چمن مین شورِ عنادل جو ہین مچائے ہوئے

خوشی سے کاٹ لے گردن ہماری اے قاتل
کہ تیرے سامنے سر اپنا ہین جھکائے ہوئے

ملو ملو نہ ملو اختیار ہے تمکو
ہمارے دلمین رہو اپنا گھر بنائے ہوئے

تمہاری دل کی مُرادین بر آئینگی مسعود
خدا پہ بیٹھے رہو یون ہی لو لگائے ہوئے

مظفر جناب محمد مظفر الدین صاحب

اِدھر جو دیکھ رہے ہین وہ سر جھکائے ہوئے
شکار تاکتے ہین کیا نظر چرائے ہوئے

خدا کا شکر کہ ارمان ایک تو نکلا
وہ آج قتل پہ ہین آستین چڑھائے ہوئے

نہ بیجے غسل شہیدانِ ناز کو اے جان
کہ پہلے ہی سے ہین وہ خونمین نہائے ہوئے

بھڑک رہی ہے دمِ نزع دلکی آگ ایسی
پرونکو ہین ملک الموت بھی بچائے ہوئے

خدا کی شان کہ ہم لوٹتے ہین محفل مین
وہ مسکراتے ہین آنچل مین منھ چھپائے ہوئے

تم اک جھلک ہی سے بیہوش ہوگئے موسیٰ
مزا تو جب تہا وہ رہتے نقاب اُٹھائے ہوئے

یہ حسن کہتا ہے اُنکا نقاب سے چھنکر
رہین گے آپ کہانتک بھلا چھپائے ہوئے

چمن مین بیچے مظفر جو دل دیا اُن کو
سمجھ کے پھول وہ ہین کانین لگائے ہوئے

مقبول جناب شیخ مقبول حسن صاحب ساکن قصبہ نارہ ضلع الہ آباد شاگرد جناب نوح ناروی

ستم اُٹھائے ہوئے ہین الم اُٹھائے ہوئے
کسی حسین سے ہم بھی ہین دل لگائے ہوئے

کہین نہ خاک بسر قبر ہو نہ دامنگیر
مرے مزار سے دامن ذرا بچائے ہوئے

دکھاؤ شکل تم اپنی حجاب کو دور کرو
زمانہ ہو گیا آنچل سے منھ چھپائے ہوئے

الٰہی دیکھیے کب ہو بتون کا وصل نصیب
بہت دنون سے ہین ہم آسرا لگائے ہوئے

عجیب حال ہمارا ہے کوے جانا نہین
پڑے ہین ایک کنارے دبے ہلے سے ہوئے

کبھی نہ آئے یہانتک کبھی نہ آئینگے
وہ لاکھ بار کے ہین میرے آزمائے ہوئے

رقیب معرکۂ عشق مین نہ ٹھہرینگے
ہم انکو اور وہ ہمکو ہین آزمائے ہوئے

ہوئی ہے پھر قیامت مین داد خواہ ہونگی
ستم شعار یہ سب ہین ترے ستائے ہوئے

عدو کو پاس بٹھانے کی کیا ضرورت تھی
یہ آپ ہی کے تو فتنے ہین سب اٹھائے ہوئے

اگر لحاظ ہو کچھ آبرو کا اے مقبول
وہان نہ جائیگا آپ بے بلائے ہوئے

نظم جناب مولوی سید علی حیدر صاحب طباطبائی لکھنوی

چلے گا سرد جو دامن کو یون اٹھائے ہوئے
کہونگا منہ پہ یہ انداز ہین اڑائے ہوئے

نکالے پیچ مجھی پر مرے سکھائے ہوئے
چلے مجھی پہ وہ فقرے مری بتائے ہوئے

جو بزم انس مین ہین مجھسے لو لگائے ہوئے
تمام خلق سے بیٹھے ہین منہ پھرائے ہوئے

کبھو فلک سے گریبان مرا بچائے ہوئے
چلا ہے نالۂ دل آستین چڑھائے ہوئے

فلک پڑا ترا آنچل تو سیکڑون فتنے
اٹھے ہین دامن محشر مین منہ چھپائے ہوئے

کبھی چھپائے سے چھپتی ہے شب کی بیخوابی
نگاہین کہتی ہین جادو یہ ہین جگائے ہوئے

خبر کرے کوئی انکو مری اسیری کی
جو ہین ہوائے چمن کا فریب کھائے ہوئے

کرے آفتاب قیامت نہ گرمیان ہم سے
ہم آب ہین عرق شرم مین نہائے ہوئے

حباب جیسے برونق شمار کیا ہوگا
کہ چند روز ہین وہ بھی گنے گنائے ہوئے

جنون نے دیر کا رکھا ہمین نہ کعبے کا
ٹھکانے چھوٹ گئے سب لگے لگائے ہوئے

متاع صبر و خرد اک نگاہ مین لے لی
یہ کب سے بیٹھے تھے مجھپر ادہار کھائے ہوئے

غرور حسن غرور شباب استغنا
شراب کی ہین کئی بوتلین چڑھائے ہوئے

آنہین ہی رشک حسینو نہین دیکھکر مجکو | لگی ہے آگ کہ پھرتے ہین تلملاے ہوے
مری طرف نگہ ناز اور عتاب آمیز | لگاؤ تیر بھی اور زہر مین بجھاے ہوے
ہنسی بھی آگئی تو تمکو بزم ماتم مین | ابھی تو آنکھو نہین آنسو تھے ڈبڈباے ہوے
دکھایا پیر مغان نے وہ جام مین جلوہ | کہ جیسے حضرت موسی ہین حال لاے ہوے
کیا ہے قصد جو میخانہ سے نکلنے کا | ابھی سے پانون ہمارے ہین لڑکھڑاے ہوے
صلہ ملے تجھے کوثر پہ اس کا اے ساقی | کہ میکدہ سے چلے پیاس ہم بجھاے ہوے
وہ چاہے قتل کرے چاہے وہ رہا کردے | کھڑے ہوے ہین گنہگار سر جھکاے ہوے
گلہ کرو نگاہ نہ مین جو نصیب کا لکھا | قلم چلا نہین بے ہاتھ کے ہلاے ہوے
بروز حشر مین انکا مزاج پوچھون گا | ترے سخن پہ جو ہین اعتبار لاے ہوے
اب اس شباب کو جھک جھک کے ڈھونڈھتے ہین ہم | زمانہ گزرا جسے خاک مین ملاے ہوے
نظر نہ تاکہ لگے آفتاب محشر کی | کفن مین لے چلے داغ وفا چھپاے ہوے
اٹھاے صبح قیامت نہ خواب مرقد سے | مصیبتین شب غم کی ہین ہم اٹھاے ہوے
نگاہ ہم نہین سکتی ہے ضعف پیری سے | کہ جیسے صبح کو تارے ہین جھلملاے ہوے
پیالہ پینے کو بیٹھے ہو گر تو ہان رندو | نظر سے پیر مغان کی نظر ملاے ہوے
چلے ہو نظم کہان کش مکش مین یارونکی | بغل مین شیشۂ دل ہے ذرا بچاے ہوے

نظیر۔ جناب نظیر احمد صاحب الہ آبادی تلمیذ جناب تمنا مرزاپوری

نگاہ انکی نظر سے ہین ہم لڑاے ہوے | بڑے مزے کی ہین برچھی جگر پہ کھاے ہوے
فریب خوردۂ لیل و نہار عالم کو | ستائیے نہ فلک کے ہین یہ ستاے ہوے
عدم کو جاتے ہین اس بت کے کشتگان حیا | کفن کی آڑ مین دنیا سے منہ چھپاے ہوے
کہین عدو کے نہ پہولونمین انکو جانا ہو | وہ آج پہولونکے زیور ہین کیون بناے ہوے

مجھے تو غیر و نیہ دھوکا انہیں کا ہوتا ہے
ڈھٹائی دزد حنا کی بھی اک قیامت ہے
یہ انقلاب دکھاتی ہے گردش تقدیر
دئے تھے داغ جگر جتنے سب امانت ہیں
لگی ہیں دلمین حسینوں کی چند تصویرین
جلے گی تا بہ قیامت ہماری شمع مزار
کسی کی نوکِ مژہ کا خیال ہے دل کو
عجب ادا سے کہے ہین وہ میری میت پر
خدا کی شان ہم انکے لئے تڑپتے ہین
چلے چلو نہین کنکا نظر کا رستے مین
لطیفہ جورِ فلک کا نہ ماجرا پوچھو

وہ اسقدر مری نظروں مین ہین سمائے ہوئے
بندھے ہین ہاتھ مگر دلکو ہین چرائے ہوئے
پلٹ گئے وہ ابھی راہ پر تھے آئے ہوئے
امین اسکو کلیجے سے ہین لگائے ہوئے
ہم اپنے خانہ ویران کو ہین سجائے ہوئے
تمہارے روئے منور سے لو لگائے ہوئے
کسیکے تیر کلیجے سے ہین لگائے ہوئے
ہنسی کو ضبط کئے تیوریاں چڑھائے ہوئے
جو مدتوں سے رگِ جان مین ہین سمائے ہوئے
قدم قدم پہ ہم آنکھین ہین اب بچھائے ہوئے
ہم اپنے جینے سے بیٹھے ہین ہاتھ اٹھائے ہوئے

نعیم جناب مولوی امجد علی صاحب لکھنوی

برائے فاتحہ آئے تو منہ چھپائے ہوئے
جو بارِ ناز بتان سر پہ ہین اٹھائے ہوئے
یہی وہ کہتے ہین ہنس ہنس کے پان کھائے ہوئے
وصال مین بھی تو رہتے ہین وہ لجائے ہوئے
بلا ہین قہر ہین آفت ہین یہ بتانِ حسین
عجب نہین ہے کہ جاگین نہ حشر تک بھی ہم
اڑیگا چہرہ ہوس کا رنگ غیرت سے
وہ کیا پھر اک زمانہ ہی پھر گیا ہم سے

ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے
دبی ہین جنگ محبت مین فتح پائے ہوئے
کہ تیرے قتل کا بیڑا ہین ہم اٹھائے ہوئے
مرے ستانے کو دامن سے منہ چھپائے ہوئے
ادا ادا سے اک حشر ہین اٹھائے ہوئے
تغافل بت کافر کے ہین سلائے ہوئے
چلے ہین آج چمن کو مسی لگائے ہوئے
جو دوست دریگانے تھے سب پرائے ہوئے

ستا نہ بہر خدا پند و وعظ سے ناصح
بلاے عشق کے ہم تو ہین خود ستاے ہوئے

نکالنا تھا رقیبون کو بزم سے کہ ہمین
کہ ہم تو آے ہین ظالم ترے بلاے ہوئے

جلائیگی انہین کیا واعظا جہیم کی آگ
جو لوگ آتش الفت کے ہین جلاے ہوئے

چلا ہے آج وہ محمل نشین چمن کو صبا
قسم ہے تجھکو کہ پردہ ذرا اڑاے ہوئے

نعیم خوف نہین کچھ جو ہے وہ تیغ بکف
کہ ایسے جینے سے ہم خود ہین تنگ آے ہوئے

نوح — جناب منشی محمد نوح صاحب ساکن قصبہ نارہ ضلع الہ آباد شاگرد جناب فصیح الملک داغ مرحوم

ہم انقلاب زمانہ کے ہین ستاے ہوئے
جو اپنے تھے وہ محبت مین ہین پراے ہوئے

جو شمع روتی ہے تو گل ہین منہ پھلاے ہوئے
عجب نہین کہ انہین کے ہون یہ ستاے ہوئے

شب فراق مین آئی ہے موت لینے کو
خدا کے گھر بھی گئے ہم نہ بے بلاے ہوئے

یہ سب فغان کا اثر ہے یہ سب دعا کا اثر
ہمارے گھر مین وہ اور آئین بے بلاے ہوئے

وہی حیا ہے وہی ہے سکوت حشر مین بھی
کھڑے ہین دور وہ چپ چاپ سر جھکاے ہوئے

نہ ان مین تو نہین ہے الفت نہ ان مین تو نہین وفا
ہم ایک ایک کو دیکھے ہین آزماے ہوئے

ہزارون فتنے اٹھاتے ہین نیچی نظرون سے
یہی بھلا یہ جو بیٹھے ہین سر جھکاے ہوئے

سکھا سکیگا کوئی اُنکو پڑھاے کیا کوئی
وہ خود ہین سیکھے سکھاے پڑھے پڑھاے ہوئے

ہوا خیال جو افشاے راز کا مجھکو
پلٹ گئے مری آنکھون مین اشک آے ہوئے

جلاؤ شوق سے جتنا ہمین جلانا ہو
خدا سے بیٹھے ہین اب ہم بھی لو لگاے ہوئے

جناب خضر خطرناک ہے رہ الفت
چلے چلو یونہین جلدی قدم بڑھاے ہوئے

یہ لیتے ہین خط رخسار یار کے بوسے
مرے رقیب ہی ہین زہر کھاے ہوئے

کبھی کرینگے نہ عہد وصال کو پورا
وہ جانتے ہین یہ وہ ہین میرے ستاے ہوئے

ہمارے خانۂ دل میں وہ جب سے رہنے لگے
ہم اپنے دل کو کلیجے سے ہیں لگائے ہوئے

گرا ہوں میں کبھی قدموں پر اُنکے غش کہا کر
تو کس ادا سے وہ بولے مجھے بٹھائے ہوئے

مری طرف سے جو محفل میں بدگمانی ہے
رقیب بیٹھے ہیں زانو ترا دبائے ہوئے

نہیں ہے غسل کی حاجت ترے شہیدوں کو
کہ اپنے خون میں یہ آپ ہیں نہائے ہوئے

یہ کیسی شرم یہ کیسا حجاب ہے یارب
وہ خواب میں بھی جو آئے تو منہ چھپائے ہوئے

اثر ہو کیوں نہ ہمارے کلام میں اے نوح
کہ ہم ہیں عشق و محبت کی چوٹ کھائے ہوئے

نیر۔ جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب بنارسی

ہمیں نہ چھیڑیے ہم آپ ہیں ستائے ہوئے
مصیبتیں ہیں بہت عشق میں اٹھائے ہوئے

زمانہ ہمکو یہاں تک ہے اب ستائے ہوئے
کہ لوگ اپنے جو تھے اب وہی پرائے ہوئے

تم آئے فاتحہ پڑھنے تو یہ خیال رہے
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

نہ پوچھو حال ہے ظاہر ہماری صورت سے
بتائیں کیا کہ فلک کے ہیں ہم ستائے ہوئے

لیا کسی نے نہیں ہے جو بوسۂ عارض
تو کیا سبب ہے کہ ہیں گال تمتمائے ہوئے

اُڑا نہ گرد صبا تو ذرا سنبھل کر چل
شہیدِ ناز کی تربت پہ ہیں وہ آئے ہوئے

انہیں کے کشتۂ ابرو انہیں کے بسمل ہیں
یہ ہم ہیں عرصۂ محشر میں غل مچائے ہوئے

عدم کے جانے کی یوں ہو رہی ہے تیاری
لہو میں بسملِ جانباز ہیں نہائے ہوئے

یہ میکدے میں طہارت کا پاس رہتا ہے
شرابِ ناب میں زاہد چلے نہائے ہوئے

کبھی کو رحم جو آئے تو کام بن جائے
ترے ہی در پہ پڑے ہیں ترے ستائے ہوئے

نظر بتوں نے جو پھیری تو کچھ نہیں پروا
خدا سے اپنے ہیں ہم بھی تو لو لگائے ہوئے

شرارِ نارِ سقر سے نہیں خطر نیر
کہ لو ہیں شمعِ رسالت سے ہم لگائے ہوئے

یوسف۔ جناب خواجہ محمد یوسف صاحب لکھنوی وکیل

نہ دیکھو تم ہمین یون تیوریان چڑہائے ہوئے
اُسی خدا کے تو ہم بھی ہین بنائے ہوئے

اُٹھا دیا ہے مجھے کہکے بزم سے اپنی
یہ کون اجنبی آئے ہین بے بلائے ہوئے

ہمارے داغ جگر دیکھکر کہا اُس نے
ہمین بتاؤ یہ کس کے ہین گل کھلائے ہوئے

ہر ایک مست ہی میکدہ مین کہتا ہے
بہت سے رند ہین دست عطا اُٹھائے ہوئے

کسیکے خنجر خونخوار نے دیا یہ مزا
کہ مرکے بھی ہین اُسے ہم گلے لگائے ہوئے

وہ شمع رو ہمین پروانہ جان سے اپنا
اسی امید پہ بیٹھے ہین لو لگائے ہوئے

نہ مرنا اُنکے زنخدان پہ بھول کر یوسف
یہ چھوڑیگا نہ تمہین بے کنوین جھکائے ہوئے

نیر۔ جناب شیخ احمد فقیر محمد صاحب از بمبئی

غریب ہجر کے تھے بھی بہت ستائے ہوئے
گلے سے آج وہ نیر کو ہین لگائے ہوئے

تری ادا ہے وہ جسکے ہین ہم ستائے ہوئے
ترا ہی ناز ہے جسکے ہین ہم اٹھائے ہوئے

اُٹھا وہ درد کہ مرنے کی آگئی نوبت
کسیکی یاد مین بیٹھے تھے سر جھکائے ہوئے

وہ کیا کرین کوئی منہ چوم لے اگر آنکر
ہین دونون ہاتھونمین بیٹھے حنا لگائے ہوئے

وہ کون ہے جو نہین ظلم و جور کا شاکی
زمانہ بھر کے ہین دل آپکے ستائے ہوئے

ترس رہی ہین تمنا سے دید مین آنکھین
وہ بام پر چلے آتے نقاب اُٹھائے ہوئے

نکل نہ جائے کہین منہ سے رشک غیر کے بات
وہ حال پوچھ رہے ہین گلے لگائے ہوئے

ہمین خیالِ وطن ہے نہ یادِ اہلِ وطن
زمانہ ہوگیا غربت مین گھر بنائے ہوئے

دمین شعر ٹپک جائیگی مضامین سے
مشاعرہ مین جو نیر ہین آج آئے ہوئے

واہ۔ جناب شیخ احمد صاحب از بمبئی

رہیں گے دبکے فلک سے نہ دل دُکھے ہوئے
ہیں ناز اک بت سرکش کے ہم اُٹھائے ہوئے

جو پاس غیروں کے بیٹھے ہیں پان کھائے ہوئے
ہمارے قتل کا بیڑا ہیں وہ اُٹھائے ہوئے

جو وہ مزار پہ آئیں تو کوئی یہ کہدے
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

مزے شباب کے پیری میں کیوں نہ یاد آئیں
گئی بہار ہیں اب دن خزاں کے آئے ہوئے

قسم ترے لب جانبخش کی میں کہتا ہوں
رقیب پھرتے ہیں اب مجھ پہ زہر کھائے ہوئے

وہی غرور جو ہے اپنے حسن پر تمکو
اُسی غرور کے عشاق ہیں ستائے ہوئے

اُنہیں کو دیکھتے آنکھوں پیار کرتے ہیں
ہماری آنکھوں میں دلمیں ہیں وہ سمائے ہوئے

ہر اک قدم پہ ملایا ہے تونے خاک میں دل
خرام ناز ترے ہم بھی ہیں ستائے ہوئے

نقاب اُلٹکے ذرا آئینہ میں دیکھو جمال
خدا کی شان کو پردے میں ہیں چھپائے ہوئے

چلے ہیں لیکے اُسے خلد کی طرف وارث
گناہ واہ کے محشر میں بخشوائے ہوئے

ہادی۔ جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی

شمع بجھکر رہگئی پروانہ جلکر رہگیا
یادگار حسن و عشق اک داغ دلبر رہگیا

دل کا ارمان دل ہی میں ہوکے دلبر رہگیا
نقش پا کیطرح اُبھرا اور مٹکر رہگیا

اِضطراب کچھ تو دم آخر تڑپ کر رہگیا
ایک افسانہ ترا ہی قلب مضطر رہگیا

درد دل کیونکر بیان کرتا زبان تو بند تھی
آپکا بیمار اک کروٹ بدل کر رہگیا

مرتے مرتے بھی وہی ہم تھے وہی غم کی خلش
جو کھٹکتا تھا وہ کانٹا دل کے اندر رہگیا

آکے بالیں پر مریض غم کی صبح شام ہجر
دیکھتے کیا ہو فقط بستر ہی بستر رہگیا

ہمتو دلہی پہ سمجھتے تھے بتون کا اختیار
نصب کعبہ مین بھی اتبک ایک پتھر رہگیا

تھک کر رہتا ہون جب ہمت بڑہاتا ہے شوق
دو قدم بسمل در آگے کوے دلبر رہگیا

رنگ بیٹھی کوئی دیکھے ذرا اس بزم مین
جب کوئی آیا تو مین پہلو بدل کر رہگیا

تو لیکر دیدہ یعقوب سے نکلا جو اشک
شبکو زندانیِ ستارہ اک چمک کر رہگیا

دیکھکر موسیٰ کا شوق اہل کوہ طور پر
پردے ہی پردے مین کوئی مسکرا کر رہگیا

اس قیامت کی تھی طولانی مری فرزش
روز محشر ختم ہے دفتر کا دفتر رہگیا

اس تمنا پر کوئی جیتی ہی ستا بیٹھے
دشمن ناوک آچکا ارمان بنکر رہگیا

یہ تھا منشا کیونکر اب اہوس ست تھے
وہ رگ دل ٹوٹکر جس مین کہ نشتر رہگیا

قطرہ قطرہ اشک کا ہر مخبر اسو دل
ہمکو اب رونا اسیکا زندگی بھر رہگیا

حضرت ناصح کبھی اس بزم مین بھی جایئے
کیا نصیحت کو مین ہی اک بندہ پرور رہگیا

یہی صورت جبکہ مجھکو خود نظر آنے لگی
دیکھکر آئینہ اسکے رخکا ششدر رہگیا

تف حرارت عشق کی تھی دلمین شورش آہ ہو
صبح تک اک آبلہ سب جسم ہو کر رہگیا

آئیگا شام وعدہ اب پریشان کرکے زلف
مین خوشی سے مرگیا جب دن گھڑی بھر رہگیا

چارہ ساز دن سے دم آخر ترا بیمار غم
دلکی جانب کچھ اشارہ سے بتا کر رہگیا

آئے دیکھے نزع مین کھینچے جو میرے ہاتھ یار
اف ری شوخی ایک انگڑائی وہ لیکر رہگیا

کھیلی دنیا جلوہ شہ خموشانکو عزیز
قابل دید اک ہی دلچسپ منظر رہگیا

مصرعہاے طرح

زبان تیرے کسیکا ناز اُٹھا سکتے نہین — اُٹھا سکتے۔ قافیہ

بسان بھی ہر دی گلچین بھی ہر صیاد بھی — فریاد۔ قافیہ

محبوب الکلام
جلد ۱
نمبر ۱
خسرو ملک سخن ہو کیوں نہ محبوب الکلام

یون تو زیبا سبھی زیور ہین پہ بازو پہ
خوشنمائی مین مگر سب سے اول تعویذ

درد سر کا تو نہو شکوہ نصیب اعدا
آپ لکھواتے ہین کیون لیکے یہ صندل تعویذ

غیر کی نکلی وہ تصویر گلے مین انکے
ہمنے جانا تہا کہ ہوگا تہ مخمل تعویذ

واسطے دفع نظر کے وہ اگر باندہتے ہین
شوخی حسن سے ہوجاتے ہین ہیکل تعویذ

وہ گئے پہیر کے منہ لکہ نہ گئے کچہ اس پر
قبر کا میری رہا آنکہ سے اوجہل تعویذ

نظر بد سے بچانیکے لئے اعدا کی
دل کے ٹکڑون کے نہ پہناؤن تجھے ہیکل تعویذ

مین نے جانا کہ یہی مار سیہ کا من ہے
اسکی چوٹی مین جو چمکا تہا ذرا کل تعویذ

یہ جو شن ہے ترے سینہ پر اسماء جمال
ہے خدا داد مبارک بہت افضل تعویذ

چشم مشتاق ہے پائی ترے سینے پہ جگہ
کاش اس آنکہ سے ہوجائے مبدل تعویذ

اسقدر ضعف ہی کیون رات کو کیسی گذری
جہر اترا ترے بازو سے گیا ڈہل تعویذ

ہوگیا آج وہ بیمار تمہارا رخصت
گہول کر جسکو پلاتے رہے تم کل تعویذ

سایۂ فضل خدا آصف دیندار پہ ہے
سحر بیکار رقیبون کا ہے ہہل تعویذ

کلام الملوک ملوک الکلام

نتیجۂ افکارِ گہربارِ اعلیحضرت بندگانِ عالی کیوان علم انجم

خدم نوشیروان معدلت سکندر شوکت فلک بارگاہ

عالم پناہ فرازندۂ چتر اقبال زیبندۂ تختِ اجلال

حضور پرنور رستمِ دوران افلاطونِ زمان سپہ سالار

مظفر الممالک فتح جنگ ہز ہائنیس نواب میر محبوب علیخان بہادر

نظام الملک آصفجاہ سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ

اپنے جوہر کی ہیکل میں مرصع ہیں مسلسل تعویذ
دلکو تسخیر کرینگے یہی ہیکل تعویذ
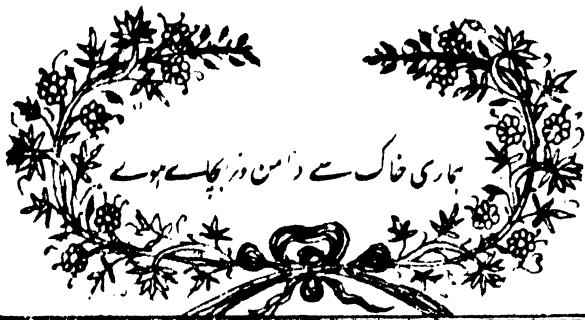
اختر جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی لکھنوی

غم والم کے وہ بادل ہیں دل پہ چھائے ہوئے
کہ اشک آنکھوں میں رہتے ہیں ڈبڈبائے ہوئے

وہ کہتے ہیں آج آستین چڑھائے ہوئے
یہاں تو جان سے بیٹھے ہیں ہاتھ اٹھائے ہوئے

چلے ہیں صبح شب وصل منہ چھپائے ہوئے
کہ یہ نہ کوئی کہے کس کے ہیں ستائے ہوئے

گلو نکو ہیں نظر ہی بے تابی سے ہے
غریب فکر میں بیٹھے ہیں سر جھکائے ہوئے

نہیں بنائیگا کیا کوئی حضرت ناصح
خدا کے فضل سے تم ہو بنے بنائے ہوئے

مزہ شباب کا دو دن رقیب جانیں
جو لوگ ہیں فلک پیر کے ستائے ہوئے

ہو گی خیر گریباں میں صبح محشر کی
چلا وہاں بھی جو دامن کوئی اٹھائے ہوئے

مجھے ہے خوف کہیں دل نہ دو کر بیٹھے
وہ بے چین سے سینے میں ہیں لگائے ہوئے

وہ آج لو پھر اسی بانکپن سے بیٹھے ہیں
سر وہی ہے کھینچے ہوئے آستین چڑھائے ہوئے

پڑی ہے اوس مقابل تمہارے کچھ ایسی
کہ پھول ہیں عرق شرم میں نہائے ہوئے

جنون کی دست درازی وہ یاد ہے کہ نہیں
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوے

یہ اُسنے پوچھیے کیا چیز نشتر غم ہے
جو دل میں کب سے ہیں مزہ درد کا اُٹھائے ہوے

خدا کی شان پھر آئے اِدھر اُدھر ہمکو
تلاش اُنکی جو آنکھوں میں ہیں سمائے ہوے

ہمیں ہی خوف لگا دے نہ آگ اے قاتل
ہمارے خون سے دامن ذرا بچائے ہوے

فلک زدوں کو وہ جب دیکھتے ہیں کہتے ہیں
فلک کا نام ہے میرے ہیں سب ستائے ہوے

پکارتا ہے کوئی کوچہ محبت میں
یہ وہ مقام ہے جاتے ہیں قتل آئے ہوے

کہیں ہے دل کہیں پروانے کہیں ہے شمع
سب اپنا رنگ ہیں اس بزم میں جمائے ہوے

نظر ملا نہ سکے دیر تک وہ آخر سے
سمجھ گئے کہ یہ ہے دل پہ چوٹ کھائے ہوے

آثم جناب محمد ابراہیم صاحب لکھنوی تلمیذ جناب ثاقب ازبمبئی

کسی حسین کی الفت کے ہیں ستائے ہوئے
ہیں دل پہ سوزشِ فرقت سے داغ کھائے ہوے

تمہارے پاس ہیں فریاد چرخ لائے ہوئے
ہمیں نہ چھیڑو فلک کے ہیں ہم ستائے ہوے

ادھر تڑپتے ہیں تربت میں فاتحہ کے لئے
اُدھر وہ فاتحہ سے ہاتھ ہیں اٹھائے ہوے

نہیں ہے شمع لحد پر تو غم نہیں اسکا
ہمیں ہیں بس ترے دو پھول ہی چڑھائے ہوے

جو کر رہے ہیں کلیجہ رقیب کا ٹھنڈا
ہم اُنکی سوزِ محبت کے ہیں جلائے ہوے

میں چاہتا ہوں کہ ہو جائیں بے تکلف کاش
حیا سے وصل میں آنکھیں ہیں وہ جھکائے ہوے

شمار آج تمہاری جفا کا بھی ہو گا
حساب کے لئے سب حشر میں ہیں آئے ہوے

رقیب جل رہے ہیں آج رشک سے کیا کیا
جو میرے گھر میں ہیں مہمان آئے ہوے

بہار عمر ملاقات دوستدار انست
جناب خضر ہیں کیوں اپنا منہ چھپائے ہوے

کرو حلال تم آثم کو یار کہو محروم
وہ شوقِ قتل میں بیٹھا ہے سر جھکائے ہوئے

اثیر جناب عمر تلمیذ جناب متین مچھلی شہری

اِدہر تو ہم سرِ تسلیم ہیں جھکائے ہوئے
اُدہر وہ قہر سے ہیں تیوری چڑہائے ہوئے

تمہارے عشق کے ہم خود ہی تھے ستائے ہوئے
یہ قہر اور ہوا اپنے سب پرائے ہوئے

ہیں کشتہ ہم تری گردِ ملال سے کے ظالم
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

مصیبتیں جو سنیں ہجر کی تو وہ بولے
یہ سب فسانے ہیں اپنے سنے سنائے ہوئے

ستم نہ ہم پہ کر اے آسمان کہ آپ ہی ہم
زمین کوچہ دلبر کے ہیں ستائے ہوئے

کبھی تو آئیگا اُنکو ہمارے حال پہ رحم
ہمیں بس اک ہی امید پر جلائے ہوئے

ہمیں نہ چھوڑینگے تنہا کبھی یہ رنج و الم
یہ سب رفیق ہمارے ہیں آزمائے ہوئے

چلے گا ہم پہ نہ کیا سحر دنیا میں
تمہاری آنکھ کے جادو میں ہم جگائے ہوئے

نکالنا نہ قدم آشیان سے اے بلبل
کہ دام باغ میں صیاد ہے بچھائے ہوئے

جو حور آئے تو اُسپر بھی میں نہ ڈالوں آنکھ
مری نظر میں ہیں جلوے ترے سمائے ہوئے

ہمارے پاس سے اے جذبِ شوق کھینچکے لا
الگ الگ کوئی جاتا ہے منہ چھپائے ہوئے

نہ ہو گا ہمسا بھی خواہانِ موت دنیا میں
کھڑے ہیں اُسکی نظر سے نظر ملائے ہوئے

یہ سچ ہے آئی ہوئی موت بھی ٹلی ہے کہیں
قتیل خنجر مژگان یار ہائے ہوئے

ہے تیرے نالۂ شبگیر کا اثر یہ اثیر
کہ تیرے گہر میں وہ آئے ہیں بلائے ہوئے

اختر جناب سید محمد اختر صاحب شاگرد جناب داغ دہلوی از نگینہ ضلع بجنور

ملو رقیبوں سے بیٹھے ہیں جو آئے ہوئے
مرے ملال کے پہلو ذرا بچائے ہوئے

رقیب آئے ہیں گر آپ کے بلائے ہوئے
یہاں حضور اس بھی جاتے ہیں اپنے آئے ہوئے

تمہارے وعدے پہ دلکو یقین ضرور آیا
یہ سب ہین فقرے ہمارے سُنے سُنائے ہوے

سمجھ گئے تری طرز جفا سے ہم اے چرخ
یہ ڈہنگ سب اُسی ظالم کے ہین سکھائے ہوے

پھر امتحانِ وفا آج اُن کا ہوتا ہے
ہزار مرتبہ کے جو ہین آزمائے ہوے

تمہاری بزم مین ہم آئین بے طلب کیونکر
خدا کے گہر بھی نہ جائینگے بے بلائے ہوے

رقیب کرتے ہین گستاخیان تو کیا شکوہ
کہ تیسرے کے تمہارے ہین سر چڑہائے ہوے

محبت آج کسی طرح اُن پہ ہو ظاہر
یہ راز دلمین ہین مدت سے ہم چھپائے ہوے

خدا ہی سمجھے سمجھے اور کیا کہون اے دل
بگاڑے کام مرے سب ہے بنائے ہوے

سنا ہے وہ مری تصویر دیکھکر بولے
یہ شخص دلپہ ہے صدمہ کوئی اُٹھائے ہوے

شبِ فراق نہ دیکھا گیا اسے بیتاب
ہم اپنے دلکو کلیجے سے ہین لگائے ہوے

کسیکو تمنے ستا کر کہو تو کیا پایا
یہ مین ہون حشر مین یا تم ہو سر جھکائے ہوے

دل و جگر نہین سینے مین ڈہونڈتے کیا ہو
تمہاری راہ مین بیٹھا ہون گہر لٹائے ہوے

ہوئی یہ آمدِ فصلِ بہار کی تاثیر
کہ بادہ خوار ابھی سے ہین رنگ لائے ہوے

کچھ اپنی جان کی بھی خیر سوچ لو اختر
اس انجمن مین چلے ہو جو بے بلائے ہوے

اخترؔ جناب منشی میر سید علی صاحب تلمیذ جناب رحمت بنارسی

اُدہر تو تیغ وہ سفاک ہے اُٹھائے ہوے
ادہر ہو منین سرِ تسلیم خود جھکائے ہوے

بس فنا مرے مدفن پہ کیون ہین آئے ہوے
جو زندگی مین سبھی دل سے ہین بھلائے ہوے

کسیکا عارض روشن ہے یون تہِ گیسو
کہ جیسے ابر مین ہو چاند منہ چھپائے ہوے

ادہر بھی جام چھلکتا ہوا کوئی ساقی
کہ ہم بھی دیر سے ہین آسرا لگائے ہوے

دبا نہ گوشۂ مرقد تو اس قدر ہمکو
کہ ہم ہین گہر ترے مہمان آج آئے ہوے

جگہ ملے کسی حسرت کو کس طرح اس مین
خیالِ یار تو دلمین ہے گہر بنائے ہوے

غضب ہے سن کے مرا حال ہنس کے کہتے ہیں — بہت سے قصے میں ایسے سنے سنائے ہوئے

ہمارے جذب محبت کا یہ نتیجہ ہے — کہ گھر ہمارے وہ آئے ہیں بلائے ہوئے

کہا جو میں نے کہ میں کاٹ کر گلا رکھدوں — تو ہنسکے بولے کہ ہیں تمکو آزمائے ہوئے

جناب داغ پہ کس طرح ہو نہ فخر مجھے — کہ نام انکے غلاموں نہیں ہوں لکھائے ہوئے

اخگر۔ جناب محمد سراج الحق صاحب از بسوان ضلع سیتاپور

بچیں گے کب ترے ابرو کے زخم کھائے ہوئے — یہ دونوں نیچے ہیں زہر میں بجھائے ہوئے

نہ آتا ہے وہ پریوش نہ صبر آتا ہے — اجل ہی کاش چلی آئے پاؤں اٹھائے ہوئے

ہمارا حال ستمگر ہے رحم کے قابل — نہ اب ستا کہ فلک کے ہیں ہم ستائے ہوئے

ابھاریگا ترا جوبن ضرور جوش شباب — نہ رکھہ سکیگا دوپٹا اسے چھپائے ہوئے

شب وصال میں آ کے آسکے نہ میرے پاس — رہے وہ بیٹھے حنا پاؤں میں لگائے ہوئے

جو کہکے وصل کا وعدہ وفا نہیں کرتے — یہ سارے فقرے رقیبوں کے ہیں سکھائے ہوئے

بڑھا کے ہاتھہ کو اک وار اور بھی ای قاتل — ہے شوق قتل میں اخگر بھی سر جھکائے ہوئے

اخلاق۔ جناب سید نذیر احمد صاحب نائب داروغہ جیل اعظم گڑہ

جفا و ظلم و ستم کے ہیں آزمائے ہوئے — ہمیں ہیں اس فلک پیر کے ستائے ہوئے

وہ مجھسے کہنے لگے سن کے داستان مری — کہ میں یہ سب مرے قصے سنے سنائے ہوئے

سمائے طور کا جلوہ مری نگاہ میں خاک — کہ جب نظر میں وہ مدت سے ہیں سمائے ہوئے

وتنا میں دیکھہ رہا ہوں میں انکو حیرت سے — وہ آج آئے ہیں مہمان جو بلائے ہوئے

ہمارے دل کا تڑپنا بھی دیکھتے جاؤ — چلے ہو ناز سے دامن کو تو اٹھائے ہوئے

ہماری لاش کو ٹھکرا کے ناز سے ٹہلے — پڑے ہیں آج تو خوب آپ منہ بنائے ہوئے

شبِ وصال ہین نکلین گی حسرتین کیونکر
جو آئے بھی تو وہ بیٹھے ہین منہ چھپائے ہوئے

نکل نہ جائے دلِ بیقرار فرقت مین
سبب یہی ہے جو مین سینے کو ہون دبائے ہوئے

نگاہ تک نہین اُٹھتی ہے شرم سے شبِ وصل
عجب ادا سے وہ بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے

لگا دے ہاتھ کہ قصہ ہو پاک اے قاتل
ہم انتظار مین کب سے ہین سر جھکائے ہوئے

یہ کیا ستم ہے کہ آکر ہماری میت پر
نہین وہ اُٹھتے ہین بیٹھے ہین منہ چھپائے ہوئے

کیا یہ شوق نے بیخود کہ ہمکو وصل کی شب
گلے سے ہین وہ بڑی دیر تک لگائے ہوئے

وہ بھولے پن سے ہمین قتل کرکے کہتے ہین
پڑے ہین خون مین کیون آج یہ نہائے ہوئے

مٹا کے میری لحد ٹھوکرون سے جائین گے
کہ آج گورِ غریبان مین ہین وہ آئے ہوئے

کبھی کرینگے شکایت نہ بھول کر اُن کی
کہ ہم تو ہین فلکِ پیر کے ستائے ہوئے

نہین نہین یہ شبِ وصل مین نہین اچھی
کہ اک زمانے سے ہین آس ہم لگائے ہوئے

رہیگا یاد یہ اخلاق رات کو آنا
کہ کیا شرم و حیا سے وہ منہ چھپائے ہوئے

افسر جناب سید عزادار حسین صاحب نگینوی تلمیذ جناب داغ مرحوم

وہ آرہے ہین اگر تیوریان چڑھائے ہوئے
تو ہم بھی دیر سے بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے

یہ آج کیسی حیا ہے یہ کیسا پردا ہے
کہ میرے سامنے آتے ہو منہ چھپائے ہوئے

بتاؤن کیا سبب مجھے ہین بدگمانیان کیا کیا
کہان گئے ہین سرِ شام وہ بلائے ہوئے

یونہین وہ ہوتے ہین داخل ترے شہیدون مین
پڑے ہین غیر بدن پر لہو لگائے ہوئے

قیامت اٹھتی ہے اب بار بار دنیا مین
یہ فتنے ہین تری رفتار کے جگائے ہوئے

وفا کیا نہین عدو کبھی کوئی تم سے
ہزار بار رہو تم میرے آزمائے ہوئے

ہماری خاک وہان بھی تو اُڑ کے پہونچیگی
یہ آپ جاتے ہین دامن کہان بچائے ہوئے

کوئی حسین نہین چھپا مری نگاہون مین
بس ایک تم ہو نظر مین مرے سمائے ہوئے

کسی پہ لطف و کرم ہو تو یہ خیال رہے
کہ ہم بھی آپ سے بیٹھے ہین لو لگائے ہوئے

کیا تھا سامنا اُنکی نظر کا خوب ہوا
پڑے ہین حضرتِ دل خون مین نہائے ہوئے

جناب شیخ برائی ہے ان مین آخر کیا
اُسی خدا کے تو یہ بت بھی ہین بنائے ہوئے

پیام آپ ہی مین جا کے اُنسے کہہ لونگا
صبا مجھے بھی لئے چل وہین اُڑائے ہوئے

کرو نہ خاک نشینون کی خاک تم برباد
یہ آسمان کے ہین خاک مین ملائے ہوئے

رہے قرار سے دل ہجر مین کہان ممکن
کبھی نہ مانیگا یہ بے تمہارے آئے ہوئے

ملا ہے رشک عدو آپنے دغا دی ہے
یہ داغ کھائے ہوئے ہون وہ غم اُٹھائے ہوئے

فراق یار مین ہمدم ہے اپنا درد جگر
اسے ہم اپنے کلیجے سے ہین لگائے ہوئے

ادھر تو یاد بھی اُنکی خیال بھی اُن کا
ادھر وہ بیٹھے ہین دل سے ہمین بھلائے ہوئے

سنائیے کوئی تازہ غزل ہمین افسر
خموش بیٹھے ہین کیون آپ سر جھکائے ہوئے

بلاغت۔ جناب علی احمد صاحب قریشی امروہوی تلمیذ جناب اسلام

ہماری طرح ہین گل خون مین نہائے ہوئے
کسی کی تیغ ادا کے ہین زخم کھائے ہوئے

ادھر بھی دیکھیے کہ دل پر ہین داغ کھائے ہوئے
کھڑے ہین تیرے لئے ہم چمن لگائے ہوئے

کدھر چلے ہو مری جان سجے سجائے ہوئے
یہ پان کھائے ہوئے اور مسی لگائے ہوئے

شبِ وصال اگر آئین تو کس طرح آئین
وہان وہ بیٹھے ہین ابتو حنا لگائے ہوئے

کہو تو کیا ہو مین جانباز یان رقیبون کی
کھڑے ہین کون یہ سینہ سپر بنائے ہوئے

کھڑے ہین سیکڑون مشتاق قتل منت سے
ادھر بھی دیکھیے تیوری ذرا چڑھائے ہوئے

فلک کو رشک ہے حسن و جمال پر جن کے
وہ چاند آج ہین گھر مین ہمارے آئے ہوئے

سوالِ وصل پہ یہ گالیان زبان رد کو — لگا کے دل تو سزا خوب ہم ہین پائے ہوئے

غمِ ایک کا ہو بیان تو غنیمت تو کچھ کہا جائے — یہان تو صدمے ہزارون ہین ہم اٹھائے ہوئے

بہرام جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب ساکن آصف نگر

ادہر وہ قتل کو خنجر ہین لیکے آئے ہوئے — ادہر ہم اپنا سر عجز ہین جھکائے ہوئے

رقیب کہتے ہین آوازے دیکھکر مجکو — مین جانتا ہون انہین سے ہین سب سکہائے ہوئے

ہوائے عشق مین کیونکر نہ رہین مثل غبار — خودی کو خاک مین مدت سی ہین ملائے ہوئے

ہماری کسکو خبر اور کون جانے ہمین — ہم اپنے نام کو ہستی سے ہین مٹائے ہوئے

مرے مزار پہ ٹھوکر لگا کے کہتے ہین — پڑے ہو کسلئے یان ہمسے منہ چھپائے ہوئے

کبھی تو سیر چمن کو بھی آؤ مدت سے — تمہاری ہجر کے دل پر ہین داغ کہائے ہوئے

بھلا تو خاک مین کیا اب ملائیگا ہمکو — کہ ہم تو خاک کے خود ہین فلک بنائے ہوئے

نہ دیجو غسل ہمین بعد مرگ اے بہرام — فراقِ یار مین اشکونسے ہین نہائے ہوئے

توقیر جناب حافظ عبد العلیم خان صاحب نقشہ نویس تلمیذ جناب خاطر

جو گلرخون کی محبت کے ہین ستائے ہوئے — ہمارے حضرت دل بھی ہین رنگ لائے ہوئے

گلے پہ پھیر دے تلوار لیکن اے قاتل — ہمارے خون سے دامن ذرا بچائے ہوئے

جو چلتے پھرتے تھے کل تک مقام عبرت ہے — وہ آج سوتے ہین تربت مین منہ چھپائے ہوئے

ہے مدعا کہ دمِ ذبح بھی نہ مین تڑپون — جو میرے سینہ کو بیٹھے ہین وہ دبائے ہوئے

وہ یاد کر رہے ہین اختلاط کی باتین — حیا سے صبح شب وصل منہ چھپائے ہوئے

گذر ہوا ہے کسی میکدہ مین شیخ کا آج — قدم زمین پہ پڑتے ہین لڑکھڑائے ہوئے

لگیلے پھول سے گا ونکی بو سنگھا کے انہین — گلون کے ہوش ہین بادِ صبا اڑائے ہوئے

جو تیغ میان سے لی ہی تو فیصلہ کر دو ۔۔۔ نہ جانے دینگے تمہین یہ گلا کٹے ہوئے
اب اُنکی بزم مین تو پھر جائین ہم کیونکر ۔۔۔ کہ پیشتر سے عدو کو ہین وہ بٹھائے ہوئے

ثاقب ۔ جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بدایونی تلمیذ جناب ظہیر دہلوی

ہمین کہین سے ہین خفت اُٹھا کے آئے ہوئے ۔۔۔ ہمین تو آج پسینہ مین ہین نہائے ہوئے
کسی نے سچ تو کہا ہی موئے پہ سو دُرّے ۔۔۔ وہ بکھرے بالون مری قبر پر ہین آئے ہوئے
اُٹھا کے بزم سے اپنی عبث نہ لو الزام ۔۔۔ کہ ہم تو ہاتھ زمانے سے ہین اُٹھائے ہوئے
یہی تو چور ہین دل کے چھپے ہوئے رستم ۔۔۔ جو ناز نیم نگاہی مین ہین سمائے ہوئے
جناب شیخ کو دو گز زمین نہین ملتی ۔۔۔ کسی تلاش مین اک عمر سر جھکائے ہوئے
جو دل کی بات کہو کچھ تو کہتے ہین منکر ۔۔۔ ہمین بھی یاد ہین قصے سنے سنائے ہوئے
جو سیل گریہ اُٹھائے تو اب اُٹھین شاید ۔۔۔ وہ ہین نگاہ سے اپنی ہمین گرائے ہوئے
جو اُنکو وصل مین چھیڑا تو نازسے بولے ۔۔۔ سمجھ لیا ہی کہ قابو مین ہم ہین آئے ہوئے
زمین پہ رکھتے نہ تھے پانون شوخیون سے کل ۔۔۔ وہ آج گور مین سوتے ہین منہ چھپائے ہوئے
اُٹھا نہ کوچہ سے اپنے کہ شکل نقش قدم ۔۔۔ ہم اپنے آپ کو بیٹھے ہین خود مٹائے ہوئے
امنڈتے ہی مری آنکھون پہ لخت دل برسے ۔۔۔ یہ ابر قبلہ کی جانب سے ہون نہ آئے ہوئے
نہ ادھین بھی ہین ایسے نگار پر تسمہ بان ۔۔۔ کچھ ان ادا سے وہ بیٹھے ہین منہ بنائے ہوئے
شمار درہم داغ جنون سے کیا حاصل ۔۔۔ خزانے مفت نہ کھو لو دبے [illegible] ہوئے
عزیز مردم دیدہ سے تھے یہی حباب ۔۔۔ چلے جو آنکھ مری خاک سے چرائے ہوئے
اُٹھے تو خاک بسر ہاے کیا قیامت ہے ۔۔۔ ابھی تو سوئے تھے مرقد مین ہم نہائے ہوئے
وہی ہے کوچہ قاتل وہی ہی عرصہ حشر ۔۔۔ ہم جہان پہ ہون یہ ہون جا دو کہا [illegible] ہوئے
خیال غیر بھی تو یہ کوئی ندامت ہے ۔۔۔ کہ آپ سچ مین بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے

یہ دل لگی ہے بزہ کی جو دل سے ملتے تھے
وہ جا رہے ہیں مجھے خاک میں ملائے ہوئے

جو لوٹے خاک میں بسمل تڑپ کے بولی قضا
یہ آب خنجر قاتل میں ہیں نہائے ہوئے

خدای پھر گئی یا پتلیان پھرین تا قب
پلک جھپکتے ہی اینچے جو تھے پڑے ہوئے

ثروت جونپوری تلمیذ جناب حفیظ جونپوری

پکارتا ہے یہ تیلا کوئی چڑھائے ہوئے
وہ زد پہ آئیں جو بیٹھے ہوں دل بچائے ہوئے

جگر سنبھالے ہوئے اشک ڈبڈبائے ہوئے
ہماری نعش پہ اسطرح ہیں وہ آئے ہوئے

کہا مزار غریبان پہ آکے قاتل نے
یہ جتنے گھر ہیں ہمارے ہی ہیں بسائے ہوئے

کوئی نگاہ کا مارا ادھر تڑپتا ہے
کوئی حیا سے ادھر منہ کو ہے چھپائے ہوئے

عبث ہے دیر و حرم کی وہ خاک کیوں چھانے
کہ جسکی آنکھ میں دل میں ہو تم سمائے ہوئے

نگاہ ناز کے مارے کو آکے دیکھ تو لو
تڑپ رہا ہے کلیجے پہ تیر کھائے ہوئے

عدو کے گھر کوئی کہدے قضا چلی جائے
مریض عشق کی بالین پہ ہیں وہ آئے ہوئے

وہ گھر پہ جائیں رقیبوں کے شوق سے لیکن
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

ادھر بھی ایک نظر اپنے حسن کی خیرات
فقیر در سے ہیں آسرا لگائے ہوئے

کسیکا صبح شب وصل کہنا اٹھلا کے
بس ابتو جانے دو ہم شام سے ہیں آئے ہوئے

بشر ہے صفحہ ہستی پہ ایک حرف غلط
دل ملک پہ مگر نقش ہے بٹھائے ہوئے

ذبیح خنجر قاتل ہوں کس طرح تڑپوں
ادب کی سل مرے سینے کو ہے دبائے ہوئے

جو نالے کیجے ثروت بگڑ کے کہتا ہے
مری گلی میں ہے یہ کون غل مچائے ہوئے

جگر جناب محمد افتخار علی صاحب مالک آف جگر کمپنی شاگرد امیر مینائی رح

لحد پر ہین جو وہ ہمراہ غیر آسے ہوے
ہنسے بھی دیتے ہین آنسو بھی ہین بہاے ہوے

ہوا سے جور ہین تم اس طرف ہو آسے ہوے
مرے چراغ لحد کو ذرا بچاے ہوے

نہ جاؤن مین تو یقین ہی بلانے خود آئین
اُنہین تمہارے کہان بے مجھے ستاے ہوے

وہ ہنس رہے ہین کہ روتے ہین کچھ نہین کھلتا
ہماری قبر پہ بیٹھے ہین منہ چھپاے ہوے

شب فراق ہمین نیند کس طرح آئے
وہ سوتے ہونگے کسیکو گلے لگاے ہوے

گمان ہراک کو یہ ہوگا انہین نے مارا ہے
چلو نہ ساتھ جنازے کے منہ چھپاے ہوے

ہمارے سامنے کل رات اک ہمارے دوست
کھڑے تھے کوچۂ دشمن مین منہ چھپاے ہوے

بتو تمکا خوف ہی ہمکو خدا کا ڈر بھی ہے
چھوینگے مصحف رخ ہم نہ بے نہاے ہوے

ہمارے گھر کی طرف ہی مکان دشمن کا
یہ جا رہے ہین کدہر آپ منہ چھپاے ہوے

عدو سے اسلئے جھک کر ملا نہین جاتا
ترے غرور کا ہین بوجھ ہم اٹھاے ہوے

ملے ہین وہ تو بلا مین بھی لے نہین سکتے
کہ بال انکے بگڑ جائین گے بناے ہوے

کبھی ہے پیر مغان کے قدم پہ سر اپنا
کبھی گلے سے ہین ساقی کو ہم لگاے ہوے

کیا ہی وعدہ سر شام کس نے آنیکا
چراغ دن سے جو بیٹھے ہین ہم جلاے ہوے

جو سن لیا ہی کہ تم بے نقاب آؤ گے
رقیب بھی ہین جنازے پہ پھر آسے ہوے

نگاہ یاس دم نزع کہہ گئی کچھ حال
تمام عمر تو حسرت رہے چھپاے ہوے

کبھی وہ دن تھے کہ سوتے تھے اسطرح شبکو
گلے ہم انکو وہ ہمکو گلے لگاے ہوے

ضرور قتل دو عالم ہے آج مد نظر
لئے ہو تیغ بھی سرمہ بھی ہو لگاے ہوے

غرض یہ ہی کہ کسیکو دبال دوش نہو
ہم اپنے دل کا جنازہ ہین خود اٹھاے ہوے

چلو دکہائین تمہین اُن کی دلربا صورت
جگر وہ آج ہمارے یہان ہین آسے ہوے

جلیل۔ جناب حافظ جلیل حسن صاحب

یہی غرض تھی جو زلفوں کو ہیں بڑھائے ہوئے
کہ آج سارے زمانے پہ ہیں وہ چھائے ہوئے

یہ خار و گل بھی فلک کے ہیں کیا ستائے ہوئے
خدا کے سامنے کیوں ہاتھ ہیں اٹھائے ہوئے

غریب جانکے ہمکو بہت ستاتا ہے
فلک سے کہدو کہ یہ ہیں مرے ستائے ہوئے

مٹاتے چلتے ہو کیوں نقشِ پا خدا کے لیے
ہماری خاک سے دامن ذرا اٹھائے ہوئے

شہید ناز کسیکے برنگِ گل دیکھے
لہو میں ڈوبے ہوئے دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

وہ مجھکو یاد کرینگے عدو کو سینے سے لگے
یہ نامہ بر ترے فقرے ہیں سب بنائے ہوئے

نگاہ آپکی دیکھی کہ سن لی آہ مری
فلک سے پوچھئے پہلو ہے کیوں بچائے ہوئے

وہی جنون وہی پہلی سی بیخودی پھر ہے
کسیکے ساتھ گئے پھر حواس آئے ہوئے

وہ کس امید پہ اب وصل کی دعا مانگیں
جو بدنصیب ہیں تقدیر کے آزمائے ہوئے

عجب ادا سے وہ تصویر بیٹھے کھنچوانے
نگاہ پھیرے ہوئے تیوریاں چڑھائے ہوئے

کر گئے اپنی طرح گم مجھے بھی حضرت دل
جو اپنے ساتھ لئے جاتے ہو لگائے ہوئے

ادب کا پاس ہے کس منہ سے نام لوں اسکا
وہ پوچھتا ہے کہ تم کس کے ہو ستائے ہوئے

زمانہ ہے تری چبھتی نگہ کا فریادی
ذرا سی پھانس ہے کتنوں کا دل دکھائے ہوئے

اگر مری خطِ تقدیر پر وہ غور کریں +
تو حرف سب ابھر آئیں مٹے مٹائے ہوئے

جنون کے ہاتھ سے چھوٹے نہ گل بھی اے بلبل
خراب حال رہے دھجیاں لگائے ہوئے

گری ہے برق سرِ طور آج اے موسیٰ
ہمیں زمانہ ہوا دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

مرا قرار مرا صبر انہیں نے چھینا ہے
غریب بنکے جو بیٹھے ہیں سر جھکائے ہوئے

وہ تولتے ہوئے تیغ ادا جو آتے ہیں
قضا یہ کہتی ہے مجھکو ذرا بچائے ہوئے

انہیں غرض نہیں کوئی جیے کہ مر جائے
مزے سے بیٹھے ہیں کیا دل میں گھر بنائے ہوئے

یہ جان لو کہ زمانہ ہے نکتہ چینی کا
جلیل سخن کا پہلو ذرا بچائے ہوئے

جناب حفیظ جونپوری

ازل سے جو مری آنکھوں میں تھی سمائے ہوئے
وہی ہیں عرصۂ محشر میں آج چھائے ہوئے

سر مزار وہ کہتے ہیں ہاتھ اٹھائے ہوئے
عدم میں چین ملا اے مرے ستائے ہوئے

جلو نہ گور غریباں میں سر جھکائے ہوئے
حیا سے گڑ گئے پھر خاک میں ملائے ہوئے

ادھر کلائی ادھر بل کمر ہے کھائے ہوئے
نہ بے لگان چلو تیغ تم اٹھائے ہوئے

کسی کے نقش قدم کے ہیں گل کھلائے ہوئے
یہ پھول طرفہ سر قبر ہیں چڑھائے ہوئے

عدو کا آج جنازہ ادھر سے نکلے گا
سنبھلکے بیٹھئے چلمن ذرا اٹھائے ہوئے

برا ہو دل کا یہ سنا پڑا کہیں جا کر
انہیں اٹھا دو جو آئے ہیں بے بلائے ہوئے

ہمارے بعد تو کیا تم سے ضبط غم ہو گا
ابھی سے آنکھ میں آنسو ہیں ڈبڈبائے ہوئے

فروغ داغ محبت کو تھا جوانی تک
کنول ہوائے سحر میں ہیں جھلملائے ہوئے

زمیں شق ہو کہیں آسمان ٹوٹ پڑے
پناہ مانگ رہے ہیں ترے ستائے ہوئے

یہ کیا کہا کہ محبت کا امتحان کر لو
مجھی کو دیتے ہو فقرے مرے بنائے ہوئے

بہت ہی پھر بھی نجات اتنی پی بھی لے زاہد
ترے لئے ہیں صراحی میں ہم لگائے ہوئے

جبیں کے حسن سے افشاں کی رتی چمکی ہے
دماغ کیوں نہ کریں اُنکے سر چڑھائے ہوئے

یہ کس نگاہ کی شوخی نے قہر ڈھایا ہے
ابھی سے فتنۂ محشر ہیں تلملائے ہوئے

ہوا ہر ایک نشانہ تو پر بنی دیوانہ
پھرو نہ زلف کو اب تم پری بنائے ہوئے

وہ اشک پوچھ رہے ہیں مرے سر محفل
رقیب آپ خجالت میں ہیں نہائے ہوئے

گنا اب اور کو سود و زیاں کی تو ناصح
یہاں تو بیٹھے ہیں دنیا سے ہاتھ اٹھائے ہوئے

مزار کانپ گیا رو کے جب کسی نے کہا
یہ اپنے تھے مگر افسوس اب پرائے ہوئے

سمند عمر کسیکے نہیں ہے قابو کا
گرے وہ آج جو پٹری تھی کل جمائے ہوے

خرام ناز کی شوخی کتر گئی ہے یہ گل
کہ رہگذر مین کوئی پھول ہر بچھائے ہوے

اُچھل اُچھل کے جو کہتے ہین وعظ ممبر پر
یہ میکدے مین ابھی دہوم تھے مچائے ہوے

دل و جگر بھی تو پھرتے ہین اب اُسیکا دم
خدا کی شان جو اپنے تھے وہ پرائے ہوے

بتاؤن راہ محبت مین رہنما کسکو
جناب خضر تو پھرتے ہین بوکھلائے ہوے

یہی تو وقت ہے جھککر سلام کرنے کا
عدو کے گھر سے وہ نکلے ہین منہ چھپائے ہوے

یہ آج کیا ہے جو کرتے ہو بہکی بہکی بات
یہ آج کیا ہے جو بیوقت ہو چڑھائے ہوے

فریب طرفہ ہے رکھ لینا ہاتھ چھاتی پر
جتا رہے ہین کہ ہم بھی ہین چوٹ کھائے ہوے

بسی ہے بسکہ محبت سے قبر کی مٹی
ارے یہ پھول ہین کس ہاتھ کے چڑھائے ہوے

حفیظ حشر مین عذر گناہ لازم ہے
بڑے کریم کی سرکار مین ہین آئے ہوے

خادم جناب خادم حسین صاحب تار بابو اسٹیشن بھنڈ تلمیذ جناب کوثر خیرآبادی

کسی کی نکہت زلف دوتا ہے پائے ہوے
صبا جو پھرتی ہے چارون طرف اُڑائے ہوے

وہ کمسنی سے جوانی پہ اب ہین آئے ہوے
اُڑائے پھرتا ہے جوبن پری بنائے ہوے

خوشی کے بدلے اُٹھانے پڑینگے رنج ہمین
نہ آئینگے تری محفل مین بے بلائے ہوے

اُسی کی آتی ہے خوشبو ہر ایک غنچہ مین
اُسی کے رنگ ہین ہر پھول مین سمائے ہوے

کہ آجکل کے حسینونکا اعتبار نہین
یہ پُر جفا کبھی اپنے کبھی پرائے ہوے

نگاہ غیر مین گزرا خیال بوسہ کا
تمہارے عارض رنگین ہین تمتمائے ہوے

دماغ عرش پہ کیونکر نہ ہو بچے ساقی کا
کلال خانہ مین خادم ہین آج آئے ہوے

خاطر جناب سید ظفر حسن صاحب لکھنوی تلمیذ جناب جلیل امیری

ہمین مین دلپہ کلیجے پہ زخم کہاے ہوے
کشان کشان ترے کوچہ مین ہم [illegible] آے ہوے
ہنوز لیتے نام خدا دل جو ہین لگاے ہوے
ہمین نہین ہین فقط آپ کے ستاے ہوے
وہ اسکو دیکھکے بیتاب کھنچتے جاتے ہین
ذرا سی بات پہ پھر ہمسے بگڑے بیٹھے ہین
تمہاری چال سے ہر پیر بھی منہ [illegible] چھپاے
کسیکا ذکر [illegible] رشتہ سننے والے ہون
تڑپ [illegible] گی [illegible] کی پریشان دل
نصیب [illegible] حسن کا دیدار
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ترے [illegible] کشتہ کو قرار
مین [illegible] ندامت سے گڑ گیا [illegible]
دل و جگر بھی تمہارے ہی شیفتہ نکلے
نکالین خوب شب وصل حسرتین دل کی
کہا تمہارا نہین جو دل بگڑکے بیٹھ گیا
کسی سے آنکھ لڑا [illegible] تمکو دیکھا ہے
بنا رہا ہے [illegible] جیسے جی اُن کو

ہمین کو ہین ہدف تیر وہ بناے ہوے
وہ دل ہین گیسوے پرپیچ مین پھنساے ہوے
مجاز مین ہین حقیقت کا لطف پاے ہوے
وہ کون ہے جو نہین دلپہ چوٹ کہاے ہوے
مرا ہی دل مری توقیر ہے گھٹاے ہوے
ابھی نہ دیر ہوئی تھی اُنہین مناے ہوے
قیامت آ رہی ہے گو قدم بڑہاے ہوے
کسی کی یاد ہوا اور دل ہین چوٹ کہاے ہوے
کہڑے ہین بام پہ وہ کاکلین بناے ہوے
ہین دلپہ جسکی جدائی کے داغ کہاے ہوے
ہین غصے مین گل عارض جو تمہارے ہوے
لحد مین بھی وہ زمین سر پہ ہے اٹھاے ہوے
جو آے وہ مری تربت پہ سر جھکاے ہوے
جنہین سمجھتے تھے اپنا وہی پراے ہوے
گلے سے انکو رہے رات بہر لگاے ہوے
وہ نکلے ناز سے دامن کو جب اُٹھاے ہوے
ہماری آنکھون مین آنسو ہین ڈبڈباے ہوے
لڑاتے مین کسی عاشق کا دل کہاے ہوے

فلک کے ہاتھ سے چھٹکر بھی تو نہ چین ملا
دبے ہوؤنکو زمین بھی رہی دبائے ہوئے

اشارے کرتے ہین پھر کسلئے رقیبون سے
کوئی تو راز ہے جو ہے مین چھپائے ہوئے

ہزارون گالیان دیتے ہین ہمین سر محفل
قصور یہ ہے کہ آئے ہین بے بلائے ہوئے

ترا جواب دکہا دین تجھے ہم اے خورشید
جو وہ نقاب مین صورت نہون چھپائے ہوئے

ہمارے پردہ نشین سے یہ پوچھے آ کے کوئی
جو دل لیا تو لیا منہ ہے کیون چھپائے ہوئے

برنگ زلف پریشان ہین حضرت خاطر
ضرور آپ کسی سے ہین دل لگائے ہوئے

خلیل جناب سید ابراہیم صاحب شاگرد جناب شایق لکہنوی

دعائین دے رہے ہین ہم گلے لگائے ہوئے
وہ ہمکو کوس رہے ہین نظر پھرائے ہوئے

وہ دل سے روٹھ کے بیٹھے تو ہین الگ لیکن
یہ مانتا ہے کہین انکو بے منائے ہوئے

دل اسنے اپنے پھنسا مین نہین پھنسایا
وہ بال کھولے ہین بالائے بام آئے ہوئے

جناب شیخ کا نخوت سے عرش پر ہے دماغ
جو رند پیر مغان نے انہین بنائے ہوئے

چلا تہا کوے رقیبان مین دو قدم کوئی
صدا ہزارون سے آئی ہمین بچائے ہوئے

ہوا نہ وصل تو نکلا نصیب پھر بھی خلیل
زمانہ ہو گیا کعبے مین گھر بنائے ہوئے

ذایق جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب مہتمم تحفہ بمبئی

تمہارے وصل کے ارمان مین لبین آئے ہوئے
یہ میہمان بڑی منت سے ہین بلائے ہوئے

سر مزار جو آتے ہو سر جہکائے ہوئے
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

وہ خواب ناز مین آنچل جو ہین ہٹائے ہوئے
نگاہبانی کو فتنے ہین سر اٹھائے ہوئے

یہ رفتہ رفتہ بڑھا ربط وضبط الفت مین
جو آنکھ مین تھے وہ اب دل مین ہین سمائے ہوئے

وہ میری حالت دل سنکے ناز سے بولے
کہ ایسے قصے بہت ہین سنے سنائے ہوئے

نہ آؤ تم تو ہمین موت ہی کہین آجاے
دل و جگر ہی اُنہین پرِشا ہوتے ہین
کہین نشان بھی اُس بے نشان کا ملتا ہے
پڑے نہ داغ کہین جس سے جرم ثابت ہو
یہ دل کسیکا ہے یا ہے کوئی نیا فتنہ
نہ چین آنکھ سے دن کو نہ رات کو آرام
شبِ وصال جو زلفین سنوارنے بیٹھے
ذرا جھلک ہی دکھا وے تو اے پری رخسار
نہ دیکھین غیر کی صورت نہ ہو کھٹک دل مین
سلام کا بھی جواب اُنکو یاد ہے شاید
ہزارون دل ہوے جاتے ہین نذر آنکھون کی
ہمین تو ذوق ہے اب ہر مذاق سے ذائق
وہ کوس کوس کے ناکام رہ گئے ذائق

دعا کے واسطے کب ہم ہین ہاتھ اُٹھاے ہوے
یہ اپنے ہو کے دغاباز کیون پراے ہوے
ہم اپنی ہستی مین ہین جسکے لیے مٹاے ہوے
ہمارے خون سے دامن ذرا بچاے ہوے
وہ آج بیٹھے ہین آنچل مین کچھ چھپاے ہوے
نئے جہان مین ہمکو ہین وہ لبھاے ہوے
یہ داؤپیچ کسیکے ہین تو سکھاے ہوے
کھڑے ہین دید کے خواہان جماے ہوے
نگاہ و دل مین رہین آپ ہی سماے ہوے
چلے اُدھر تو ادھر سے نظر بچاے ہوے
وہ آج سرمۂ تسخیر ہین لگاے ہوے
فراق و وصل کے سب مین مزے اُٹھاے ہوے
ہماری بات تو کچھ موت سے بچاے ہوے

رفیق جناب منشی شیخ ملک قادر صاحب تلمیذ جناب سلام

کدھر چلے ہو مری جان تیغ اُٹھاے ہوے
گمان غنچہ ہمین فتنہ ہاے حشر کا ہے
فشار قبر کا ڈر کا نہین پس مردن
ہمیشہ ڈستے ہین آ آ کے خواب مین کالے
فسانۂ دل بیتاب نے غضب ڈھایا
خدا کے واسطے کچھ دل جلون کی آہ سے ڈر

سرِ نیاز تو ہم ہین ادھر جھکاے ہوے
وہ تیرے نقش قدم کے ہین گل کھلاے ہوے
کہ سختیان شب فرقت کی ہین اُٹھاے ہوے
یہ کسکے گیسوے شبگون ہین لہو چاٹے ہوے
مثال زلف وہ بیٹھے ہین پیچ کھاے ہوے
ستا نہ ہمکو فلک ہم ہین خود ستاے ہوے

عزیز جانتے تھے جان سے زیادہ جنہین — بُرا فلک کا ہو جس سے جدا وہ ہائے ہوئے

ہوئی ہر ٹھوکر کسے خاک مین ملانے کی — حضور بیٹھے ہین کیون آج سر جھکائے ہوئے

ترے ستم پہ گردن مین قضا ن وآہ چہ خوش — یہ سب رقیبون کے طوفان مین اٹھائے ہوئے

پڑے ہو کیون صفت گرد کاروان پیچھے — چلو رفیق ذرا تم قدم اٹھائے ہوئے

رنگ۔ جناب حاجی محمد وزیر خان صاحب حیدرآبادی تلمیذ مولانا ترکی

ادھر وہ آتے مین تیغ جفا اٹھائے ہوئے — سر نیاز ادھر ہم بھی ہین جھکائے ہوئے

نہ دیا غسل عزیزو ہماری میت کو — کہ خاک کوئے صنم تن پہ ہین لگائے ہوئے

بنایا جس نے حسین آپ کو زمانے مین — اُسی کے ہاتھ کے ہم بھی تو ہین بنائے ہوئے

خدا کے واسطے اے چرخ پیر مان کہا — نہ چھیڑ ہمکو کہ ہم ہین بہت ستائے ہوئے

غبار خاطر اقدس پہ آنہ جائے کہین — ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

تمہارے ہجر کے صدمے ہین اٹھائین گے — تمہارے ناز ہی ہین بارہا اٹھائے ہوئے

جو ایک دو ہون تو اُنکا بیان کرے کوئی — خدنگ ناز ہزارون ہین دل پہ کھائے ہوئے

زمانہ آنکھون مین تاریک ہو گیا اپنی — وہ جب سے بیٹھے ہین پردے مین منہ چھپائے ہوئے

ہماری دیکھیے ہمت کہ بعد مردن بھی — پڑے ہین قبر مین سر پر زمین اٹھائے ہوئے

نظر مین کوئی سماتا نہین خدا کی قسم — وہ جب سے آنکھونمین رنگ ہین سمائے ہوئے

سرور۔ جناب حکیم سید سرور علی صاحب تلمیذ جناب قدر بلگرامی

ہین ترچھی ترچھی نگاہون کو آزمائے ہوئے — ہم اُنکی سینی چھری کے ہین زخم کھائے ہوئے

نہین ہے دل مرے پہلو مین ہمدمو دیکھو — وہ اپنے ساتھ لئے جاتے ہین لگائے ہوئے

وہ دل جلا ہون اگر اُٹھے آہ کا شعلہ
گہرون سے نکلین بشر مشعلین جلائے ہوے

کسی کے سر پہ بلا ہونیوالی ہے نازل
وہ آج نکلے ہین زلف سیہ بنائے ہوے

غضب ہے آج وہ جاتے ہین سیر گلشن کو
نہ آئینگے کبھی بے کوئی گل کہلائے ہوے

عزیزون سے نہ رکہہ امید بہتری شرور
یہ وقت وہ ہے کہ اپنے جو تھے پرائے ہوے

شرر جناب مولوی سید عبدالغفور صاحب بہاری استھانوی

وہ سوے شہر خموشان مین آج آئے ہوے
تو کہتے ہین کہ یہ گہر ہین مرے بسائے ہوے

کچھ اس ادا سے ہین آنچل الٹکے آئے ہوے
قضا بھی پہر گئی مجھ سے نظر بچائے ہوے

لحد مین کہتی ہے ہمسے یہ حسرت دیدار
وہ دیکھو قبر پہ ہین فاتحے کو آئے ہوے

لپٹ نہ جائے کہین دست آرزو کیطرح
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوے

بہلا ہو ضعف کا اُٹھنا بھی ہو گیا مشکل
کہ اُنکا سایہ دیوار سے ہے دبائے ہوے

مریض غم کو نہ غم ہوتا گر نہ آتے آپ
یہ آنا تھہرے ہے آنچل سے منہ چھپائے ہوے

اجل سے کہہ دو کہ اب تیری چل نہین سکتی
مریض غم کی عیادت کو وہ ہین آئے ہوے

خیال و خواب ہے دنیا مین اپنا رہنا بھی
قضا کے گہر مین ہین مہمان ہمتو آئے ہوے

نہ اسقدر رہین آزردہ کر تو اسے گردن
فراق یار کے صدمے ہین ہم اٹھائے ہوے

حیا کا بوجھ وہ ابھی تک نہ اُٹھہ سکا اُنسے
وہ قبر پر بھی جو آئے تو منہ چھپائے ہوے

ہماری بات بھی جن سے کبھی نہ اُٹھتی تھی
خدا کی شان جنازہ ہین وہ اُٹھائے ہوے

ہم آپ سے ہوئے باہر یہ دیکھئے قسمت
ہمارے گہر مین وہ مہمان جب تھے آئے ہوے

تلے جو بیٹھے ہو تم میرے قتل کرنے کو
تو ہاتھ مین بھی ہون خنجر سے اب اٹھائے ہوے

وہ ناتوان ہین کہ چھونکے ہماری آہونکے
ہوا پہ ہکولے جاتے ہین اُڑائے ہوے

کبھی یہ دل ہےا گر ہر گاہ مجنون کا
اب اسمین یاس و تمنا ہین گھر بنائے ہوے

لحد مین گر نہو کوئی تو اپنا سایہ ہو — چراغ اسلئے داغون کے ہین جلائے ہوئے

اُٹھے ہے جو کھینچ کے خنجر وہ قتل کو میرے — تو بولی اُنکی نزاکت سنبھلے بچائے ہوئے

شب وصال گئی ہجر کی گھڑی آئی — یہ سب ہین اپنے مقدر کے دن دکھائے ہوئے

لحد مین بھی ہے وہی یاس اور وہی امید — یہ دو رفیق ہین غربت مین ساتھ آئے ہوئے

نہ جانے کان مین باد صبا نے کیا پھونکا — چمن مین غنچے ہین کیون اپنا منہ پھلائے ہوئے

شرر کلام مین یہ درد غیر ممکن تھا — نہوتے آپ اگر دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

شرر۔ جناب مولوی اسحاق حسن صاحب مارہروی از بمبئی

جو لوگ خاک مین ہستی کو ہین ملائے ہوئے — تمہارے عشق کا کچھ لطف ہین اُٹھائے ہوئے

بہار پر ہے تمہارے جمال کا گلزار — شباب مین گل عارض مین رنگ لائے ہوئے

بگڑ گیا ہے کوئی ہمسے پیار کرنے مین — سنا رہے ہین رقیب کو گلے لگائے ہوئے

خیال اُنکی بزرگی کا کچھ رہے ساقی — جناب شیخ بھی ہین میکدے مین آئے ہوئے

چمن مین دشمن جان ہے اگر مرا صیاد — تو باغبان ہے نشیمن پہ خار رکھائے ہوئے

شراب پی ہے کہان سے ہے خمار آنکھون مین — قدم بھی آپ کے پڑتے ہین لڑکھڑائے ہوئے

یہ لیگئے دل نہین عاشق کی پھر خبر لیتے — حسین ہین سب مرے برسون کے آزمائے ہوئے

جو سُن لیا ہے کہ موسیٰ کے ساتھ مین بھی ہون — وہ ضد سے طور پہ آتے ہین منہ چھپائے ہوئے

سنا چکے تھے ہمین وصل کی تمنا مین — نشان قبر بھی جاتے ہین اب مٹائے ہوئے

گلہ ہمین تغافل کا کچھ رہے باقی — وہ دیکھنے ہم آخر ہین مسکرائے ہوئے

ترے جمال ترے حسن تیری صورت پر — وہ کون ہے جو نہین آپ کو مٹائے ہوئے

سبب نہ پوچھئے ہمسے ہماری وحشت کا — ہم ایک زلف پریشان کے ہین ستائے ہوئے

سنبھالی تیغ تو ہے تم نے خون ناحق پر — خدا کے واسطے دامن ذرا بچائے ہوئے
ضرور حشر میں دل پر قیامت آجا لی — ہوئی یہ خیر کہ تم آئے منہ چھپائے ہوئے
ہمارے دل کی لگی دیکھئے بجھے کیونکر — شرر ہیں آتش فرقت کے ہیں جلائے ہوئے

شرف جناب مولوی حافظ محمد ابوالشرف صاحب مجددی مقیم مدینہ منورہ

ضرور حضرت واعظ تھے شکوہ آئے ہوئے — وہ میکدہ ہے سے چلا کوئی منہ چھپائے ہوئے
یہ کیا بتائیں کہ ہم کیسے ہیں ستائے ہوئے — تمہاری تیغ نگہ کے ہیں چوٹ کھائے ہوئے
گئے تھے غیر کے گھر کل جو منہ چھپائے ہوئے — ملے وہ آج ندامت سے سر جھکائے ہوئے
یونہیں تڑپتے ہیں بے دیکھے چاہنے والے — نہ آ خدا کے لئے یوں نقاب اٹھائے ہوئے
خدا کرے نہ ہو گردن سے تیغ اٹھی جدا — کہ انہیں حشر میں بھی ہم گلے لگائے ہوئے
ہوائے شوق کے جھونکے اب آئے کام مرے — کہ لیجئے مجھے تیری طرف اڑائے ہوئے
ہمیں تو جلوۂ دیدار سے نہ رکھ محروم — وطن کو چھوڑ کے در پہ ترے ہیں آئے ہوئے
ابھارتا ہے یہ کہہ کہ انکو جوش شباب — سمند ناز کو اد شہسوار اڑائے ہوئے
ہمیں درازی روز نشور کا کیا ڈر — کہ طول ہجر کی ہیں سختیاں اٹھائے ہوئے
نظر سے شکل اگر چھپ گئی تو کیا غم ہے — ازل سے دل پہ ہیں نقشہ ترا جمائے ہوئے
فلک ہمیں سے ہیں ساری رکاوٹیں تیری — ہمیں ستا نہ بہت ہم ہیں خود ستائے ہوئے
خزاں نہیں بھی تو نہ چھوڑا گلوں کو بلبل نے — چلی چمن سے ہزاروں ہی داغ اٹھائے ہوئے
نکلنے کا مرے دل سے وہ نام لیں کیونکر — کہ تیر سے تیر تو بیٹھے ہیں گھر بنائے ہوئے
تڑپ رہا ہوں میں اسیر کہ دل نہو میرا — وہ آج آئے ہیں مٹھی میں کچھ دبائے ہوئے
نہو کچھ اور یہی ہے مرے لئے کافی — چلو نہیں حشر میں دامن ترا اٹھائے ہوئے

نہکا نہ ہاتہ کو قاتل وہ سخت جان ہون مین
کہ تیری تیغ بہی ہے بوسے دم چرائے ہوے

نئے کرشمے دکہاتی ہے آرزو تیری
کہ ڈہونڈتے ہین وہی تجکو مین جو بہلے ہوے

بتون سے اور امید وفا شرف توبہ
زمانہ دیکہو کہ اپنے بہی سب پرائے ہوے

شوق - جناب محمد مراد علی صاحب تلمیذ جناب اسیر

شب فراق کے نالے غضب مین لائے ہوے
زمین کو لرزہ ہے چکر مین چرخ آئے ہوے

قدم رکہین گے نہ کوے بتان سے ہم باہر
قسم بہشت مین جانیکی ہم ہین کہائے ہوے

عدو وصال مین پیدا ہوے ہین مرغ سحر
یہ شام ہی سے مرے ہوش ہین اڑائے ہوے

ز سیر خلد سے خوش ہوگا اپنا دل رضوان
ہوا ہین کوچہ جانان کی ہم ہین کہائے ہوے

بہر چلے زخم جگر کب بغیر مرہم وصل
ہین تیغ عشق حسینان کے زخم کہائے ہوے

دکہاتے ہین وہ ہمین اپنی خشمگین انکہین
غزال شیر صفت ہین غضب مین آئے ہوے

پکڑ لیے بڑہ کے تو اے دست شوق دامن کو
وہ پہر فاتحہ تربت پہ اب ہین آئے ہوے

ہے یہ بہی عشق جنون زا کی تازہ نیرنگی
کہ گل ہین خون مین بلبل کے سب نہائے ہوے

وہ ماجراے دل زار سنکے کہنے لگے
یہ سارے قصے ہین اپنے سنے سنائے ہوے

ہوئی یہ تازہ بلا سر پہ وصل مین نازل
شب وصال بہی تیوری ہین وہ چڑہائے ہوے

قیامت اک دم رفتار ہو گئی برپا
چلے جو ناز سے دامن کو وہ اٹہائے ہوے

رہین گے دامن عصمت مین داغ کیصورت
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوے

اٹہانا ہاتہ نہ اے دل بتون کی الفت سے
طریق عشق مین چلنا قدم بڑہائے ہوے

عدو سے ہوتے ہین خلوتین مشورے باہم
ہماری قتل کا بیڑا ہین وہ اٹہائے ہوے

بیان لو شوق مین مشتاق ہم شب وعدہ
وہ مہندی پانوئین بیٹہے ہین ان لگائے ہوے

شیفتہ - جناب مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب کنتوری

نظر بچاے ہوئے یاتون کو بڑہاے ہوئے
وہ مجکو دیکھکے جاتے ہین منہ چھپاے ہوئے

بہار آئی ہی صوفی ہین رنگ لاے ہوئے
گلابی رنگ مین عمامے ہین رنگاے ہوئے

جو آرہے ہین ڈوپٹے سے منہ چھپاے ہوئے
نظر مین عاشق شیدا کی ہین سماے ہوئے

ہٹا ہی کون یہ رخسے نقاب اٹہاے ہوئے
دل و جگر مرے دونون ہین تلملاے ہوئے

کسی طرف وہ خجالت سے کیا اٹہا مین آنکھ
تری نظر سے مین اے شوخ جو گراے ہوئے

پڑا ہی آکے وہ تیر نگاہ دل پہ [illegible]
رہا مین دیکھ بہت روز تک بچاے ہوئے

جدا کیا سر عشاق پہلے غصے مین
وہ اب کہڑے ہین ندامت سے سر جھکاے ہوئے

نہ رعب حسن کی دیوانون پہ ہوئی تاثیر
سہے نگاہ رخ یار سے لڑاے ہوئے

پڑی جو انکے نہ پیچھے لگی ہی قیامت تک
ہماری خاک سے دامن ذرا بچاے ہوئے

جو قصد کرکے گئے تھے کہ پہونچین گے تا بزم
تری گلی سے وہ آتے ہین گل کہلاے ہوئے

فراق مہروشان مین فلک جلا یگا کیا
کہ ہم ہین آتش الفت سے دل جلاے ہوئے

وہ ایکروز بھی گھر سے نہین نکلتے ہین
ہزارون راہ مین ہین چشم و دل بچھاے ہوئے

دبینگے ایکدن آخر زمین کے نیچے
ہمیشہ سر پہ ہین آسمان اٹہاے ہوئے

سمند عمر دو دن پر اگر ہے رخ سوار
چلے سوے عدم آباد باگ اٹہاے ہوئے

کسی بلا مین پھنسا یگا ان کا یہ انداز
کہڑے ہین بانکو کہو سکے جو نہاے ہوئے

دنیا مین جھوٹ مین پیدا نہین نکاوٹ مین
بتان شوخ ہین سب میرے آزماے ہوئے

یہ کیا وتیرہ ہی کچھ حد ہے بدمزاجی کی
بہت دنون سے ہو تم ناک پہ چین چڑہاے ہوئے

جو دل لیا ہی ہمارا کسیکی چوری کیا
نہ اپنے جوڑے مین لیجا ئیے چراے ہوئے

جگہہ دو بزم مین اے نوجوان معشوقو
ہم اپنے ہین فلک پیر کے ستاے ہوئے

نال عشق دل زار در سے پیسے کیا ہو
اسی خیال مین بیٹھے ہین سر جھکاے ہوئے

ہماری خاک لحد کو تلاش ہے اُسکی
ہوا سے شوق نے پھرتی ہی اُڑائے ہوئے

ہمیشہ اُنکا چراغِ مراد روشن ہے
جو شمع رخ سے کسی کے ہین لو لگائے ہوئے

بھرے ہو پیرِ کرو عشق نوجوانون کا
نہ بیٹھو شیفتہ شمعِ مکان بجھائے ہوئے

صفدر۔ جناب صفدر علی صاحب مرزاپوری تلمیذ جناب جلیل

فلک سے لاتی ہے فکرِ رسا اُڑائے ہوئے
زمین پہ آتے ہین مضمون پر لگائے ہوئے

وہ آرہے ہین تصور مین بے بلائے ہوئے
کدھر گئے مرے ہوش و حواس لُٹے ہوئے

نگاہِ ناز تری دل مین ہین چھپائے ہوئے
ہم اک چھری بھی کلیجے سے ہین لگائے ہوئے

تری گلی سے چلے شکل کیا بنائے ہوئے
جگر پہ تیرِ ستم دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

انہین کا ہے مجھے شکوہ انہین سے ہے فریاد
یہی جو سامنے بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے

ہمارا دل تھا کہ یا رب کلی گلاب کی تھی
مسل رہے تھے وہ چٹکی مین کچھ دبائے ہوئے

جگا دیا ہمین کس نے کہ سو گئی تقدیر
ابھی تھے خواب مین اُنکو گلے لگائے ہوئے

عدم مین بھی کوئی معشوق پردہ دار ہے کیا
جو لوگ جاتے ہین دنیا سے منہ چھپائے ہوئے

چلی ہے لیکے مجھے بیخودی خدا کی قسم
جو بزمِ یار مین جاتا ہون بے بلائے ہوئے

سبق دیا ہے ہمین پستیِ حباب نے یہ
چلے جہان مین کوئی نہ سر اُٹھائے ہوئے

لپٹ نہ جائے کہین اُٹھکے دیکھ ای ظالم
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

جھکی ہوئی ہین نگاہین غبار دامن پر
یہ کسکو خاک مین آتے ہو تم ملائے ہوئے

کسی کی ہائے یہ ضد بار بار محفل مین
نہین ہم آج نہ چھوڑینگے بے پلائے ہوئے

ستا رہے ہین نکیرین مجھکو مرقد مین
یہ کہہ دے کوئی کہ سہمے ہین یہ ستائے ہوئے

ہمین ہے کیا غمِ تاریکیِ لحد صفدر
شبِ فراق کے صدمے ہین ہم اُٹھائے ہوئے

صمد۔ جناب عبدالصمد خان صاحب متوطن مدراس

نظارہ بازی کا ایسے مین لطف ہی کیا ہے
خدا کیواسطے چلمن ذرا ہٹائے ہوئے

خدا کی شان نظر آئی ہو گیا ششدر
جب آیا گہر مین بتِ شوخ بے بلائے ہوئے

چلا و تیغِ ادا دستِ ناز سے اکبار
ہزارون در پہ مین مشتاق سر جہکائے ہوئے

جمال حور و جنان خواب مین بہی دیکہا ہے
سُنا نہ قصے تو واعظ سنائے ہوئے

ہزارون بزم مین بیٹھے ہوئے تھے اُنکی مگر
بڑہے وہ میری طرف آستین چڑہائے ہوئے

نہین یہ رنگ حنا کا ہے اُنکے ہاتہون پر
شہیدِ ناز کا بیٹھے ہین خون لگائے ہوئے

سُنا یا قصۂ فرقت تو بولے جہنجلا کر
یہ سب ڈہکوسلے ہین آپکے بنائے ہوئے

تمام ماجرا اپنا تم اُنسے کہدو صمد
کہ اب تو تمکو مکان مین ہین وہ بلائے ہوئے

عاشق ۔ جناب منشی مہادیو پرشاد صاحب الہ آبادی از باندرہ صوبہ بمبئی

جلائے چرخ ستمگر کے ہین ستائے ہوئے
فراقِ یار مین پہرتے ہین پیچ کہائے ہوئے

شبِ وصال بہی اُنکے حجاب نے مارا
وہ آئے بہی جو بغل مین تو سر جہکائے ہوئے

جواب میرے سوالون کا کب درست ملا
کہ نامہ بر بہی جو آئے ترے سکہائے ہوئے

تم اپنے آنکی حسرت تو دیکہنے جاؤ
کہڑا ہے راہ مین آنکہین کوئی بچہائے ہوئے

جو قبر پر کبہی آنا تو اِس طرح آنا
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

نگہ نے تیر لگایا ہے تیغ ابرو نے
ہین اپنے قلب و جگر دونون زخم کہائے ہوئے

مریضِ عشق کا اے چارہ گر علاج نکر
وہ اپنی زیست سے بیٹہا ہے ہاتہ اُٹہائے ہوئے

اُٹہا نہ بزم سے ہمکو رقیب کی خاطر
کہ ہم بہی آئے تھے ظالم ترے بلائے ہوئے

گلا نہ تجہسے نہ شکوہ فلک سے ہے ہمکو
ہم اپنے دل کی بدولت ہین رنج اُٹہائے ہوئے

گران ہو دوش پہ سر کاٹ لو تو احسان ہے
تمہارے قدمون پہ عاشق ہے سر جہکائے ہوئے

غریق ۔ جناب حافظ محمد نبی بخش صاحب تلمیذ جناب بیخود دہلوی از سیتاپور

چلے ہین گہر سے اگر تیغ وہ اُٹھائے ہوئے
بہت ہی بیٹھے ہین عشاق سر جھکائے ہوئے

جنازہ دیکھکے میرا وہ نازنین بولے
چلے ہو میری طرح تم بھی منہ چھپائے ہوئے

فشار گور نہ دے ہمکو اس قدر ایذا
کسیکے ظلم سے ہم خود ہی ہین ستائے ہوئے

لپٹ نہ جائے کہین اُڑکے آرزو بنکر
ہماری خاک سے دامن ذرا بچائے ہوئے

نہ حال ظلم کا کچھ پوچھیے داور محشر
چلے ہین روز قیامت وہ سر جھکائے ہوئے

وہ آج یون مرا دل پائمال کرتا ہے
جسے مین اپنے کلیجے سے تہا لگائے ہوئے

نہ ہو گی کچھ اُنہین معلوم گور کی تنگی
تہ[illegible] ہجر کے صدمے ہین جو اُٹھائے ہوئے

نہین پھیر تیغ ادا سے نہ منہ کبھی موڑا
[illegible] بیٹھ رہے جانکو چرائے ہوئے

نہ ہاں دو چار کرو اسے بتو خدا کے لئے
کسی کے ہم بھی تو ہین آخرش بنائے ہوئے

یہ آج کس شہ خوبان کی آمد آمد ہے
کھڑے ہین لوگ جو ہر سو صفین جمائے ہوئے

نگاہ لطف سے وہ دیکھتا نہین کیونکر
غزل [illegible] سے تھے تم آپ ہی بنائے ہوئے

فائق ابوالصفا جناب سید محمد عثمان حسینی صاحب قادری

غضب ہے آج یہ صورت مین وہ بنائے ہوئے
کہ تیغ ہاتھ مین ہے آستین چڑھائے ہوئے

بکھر نہ جائے کہین ورنہ ہو گئے وہ بہم
صبا خدا کے لئے زلف کو بچائے ہوئے

مراد دل کی جو تھی آج ہو گئی پوری
گلے سے خنجر قاتل کو ہین لگائے ہوئے

یہ کون کھلکے گیا ہائے میری میت پر
جنہین ہم اپنا سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

دکھا کے شکل وہ کیون چھپ گئے خدا کی پناہ
اُڑے ہوئے نظر آتے ہین [illegible] ہوئے

چلا جو کوچۂ قاتل مین لیکے ہاتھ مین سر
پکارا شوق کہ ہان ہان قدم بڑھائے ہوئے

جگر مین درد ہے دل مین تپش تو لب پر آہ
فراق یار مین ہم بھی ہین رنگ لائے ہوئے

ضوابطِ محبوب الکلام

دفعہ ۱ - یہ گلدستہ ہر ماہ ہلالی کی چھٹی تاریخ کو شائع ہوتا ہے - اسکے تمام حقوق عالیجناب وزارت پناہ نے مہتمم گلدستہ کو عطا فرمائے ہین اور مہتمم نے اپنی طرف سے یہ قیمت قرار دی ہے عام قیمت سالانہ پیشگی مع محصول دو روپیہ (معاف) عمائد و عہدہ داران عالیمرتبہ سے پانچ روپیہ (دس) امرائے عظام و روسائے عالی مقام اپنی شان کے موافق جو لطف فرمائین -

دفعہ ۲ - کلام کا انتخاب کمیٹی کے متعلق ہے انتخاب مین شعر و شاعر دونون کے رتبہ پر نظر ہوگی یعنی اساتذہ کے جیسے شعر چھوڑے جائینگے مبتدیون کے ویسے شعر لیے جائینگے کسی صاحب کو انتخاب پر اعتراض کا حق نہوگا

دفعہ ۳ - طرح کے علاوہ کلام بشرط پسند و گنجایش طبع ہوگا -

دفعہ ۴ - اشتہارات کی چھپائی بذریعہ تحریر ہوسکتی ہے -

دفعہ ۵ - خط و کتابت اس پتے سے ہونی چاہیے -

(محبوب پریس علاقہ پینگاری بنام مہتمم محبوب الکلام و دبدبۂ آصفی)

اعلان

محبوب الکلام اور دبدبۂ آصفی کی سالانہ جلدین تیار ہین - چونکہ ان رسائل کا جدید اہتمام محرم ۱۳۲۲ھ سے ہوا تھا لہذا ربیع الاول ۱۳۲۳ھ تک پندرہ پندرہ پرچون کی جلدین بند ہوائی گئی ہین قیمت محبوب الکلام مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ - قیمت دبدبۂ مجلد تین روپیے سے محصول ذمۂ خریدار -

مہتمم

الله
العظمت
کلام الملوک ملوک الکلام یعنی غزل
اعلیٰ حضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا حشم
نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خورشید عطا
تاج مہر سپہر اقبال زیبندۂ تخت اجلال حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار
مظفر الممالک فتح جنگ ہز ہائنس نواب میر محبوب علیخان بہادر
نظام الملک آصفجاہ آصف سلطان دکن خلد اللہ ملکہ
عاشق ترا جو تارکِ دیر و حرم ہوا
دوزخ کو آگ لگ گئی جنت کو غم ہوا

روز فراق کا تو گذرنا اَلَم ہوا
یہ دن وہ دن نہین جو بڑہا اور کم ہوا

سنتا ہون غیر پر وہ لطف و کرم ہوا
یہ کیا غضب کی بات ہوئی کیا ستم ہوا

وہ نقش پائے غیر مٹاتے ہوئے چلے
نقشِ قدم یہ اور بھی نقشِ قدم ہوا

صورت وہی رہی جو تصور مین جمگئی
ہر سنگ راہ بتکدہ و جب کا صنم ہوا

تو بے نیاز منت کب عذر ہو سکے
اے بے نیاز سر تسلیم خم ہوا

فکر رقیب ہی مین گرفتار تم رہے
مین مرگیا تو کچھ بھی مرا اسکو غم ہوا

دیکھا جو اُسنے نیم نگہ سے زراہ لطف
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

وعدہ کیا اشارہ سے وصلت کا غیر سے
اُسکا وہان اشارہ سراپا قلم ہوا

مرنے کا میرے غم نہین اُنکو یہ رنج ہے
کیون ناتوان پہ صرف تمام استم ہوا

احسان ضعف کا ہی گھٹا اضطرابِ شوق
طاقت جو کم ہوئی تو تڑپنا بھی کم ہوا

وعدہ پر آئے وہ تو شبِ وصل کیا کرون
ہوتے ہی شام صبح جدائی کا غم ہوا

بہرتی ہی ہجر یار مین فوجِ سرشک کی
مژگانِ اشکبار کا جاری قلم ہوا

عشاق کی گذرتی ہی مر مر کے زندگی
اُنکے لئے تو ایک وجود و عدم ہوا

ایسا گمان تجھ پہ نہ تھا اے دغا شعار — دھوکا بڑا مجھے ترے سر کی قسم ہوا

کیا اور اس سے بڑھ کے کہوں کیا ہوا مجھے — صدمہ ہوا فراق ہوا رنج و غم ہوا

فریاد بے سبب تو نہیں داد خواہ کی — تو نے ستم کیا تو کسی پر ستم ہوا

ہے میرے دل پہ داغ محبت بنام دوست — کیا مٹ سکے جو صورت نقش درم ہوا

کیسا رقیب کون عدو کس کی چل سکے — جب اتفاق میرے تمہارے بہم ہوا

کرتے ہو وعدہ وصل کا دیکھو تو آئینہ — چہرہ کا رنگ اور ہی وقت قسم ہوا

دنیا کی سیر اور ہے عیش و نشاط اور — جام جہان نما نہ کبھی جام جم ہوا

دل تھا کہ دلربا تھا کچھ اسکی خبر نہیں — رخصت مری بغل سے کوئی صبحدم ہوا

ہنسے چھپا کے وصل کا وعدہ عدو سے ہو — کیا قہر ہو گیا یہ ستم پر ستم ہوا

سوچو تو مجھ پہ عشق میں کیا کیا گذر گئے — غم مجکو رنج مجکو الم مجکو کم ہوا

خط انکے ہاتھ سے ہوا تحریر غیر کو — سرنامہ پر خطاب ہمارا رقم ہوا

تمنے دیا جو غیر کی محفل میں مجکو جام — وہ بھی تمہارے سر کی قسم مجکو سم ہوا

آصف کے دم قدم سے یہ نشو و نما ہے سب — ایسا جہان میں مرد خدا کوئی کم ہوا

احمد۔ جناب سید احمد صاحب

رویا مین پھوٹ پھوٹ کے جب درد کم ہوا
سینے مین آبلہ کوئی ٹوٹا تو غم ہوا

رہ رہ کے دلمین درد رہا بڑھ کے کم ہوا
رک رک کے تیری یاد کا آنا ستم ہوا

باقی رہا نہ ساتھ کسی غمگسار کا +
غمخوار بیکسی مین فقط ایک دم ہوا

صیاد ذبح کرکے مجھے مل رہا ہی ہاتھ
چھوٹا مین رنج سے وہ گرفتار غم ہوا

آتے تھے وہ براے عیادت کبھی کبھی
اچھا جو اے طبیب ہوا مین ستم ہوا

اشک آنکھ سے جو میری گرا مین تڑپ گیا
نور نظر کے خاک مین ملنے کا غم ہوا

وہ رند ہون کہ بزم مین تعظیم کو مری
خم جھک گیا پیالہ اٹھا شیشہ خم ہوا

بخشا گیا جو حشر مین مجھسا گنہگار
اے ذوالجلال صرف یہ تیرا کرم ہوا

وہ ظرف ہی مرا کہ لنڈھا تا ہون خم کے خم
حیرت ہی مست ایک پیالہ مین جم ہوا

دلمین ہے پوچھون خاک سر پر غرور سے
کیا وہ دماغ و نخوت و جاہ و حشم ہوا

آنسو اگر بہے تو بڑھ گیا درد دل
نالہ ہوا بلند تو نخل الم ہوا

حیران رہا مین صورت تصویر عمر بھر
شادی مجھے خوشی کی نہ غم کا الم ہوا

اختر۔ جناب محمد عبد الغفور صاحب اہلکار معتمدی

جسدن سے عشق زلف سیاہ صنم ہوا
جینا وبال جان مجھے حق کی قسم ہوا

سچ ہی جہا مین دوست کسیکا نہین کوئی
جان ہجر مین نکل گئی دلکو نہ غم ہوا

شہرہ ہوا کمال مین اسکا مثال بدر
جو ماہ نو کیطرح تواضع سے خم ہوا

قاتل ہمارے قتل مین تاخیر اب نہ کر
شمشیر سید ہی ہو سر تسلیم خم ہوا

بدلا کئے ہین کروٹین مثل کباب سیخ
لیکن یہ سوز دل کسی پہلو نہ کم ہوا

آرام گور مین بھی نہین ہجر یار سے
مین مٹ گیا۔ یہ دل کا تڑپنا نہ کم ہوا

تصویر اپنی دیکھکے خود محو ہو گئے
آئینہ دیکھنا بھی تمہارا ستم ہوا

سبزہ کی ہی نمو گل عارض کے آس پاس
چہرہ کسی کا رو کش باغ ارم ہوا

لب سے لگاتے ہی نظر آئی جہانکی سیر
جام سفال میکدہ بھی جام جم ہوا

رہتا ہے میرے دل میں وہ بت جلوہ گر مدام ۔۔۔ اللہ کا مکان بھی بیت الصنم ہوا

ارمان جناب سید محمد حسن صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

جیسے کہ عشق تیرا مجھے اے صنم ہوا ۔۔۔ اللہ جانتا ہے کہ کیا کیا ستم ہوا

میں صدقے لاغری کے ہوا دلکو کچھ قرار ۔۔۔ جب ضعف بڑھ گیا تو تڑپنا بھی کم ہوا

حاصل ہوا جو وصل ترا انکو خواب میں ۔۔۔ کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

پہلو کو چیر کر دل مضطر نکل پڑا ۔۔۔ رخصت جو مجھ سے یار مرا صبحدم ہوا

دونوں کی شان ایک ہے زاہد نہو جو کفر ۔۔۔ تیرا خدا ہوا کہ ہمارا صنم ہوا

دل میں ہمارے یاد بتوں کی ہے رات دن ۔۔۔ پروردگار کعبہ بھی بیت الصنم ہوا

مشہور تھا جو عاشق جانباز آپ کا ۔۔۔ وہ نامراد راہی ملک عدم ہوا

بگڑے سوال وصل پہ کیوں آپ اسقدر ۔۔۔ یہ بات کونسی تھی جو اتنا ستم ہوا

میری لحد پہ کہتا ہے آکر وہ بیوفا ۔۔۔ ارمان ابتو عشق کا آزار کم ہوا

اشک جناب سید قطب اللہ صاحب تلمیذ حضرت داغ

کچھ میرے دل میں درد محبت جو کم ہوا ۔۔۔ دل نے وہیں دہائی دی یہ کیا ستم ہوا

گھبراؤں کیوں نہ میں کہ ابھی شب فراق ۔۔۔ جو کچھ ہوا نزول بلا ایک دم ہوا

اک تم کہ موردِ کرم و لطف جمع ہو ۔۔۔ اک میں کہ مبتلائے جفا و ستم ہوا

روز فراق مجھ میں عدو میں یہ فرق ہے ۔۔۔ جینا مجھے محال اسے مرنا قسم ہوا

ہے گرچہ مثل برق طپاں پھر دلکا حال ۔۔۔ کہتے ہیں وہ یہی ابھی بیتاب کم ہوا

مایوس ہو نہ اشک خدا کے کرم سے ۔۔۔ ابتک جہاں میں تجھ پہ خدا کا کرم ہوا

اطہر جناب اعظم اللہ حسینی صاحب جاگیردار

آیا نہ تھا عدم سے کہ حکم عدم ہوا ۔۔۔ جینے کی کچھ خوشی تھی نہ مرنے کا غم ہوا

کیوں آج میری نعش پہ تو چشم نم ہوا ۔۔۔ کچھ جور ہے مجھے کہ مرنیکا غم ہوا

انکا جو رات خواب میں مجھ پر کرم ہوا ۔۔۔ کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

چشم و دل و جگر ہوے سنسنی بیخودی
تاب و توان و ہوش فدائے ستم ہوا

بیٹھے ملائے سینہ مین رکنے لگی ہے سانس
ہوجہ مجھسے آج خفا وہ صنم ہوا

ہو لیسے آنکلتے تھے وہ اس طرف کبھی
مانگی دعائے وصل تو وہ بھی قسم ہوا

دیکھا جو اسنے غیر کو دم ہی نکل گیا
جو اسپہ تھا کرم وہ مرے حق مین سم ہوا

اطہر تمام رات تڑپتا رہا مگر
حال شب فراق نہ کچھ بھی رقم ہوا

اکبر، جناب محمد افضل حسین خانصاحب تلمیذ حضرت خستہ

خاقان ہوا نہ کئے نہ سکندر نہ جم ہوا
آصف کیطرح کوئی نہ صاحب کرم ہوا

ہوے ہین قتل کرکے ہر اک سے مین الگ
یہ کسکا سر زمین پہ پڑا ہے قلم ہوا

کیا چرخ نے ہمین کو کیا سب مین انتخاب
نازل جو آسمان سے ستم پر ستم ہوا

اخگر، جناب کریم بیگ صاحب شاگرد حضرت فاخر

مجھسے بگڑکے غیر کا جب وہ صنم ہوا
بے انتہا مرے دل غمگین کو غم ہوا

کب آتش حسد سے مرا دل نہین جلا
کب پیار آپکا مرے دشمن پہ کم ہوا

تیغ نگاہ ناز سے سر کر دیا جدا
قاتل کا آج حال پہ میرے کرم ہوا

مانی نہ ایک بات ستمگر نے صبح تک
ہے ہے شب وصال مین کیسا ستم ہوا

افضل، جناب مرزا محمد افضل حسین بیگ صاحب

دل ساتھ لے چلا یا جو نظر سے نظر ملی
ترچھی نظر سے دیکھنا انکا ستم ہوا

پھر کیون نہ میرے دلکی مرادین بر آگئی
گر انکا میرے حال پہ لطف و کرم ہوا

اُس حور وش نے بزم مین اپنی کیا جو یاد
مین زندگی مین داخل باغ ارم ہوا

سینہ سے نامہ یار کا ہمنے لگا لیا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ہونے لپٹ کے وصل مین مستی شب وصال
اب تو وہ دل ہی خوش جسے رنج والم ہوا

اُسنے جو ہاتھ سینۂ افضل پہ رکھدیا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

نواب سید جعفر علیخان صاحب شاگرد حضرت محفوظ

مجکو تو دکھے جانیکا کچھ بھی نہ غم ہوا
جانے سے اسکے کچھ مرا آزار کم ہوا

تم آئے جب مکان مین نابود غم ہوا
مسعود میری جان تمہارا قدم ہوا

اے دل وہ تیرے دیکھنے سے ہوگئے خفا
بیٹھے بٹھائے وصل مین یہ کیا ستم ہوا

یہ کہکے رو رہے ہین کہ کسکو ستائینگے
عاشق تو اپنا راہی ملک عدم ہوا

مشکل مین یاد آگیا نام علی مجھے
سب عیش ہوگیا مجھے جتنا کہ غم ہوا

ہمکو نہ دی زمین نے تکلیف حشر تک
اک تار بھی ہمارے کفن کا نہ کم ہوا

احقر جناب محمد علیم الدین صاحب شاگرد حضرت محفوظ

میری خطا تھی بھیجا تھا خط مین نے آپکو
کیون نامہ بر کا سر مرے پیارے قلم ہوا

تھا یار گو بغل مین مگر ہم تھے نیند مین
خواب شب وصال بھی خواب عدم ہوا

ٹھکراتے ہین مزار کو ہین ساتھ غیر کے
بعد فنا بھی ہم پہ ستم پر ستم ہوا

مجھسے بگڑ کے رہتے ہین وہ ساتھ غیر کے
پہلے ہی ہجر کا تھا الم یہ بھی غم ہوا

احقر عذاب قبر کا کیون خوف ہم کرین
جب دستگیر اپنا شفیع امم ہوا

اثر جناب مولوی سید صلاح الدین صاحب شطاری

خنجر تمہارے ابرو کا جسدم علم ہوا
سر اضطراب شوق مین از خود قلم ہوا

دل جب سے مبتلا ہوا گیسوی یار مین
کمبخت کو سکون نہ کبھی ایکدم ہوا

کعبہ سے مجکو کام نہ کچھ دیر سے غرض
اپنے لئے تو کوچۂ جانان حرم ہوا

صیاد نے قفس مین بھی کھولے نہ پر مرے
اس بیکسی پہ آہ یہ طرفہ ستم ہوا

قاصد گیا ہے لیکے اگرچہ پیام وصل
ابتک مگر اُدہر سے نہ لاؤ نعم ہوا

تھوڑے سے التفات سے اُس شوخ کی اثر
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ارشاد جناب محمد قاسم علیخانصاحب تلمیذ حضرت ساقی

جب سوز عشق شمع سخن کچھ رقم ہوا
کاغذ مین آگ لگ گئی مشعل قلم ہوا

انداز حسن یار جب اے گل رقم ہوا
کاغذ چمن چمن ہوا بلبل قلم ہوا

لطف خدا سے ہو گئیں آسان مشکلیں جس پر جناب غوث کا فضل و کرم ہوا

خوش قسمتی سے ملک کی امیر بے نیاز پیدا دکن میں آصف دارا حشم ہوا

شمشیر نازجب ہوئی باہر میان سے فرق نیاز شوق شہادت میں خم ہوا

ہمکو بھی نازہو کہ ہوا افتخار ہے میں تو غلام بے زر و دام و درم ہوا

انکو غرور ناز ہمیں دعوی نیاز وان ظلم کم ہوا نہ یہان شوق کم ہوا

شاید پڑہائی بھی ہے انکو رقیب نے جو ربط و اتحاد بہم تھا وہ کم ہوا

حاصل ہوئی حلاوت لب جن کنا جب کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ارشاد فیض شاد بہر دریای موجزن سیراب کردیا اُسنے بسیر کرم ہوا

بیدل جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب تلمیذ حضرت غالب مرحوم

افسانہ شد آمد ہستی ستم ہوا اُترا گلے سے آب حیات و دُم ہوا

رونے سے کیا فائدہ کیا چشم نم ہوا کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

سر بھی پھیلتا ہے عارض پہ یار کے آنکھوں میں رہنے سے بھی نہ کچھ شوق کم ہوا

ہستی کا انقلاب عجب فتنہ خیز ہے جو تھا نوید عیش وہی پیک غم ہوا

کیا کیا اُٹھا میں مجھپہ زمانے نے آفتیں کیا کیا نہ روزگار کا مجھپر ستم ہوا

انگلی اُٹھا کے کہتا ہے خامہ کہ دیکھلو آئی دوئی زبان میں اور سر قلم ہوا

اُٹھا نہ درمیان سے خلوت میں بھی حجاب آنکھوں کے پردے رہگئے کیسا ستم ہوا

اُٹھا بسان درد تو بیتاب کر گیا بیٹھا تو دلمیں تیغ تمنا کا خم ہوا

سایہ نے بدگمان کیا اُس مہروش کو یوں وہ سر پہ آگیا تو یہ زیر قدم ہوا

تلوار کو گلے سے گلو نے لگا لیا سمجھا کسیکا ہاتھ یہ گردن میں خم ہوا

مرنا نہیں ہے سہل کوئی ہم سے سیکھلے جب تیغ سر ہوئی سر تسلیم خم ہوا

دلمیں وہی ہے جسنے کیا دلکو پاش پاش کعبہ میں پہلے تیغ چلی پھر حرم ہوا

مژگان کی آڑ میں وہ نگہہ کام کر گئی مارا کسی نے تیر کسی پر بھرم ہوا

کرتے ہیں مجھپہ وہ دم خنجر کا امتحان جادہ رہ وفا کا بھی قسمت کا خم ہوا

ہستی کی بازگشت نے دل ہی بٹھا دیا مرنیکی پڑگئی ہمیں جینا ستم ہوا

رفتارِ شعر توسنِ خامہ گیا تہا بہول
پہر شاد کے طفیل سے پیدا قدم ہوا

کیونکر نہ نکلے ہر بنِ مو سے ثنائے شاد
بیدل شناہی مورِد لطف و کرم ہوا

بشیر جناب ابو النصر احمد علی صاحب تلمیذ حضرتِ فکر لکھنوی

برگشتہ جبکہ مجھسے وہ میرا صنم ہوا
جینے سے دل خفا ہوا کچہ ایسا غم ہوا

جانے لگا جو وصل مین اُٹھکر وہ سرو ناز
پہلو مین دل پھڑک گیا ایسا الم ہوا

ہر تارِ زلف بنگیا پاؤنکی بیڑیان
طوقِ گلو ہر اک ترے گیسو کا خم ہوا

جو حسرتین نہ نکلی تہین وہ بیٹہے لگین
جسد مر روانہ دم مرا سوئے عدم ہوا

دل لیکے ہی غضب مرا لی جان بہی کی
ایسا ستم کسی پہ زمانہ مین کم ہوا

پہلو مین یار سامنے اسباب میکشی
صد شکر آج عیش کا سامان بہم ہوا

لینے کو آئی رحمتِ حق دوڑکر بشیر
حامی جو حشر مین مرا شاہِ امم ہوا

بصیر جناب سید غوث محی الدین صاحب

الفت بڑہی تو نکی بڑا یہ ستم ہوا
دل تہا سراسے عیش مقام الم ہوا

مین رو دیا جو درد کلیجے مین کم ہوا
آنسو کبہی آنکہ سے جو گرا مجکو غم ہوا

چہوٹی مسی تو مہندی لگانا بہی کم ہوا
کسکے ہو سوگوار کہو کس کا غم ہوا

تہرائین آنکہین سانس رکی دم اُکہڑ گیا
اک آپکے نہ آنے سے کیا کیا ستم ہوا

آنکہونمین اشک بال پریشان زلف کے
کسکا لیا یہ سوگ تمہین کس کا غم ہوا

ثابت قدم ہون کہ نہ میرے قدم ہٹے
گو لاکہہ بار شمع صفت سر قلم ہوا

قاصد جواب خط سے تسلی ہوئی مجہے
کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

تاب و توان و ہوش و حواس و خرد گئے
فرقت مین میرے ساتہہ فقط درد و غم ہوا

کیا انقلاب دہر کا عالم کہون بصیر
عشرت الم سکون قلق عیش غم ہوا

برق جناب محمد ولی داد خان صاحب تلمیذ حضرتِ صدق

ہی بخت کی خطا نہ فلک کا ستم ہوا / مین اپنے دلکے ہاتھ اسیرِ الم ہوا
قصہ تمہاری زلف کا کس سے رقم ہوا / ہر ایک دل اسیرِ غمِ پیچ و خم ہوا
کن دقتون سے پہونچے ہین ہم کوی یار تک / مشکل اٹہانا ضعف سے ایک ایک قدم ہوا
خون ہوکے پارہای جگر بہگئے تمام / موقوف تیرا رونا نہ اے چشم نم ہوا
جو آشنا تھے ہوگئے ناآشنا غضب / ای چرخ کینہ ساز یہ کیسا ستم ہوا
بڑہتی رہی ہزار طرح وقتِ فراق / ناکامیونکا درد و لیکن نہ کم ہوا
قاصدکا آنا کچہ تو ہوا ہے اثر پذیر / کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا
انفاس عیسوی سے گرامی سخن ہی برق / تختہ زمینِ شعر کا باغِ ارم ہوا

تجلی ۔ جناب ابو المعنی سید منتجب الدین صاحب شاگرد حضرتِ داغ و حضرت ضیا

مرنیکا میرے انکو نہایت ہی غم ہوا / غیرونسے کہہ رہے ہین کہ یہ تو ستم ہوا
پوچھا فراقِ غیر کا کچہ تمکو غم ہوا / ہنسکر کہا کہ ہان ترے سر کی قسم ہوا
سوونگا اب تو چین سے مرقد مین رات دن / جھگڑا ہی مٹگیا جو مرا سر قلم ہوا
چار آنکھین ہوتے ہی نہ ملا دلکا پھر پتا / اُسنے نظر ملانا بھی یارب ستم ہوا
یہ شوق تہا کہ ہاتھ سے اُسکے شہید ہون / مقتل مین اسلئے سرِ تسلیم خم ہوا
دلکو جگر کو آنکھ کو سینہ کو جان کو / فرقت مین تیری ہاے نہ کس کسکو غم ہوا
دریاے اشک مین تو ڈبو ہی دیا مجھے / اب قصد اور کیا ترا اے چشم نم ہوا
آیا وہان بھی مین جو تجلی تو جھومتا / محشر مین بھی نشا مرا ہرگز نہ کم ہوا

حقانی ۔ جناب سید عبد العلی صاحب منصبدار

سُنتا ہون میری نعش پہ وہ چشم نم ہوا / اُسکو الم ہوا مجھے اِسکا بھی غم ہوا
تم اے بتو خدا ہو نہ مین ہون صنم پرست / حیرت ہی کیون مرا سرِ تسلیم خم ہوا
رونا کبھی نہ نعش پہ دشمن کی مین مگر / رونا یہ ہے کہ آپ کو کیون اتنا غم ہوا
قدرت خدا کی حسنِ بتا نین ہی جلوہ گر / کچہ دیکھکر مین عازمِ بیت الصنم ہوا
شکر خدا بھی کر نہین سکتا مین کیا کرون / مجھپر ستم ہوا کہ عدو پر کرم ہوا

اُس لب سے لب ملے کہ مرا دم نکل گیا آب حیات بھی مری قسمت سے سم ہوا
سارے جہانکا حال ہے اس دلمین جلوہ گر کسکے فروغِ حسن سے یہ جامِ جم ہوا
دیکھا جو ساتھ غیر کے تمکو تو کیا کہون جو کچھ خیال مجکو خدا کی قسم ہوا
وہ پوچھنا کسیکا کہ حقانی خیر ہے کیون اسقدر ملول ہے کیا تجکو غم ہوا

حور۔ حور بخش طوائف نامی مونگاجی حیدر آبادی

لاشے کو میرے دیکھکے اُنکو بھی غم ہوا فرماتے ہین غریب پہ ناحق ستم ہوا
ابرو کمان کے ہجر مین پوچھو حالِ زار مثلِ کمان ضعف سے قد اپنا خم ہوا
اے حور تیرے وصل کی خواہش مین مر گیا چھوڑا جہانکو راہیٔ ملکِ عدم ہوا
کہتی ہے حور داد و دہش سے تری شہا اِک اِک فقیر رشکِ وہ شاہ جم ہوا

خستہ جناب محمد اللہ بخش خانصاحب تلمیذ حضرت صدق

اب تک ہمارے خط کا نہ آیا کوئی جواب کیا نامہ بر بھی کشتۂ تیغِ ستم ہوا
ارمان دلکا ایک نہ نکلا شبِ وصال وہ رعب تھا کہ ہاتھ لگانا قسم ہوا
ہے ہی شبِ وصال کی بے التفاتیان جتنی خوشی ہوئی مجھے اُتنا ہی غم ہوا
نازان ہون یار کے کرمِ بے شمار پر آنے سے اُنکے گھر مرا رشکِ ارم ہوا
شعر و سخن کا لطف زمانہ سے اُٹھ گیا خستہ بھی آج راہیٔ ملکِ عدم ہوا

ذائق۔ جناب میر لائق علی صاحب تلمیذ حضرتِ لائق۔

آیا جو گھر مین سروِ گلستانِ حسن و ناز ویرانہ گھر جو تھا مرا باغِ ارم ہوا
پہلو مین کل جو غیر کے بیٹھے تھے جانِ من کیا کیا ہماری جان پہ اُسدم ستم ہوا
شبکو جو خواب مین وہ نظر آ گئے مجھے کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ذوق جناب شیخ نیاز علی صاحب عرف منی صاحب تلمیذ حضرتِ کوثر

سر ایک ایک کا دمِ نظارہ خم ہوا ابرو حضور آپکا طاقِ حرم ہوا

تاریک ہو گیا مری نظروں مین سب جہان — رخصت شبِ وصال جو وہ صبحدم ہوا
وہ مجھسے ملکے غیر کی محفل مین رہ گئے — اُنپر کرم زیادہ ہوا مجھپہ کم ہوا
آیا ہی کب وہ شوخ عیادت کو دیکھئے — رخصت ہمارے سینہ سی جسوقت دم ہوا
سینہ پہ ہاتھ رکھکے مرے کہتا ہی وہ ترک — سچ کہہ تجھے ہماری قسم درد کم ہوا
قصہ کسی نے دیکھا نہ فرہاد و قیس کا — افسانہ میرے عشق کا جسدم رقم ہوا
عشقِ بتان سی ہاتھ اُٹھایا نہ تمنے ذوق — پھر کسلئے ارادۂ بیت الحرم ہوا

رعنا جناب ابو المخزن عبد الکریم خان صاحب گویہ

کچھ دلکا غم ہوا نہ کلیجے کا غم ہوا — بس تیری بیوفائی کا ہان اک الم ہوا
جس روز سے ارادۂ عشقِ صنم ہوا — [illegible] سارے مجھسے خوش ہوئی زاہد کو غم ہوا
اللہ نہ دکھائے اسی وقت کسی پر جدائی کا — دل تھا [illegible] عتیق الم دست غم ہوا
ساقی کبھی یا کبھی ہو جو شیشے مین مجکو دے — ہوش [illegible] خمار مرا نشہ کم ہوا
مرنے سے ہم رقیب کے ہرگز نہین ہین خوش — اسکا تو غم ہمین بھی خدا کی قسم ہوا
ملتی نہ مجکو کوئے محبت کی رہ کبھی — رہبر مرے نصیب سے نقشِ قدم ہوا
کنجِ قفس مین بلبلِ شوریدہ سر کو بھی — رعنا تمہارے مرنیکا از حد الم ہوا

زور۔ جناب میر تراب علی صاحب

مین میزبان ہوا مرا مہمان صنم ہوا — سامانِ عیش فضلِ خدا سے بہم ہوا
اشکو نکا جب رواں مری آنکھوں سی یم ہوا — کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
ہی فخر ناز پر تمہین ہمکو نیاز پر — خنجر بدست تم ہوے سر اپنا خم ہوا

سرور۔ جناب محمد محبوب علیخان صاحب تلمیذ مہاراجہ بہادر

جب تیغ لیکے ہاتھ مین باہر صنم ہوا — تسلیم کے لئے سرِ تسلیم خم ہوا
وہ شوخ میرے سینہ سے جسدم لپٹ گیا — کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
جلوہ فروز جب سے مرے دلمین ہی وہ بت — یہ خانۂ خدا مرا بیت الصنم ہوا

یون زندگی بسر ہوئی تیرے فراق مین
غم پر ہوا جو غم تو ستم پر ستم ہوا

پیتے ہی مرگئے کُھل گیا سب از دل سرورؔ
پیمانہ کا ہمکو ہوا یہ جامِ جم ہوا

سرورؔ جناب میر کفایت حسین صاحب شاگرد حضرتِ محفوظ

پیدا ازل کے روز جو لوح و قلم ہوا
احمد کا نام عرش پہ پہلے رقم ہوا

مہمان گھر مین غیر کے کل وہ صنم ہوا
کیا کیا ہماری جان حزین پر ستم ہوا

آیا خیال ہجر مین جب وصل یار کا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ملکر جدا ہوا جو بتِ رشکِ ماہ سے
پہلے سے بھی سوا مجھے رنج و الم ہوا

نامہ کو چاک کرکے کیا نامہ بر کو قتل
قاصد کو میرا غم مجھے قاصد کا غم ہوا

میرے گلے پہ پھیر دو شمشیر آبدار
بندہ نواز آپ کا یہ بھی کرم ہوا

مرنے لگا تو آئے ہین پھر عیادت آپ
گھر کو سدھارئیے مرا آزار کم ہوا

عشرت مین خوب اپنی گذرتی ہے زندگی
جیسے سرورؔ یار کا مجھپر کرم ہوا

سردار جناب محمد اسمٰعیل صاحب

دکھلائی ہمکو صورتِ زیبا جو یار نے
کچھ آگ دل کی کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

دیکھا جو ہمنے روئے منور ترا صنم
پھر یاد تیری دل سے بُھلانا قسم ہوا

سیّد جناب محمد نذیر علی صاحب

مُنہ پھیرنا بھی یاد ہے اور اُنکی جھڑکیان
وقتِ وصال ہم پہ بھی کیا کچھ ستم ہوا

قاتل سے میرے کہدے کوئی جاکے اتنی بات
عاشق تمہارا راہیِ ملکِ عدم ہوا

ٹھکراتا ہے رقیب مری نعش بعد مرگ
مرنے پہ بھی ستم یہ خدا کی قسم ہوا

شادؔ عالی جناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

اُس بت سے دل لگی نہوئی اک ستم ہوا
مونس دلِ حزین کا ہرے ہائے غم ہوا

آتا نہ تھا خیال بھی وحدت مین غیر کا
کثرت مین آکے طالبِ دیر و حرم ہوا

الفت کی اور آگ زیادہ بھڑک گئی
دریای اشک سے بھی یہ شعلہ نہ کم ہوا

واماندگی کے عذر سے آگے نہ بڑھ سکا
جس جا ٹھہر گیا وہین نقشِ قدم ہوا

آئینہ وار مجھپہ عیان ہی جہان کا حال
جامِ شراب رشک دہ جامِ جم ہوا

مین مثلِ قیس بادیہ پیمائے عشق ہون
غربت مین راہبر مرا نقشِ قدم ہوا

ہارے بھٹک بھٹک کے ٹھکانے سے لگ گیا
مین چلکے کوئے عشق مین ثابت قدم ہوا

کھینچے ہوے جو تیغ کو آئے وہ ناز سے
فرقِ نیاز مند اُسی وقت خم ہوا

ہوتے ہی وصلِ یار بس آرام مل گیا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

نخوت قلم تراش ہی انسان کے واسطے
کی جسنے سرکشی تو سر اُسکا قلم ہوا

اقدامِ شاہ سے ہوئی رونق مکان کی
کاشانہ اِس غریب کا رشکِ ارم ہوا

دلمین مرے بتون کی سمائی ہین صورتین
گھر تھا یہی خدا کا جو بیت الصنم ہوا

اک بینوائے گوشہ نشین تھا غلام شاہ
فضلِ خدا سے صاحبِ جاہ و حشم ہوا

بندے ہین ہم بھی آصفِ گردون وقار کے
سر دعی کے سامنے ہرگز نہ خم ہوا

پیدا کیا خدا نے جو آصف کے دور مین
اے شاد یہ خدا کا نہایت کرم ہوا

شائق جناب ابو الحیا مولوی سید اعظم علی صاحب تلمیذ حضرتِ لائق

کعبہ جو سجدہ گاہِ عرب او عجم ہوا
مسجودِ عاشقان ترا نقشِ قدم ہوا

وہ شعلہ رو جو خواب مین مجھسے بہم ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

اُس بت کے بدلے آیا رقیبِ سیاہ رو
واللہ شامِ وصل ستم پر ستم ہوا

تیر نظر سے ہوگئے زخمی دل و جگر
آنکھین لڑانا یار کا ظلم و ستم ہوا

سچ ہی یہ بات موت سے بڑھکے ہے انتظار
قاصد کے دیر کرنے مین دونا الم ہوا

مژدہ شبِ وصال کا قاصد سے جب سُنا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

اُس گل کی یاد مین جو مین دنیا سے تنگ
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

تصویر یار کا جو تصور بندھا ہے مجھے
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

تھے بیقرار پیاس سے آلِ نبی تمام
اولادِ مرتضیٰ پہ ظلم و ستم ہوا

زانو پہ تھا حسین کے سر جسکی تھی نظر
حُرّ ایسے وقت راہیِ ملکِ عدم ہوا

در کی گدائی آپکے بس چاہیے مجھے
کیا فائدہ نصیب اگر جامِ جم ہوا

اچھا ہوا نصیب تھا یاور تھے میرے بخت
مین امتی جو آپکا شاہِ امم ہوا

شائق سے ہمکنار ہوا وہ جو ایکبار
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

صدق جناب تاراچند صاحب شاگرد حضرتِ سخی

پیدا ہوا خیال بتون کا ستم ہوا
جو دل خدا کا گھر تھا وہ بیت الصنم ہوا

فاقے مین بس غذا سے مرا پر شکم ہوا
باعث ہماری زیست کا فرقت مین غم ہوا

اے شاہ عدل و داد و شجاعت مین تمسی طرح
نوشیروان نہ حاتم و رستم نہ جم ہوا

صدمہ فراقِ یار کا اک حال پر رہا
افزون ہوا کبھی نہ کسی وقت کم ہوا

بادِ خزان کے جھونکے چلے جبکہ باغ مین
بلبل کو گل کا گل کو چمن کا الم ہوا

بدلے بتونکے یادِ خدا دل مین ہے مقیم
شکرِ خدا کہ دیر بھی رشکِ حرم ہوا

حاصل ہوئی شفا دلِ بیمار کو مسیح
پہلو مین جب تم آئے مرا درد کم ہوا

گھر بیٹھے دیکھتا ہون مین دونون جہانکی سیر
فضلِ خدا سے دل بھی مرا جامِ جم ہوا

دہوے گئے گناہ بسِ مرگ شکر ہے
سایہ فگن مزار پہ ابرِ کرم ہوا

صدر جناب چھمن پرشاد صاحب شاگرد حضرتِ شگفتہ

وہ شوخ تیغ لیکے جو محوِ ستم ہوا
بیساختہ مرا سرِ تسلیم خم ہوا

جب وصف زلفِ یار کا مضمون رقم ہوا
کیا کیا نہ پیچ و تاب سے مجھے دمبدم ہوا

تمسا نہ کوئی بانیِ جور و ستم ہوا
مجھسا نہ راہِ عشق مین ثابت قدم ہوا

فرقت مین جب تصورِ وصلِ صنم ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

کب میرا حدِ وضع سے باہر قدم ہوا
کب مین رہینِ منتِ اہلِ کرم ہوا

کیا کیا شبِ فراق نہ مجھپر ستم ہوا
بڑھتا گیا قلق جو ذرا درد کم ہوا

کب غیر پر نہ آپکا جوشِ کرم ہوا
کس روز مین نہ موردِ جور و ستم ہوا

مین خوش ہوا تو پیر فلک کو یہ غم ہوا
بار الم سے قد ستمگار خم ہوا

قاتل نے ایکبار مین کی صاف صف کی صف
مطلق نہ کچہ کسیکا کسیکو الم ہوا

دونون سے میرا کعبۂ مقصود ہی جدا
کب مین رہین منت دیر و حرم ہوا

کب زندگی تازہ دی اسنے کرکے قتل
کسدن نہ اپنا مثل قلم سر قلم ہوا

وہ رند ہون کہ ہمت عالی کے فیض سے
جام سفال میرے لئے جام جم ہوا

زندہ وہانسے پہرتے نہ دیکہا کوئی بشر
کوچہ بتونکا جادۂ راہ عدم ہوا

قاتل نے ابرونکو چڑہایا جو غیظ مین
بہونے گناہ کشتۂ تیغ دودم ہوا

تہا مین شکار گاہ جہان مین وہ بدنصیب
اکدن نہ قبضہ صورت مرغ حرم ہوا

مطلب کے آشنا نظر آئی بہت یہان
دنیا مین کون کسکا شریک الم ہوا

تہا اک گدائے بارگہ شاہ صمد رزا
سنتے ہین آج مورد ظل کرم ہوا

ضمیم۔ جناب محمد عبد الرزاق صاحب تلمیذ حضرت فہیم

جیسے کہ میرے حال پہ لطف و کرم ہوا
کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

رونا بہی کیا مفید ترا چشم نم ہوا
کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

خط دیکہنے کی دیر تہی قاصد کے ہاتہہ مین
کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

کیا پوچہتا طبیب مرا حال درد عشق
ابتک وہی ہے حال زیادہ نہ کم ہوا

بے سود ہے ضمیم تری فکر نارسا
تقدیر کا لکہا بہی کسی سے یہ کم ہوا

صادق۔ جناب سید صادق حسین صاحب تلمیذ حضرت نفیس

وعدہ کی شب لگائی ہے مہندی ستم ہوا
چلنا تو مشکل آج انہین دو قدم ہوا

آگے خیال زلف تہا اب ہے خیال رخ
دل اپنا پہلے دیر تہا اب تو حرم ہوا

رونیسے میرے نوح کا طوفان ہوا بپا
اشکونسے میرے قعر جہنم بہی نم ہوا

پہلی شب وصال تہی اور انکی کمسنی
مجکو خوشی ہوئی انہین رنج و الم ہوا

صادق ہون سر بہی کاٹو تو شکوہ کبہی نہو
جو کچہ ہوا حضور مرے حق مین کم ہوا

صغیر۔ جناب محمد حبیب الدین صاحب تلمیذ حضرت میکش

ہمپر جو ایک بوسہ کا فضل و کرم ہوا ‫—‬ کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

لائے کو میرے قبر پہ جب لیکے رقیب ‫—‬ سنکر وہ بولے ہائے یہ کیسا ستم ہوا

کہنا یہ اُنسے جاکے ذرا تو ہی ای صبا ‫—‬ عاشق روانہ آپکا سوے عدم ہوا

تبخانہ ہی مین عمر گذاری صغیر نے ‫—‬ اک روز بھی نہ راہی بیت الحرم ہوا

طالب جناب عجب لوی حافظ محمد حنیف صاحب تلمیذ حضرت داغ

غم مجکو اُسکا اُسکو رقیبون کا غم ہوا ‫—‬ آفت یہ آفت اور الم پر الم ہوا

وجہ سرور مژدہ وصل صنم ہوا ‫—‬ کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

وہ ماہوش جو مجھسے جدا صبحدم ہوا ‫—‬ دل بھی روانہ جانب ملک عدم ہوا

کیونکر دل عدو مین سمایا وہ حور وش ‫—‬ دوزخ یہ کسطرح سے الٰہی ارم ہوا

درد و الم کا نالۂ دل سے ہوا ظہور ‫—‬ نالہ ہمارا اشک غم کا الم ہوا

الفت نہ تھی تو عیش مین رہتا تھا مین مدام ‫—‬ عشق بتان ہی باعث رنج و الم ہوا

ہر وقت اسمین بستے ہین اندوہ و غم ہر ‫—‬ دل کیا ہوا خزانۂ رنج و الم ہوا

جب مین نہ تھا تو رنج و الم کا نہ تھا وجود ‫—‬ موجود مین ہوا تو وجود الم ہوا

کثرت سے جا رہے ہین مسافر جو آ تدن ‫—‬ آباد کیا نہین ابھی ملک عدم ہوا

رکھا شب وصال جو سینہ پہ اُسنے ہاتھ ‫—‬ کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

طالب شاعری کی تھی صفا مجھی تیز ‫—‬ فیض جناب داغ سے جادو رقم ہوا

طپش جناب منشی محمد غوث عرف غوثو میان صاحب

اللہ ری نازکی کہ سبب دشوار قطع راہ ‫—‬ لچکی کمر جب آگے کو اسکا قدم ہوا

کیا یہ ہی ہے طریقہ الفت بتائیے ‫—‬ ہمپر عتاب غیر پہ لطف و کرم ہوا

عالی جناب رشید الدین صاحب تلمیذ حضرت مسلیش

مجھپر بتا یہ آپ کا لطف و کرم ہوا ‫—‬ رتبہ تھا جسقدر مرا اتنا ہی کم ہوا

یون تمنے راہ عشق مین سر اپنا دیدیا ‫—‬ جینے کا کچھ خیال نہ مرنے کا غم ہوا

مجھسے کچھ ایسی دشمنی اُس بُت کو ہو گئی — اُسنے مٹایا نام مرا جب رقم ہوا
اپنی تمام عمر کٹی ہجرِ یار مین — اِکدن نہ وصلِ یار خدا کی قسم ہوا

عشرت جناب رائے میکولال صاحب مصنف عطرِ حینا

دستِ کرم جو سینہ پہ اُس نے رکھدیا — کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
وہ مہ ہے چاندنی بھی کھلی ہے بہار کی — کیونکر نہ مین کہون کہ مرا گھر ارم ہوا
تونے کیا جو قتل شہادت ہوئی مجھے — کہتا ہے اسکو کون ستم یہ کرم ہوا
تڑپا جو مین تو رحم بھی اُس بُت کو آگیا — یہ لطف اضطراب خدا کی قسم ہوا
فرمانروائے دہر حسینانِ دہر مین — کیا حُسن کا جہان مین جاہ و حشم ہوا
کہتا ہے رات دن یہی مجھسے دلِ حزین — کیون مبتلائے کاکل و روئے صنم ہوا
رہتی ہین خوب خوب عدو پر عنایتین — عشرت پہ اک ذرا بھی نہ لطف و کرم ہوا

غضنفر جناب محمد اسد اللہ صاحب تعلقدار تلمیذ حضرتِ محفوظ

کب مجھپہ آپکا نہ ستم دمبدم ہوا — اب غیر پر نہ آپکا لطف و کرم ہوا
مُدت سے تھا جو آپکی فرقت مین جان بلب — سُنتے ہین کل وہ راہیِ ملکِ عدم ہوا
سُنکر وہ تذکرہ کسی عاشق کے مرگ کا — اتنا ہی کہکے رہ گئے ہمکو بھی غم ہوا
آیا خیال جب کسی مہوش کا ہجر مین — کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
کیونکر نہ آئے شکوہ ہماری زبان پر — آگے ہمارے غیر کو نامہ رقم ہوا
آئے جو آپ دیکھنے مجھکو دمِ اخیر — اے مہربان آپکا یہ بھی کرم ہوا
پامال آکے کر گئے میرے مزار کو — بعدِ فنا بھی آپ کا غصہ نہ کم ہوا
اِک بیکسی تو روتی تھی میت پہ زار زار — مرنیکا میرے ہائے کسیکو نہ غم ہوا
تقدیر اپنی ہے کسسے کرین گلا — اغیار پر کرم ہوا ہمپر ستم ہوا
مشہور ہو گیا مین غضنفر جہان مین — اُستاد کا جو حال پہ میرے کرم ہوا

فضل جناب ابو السیف محمد فضل حق صاحب

مدت کے بعد اُسکو جو نامہ رقم ہوا
کچہ دل کی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

جس جا ظہور جلوۂ نور قدم ہوا
ظلمت وہانکی مٹ گئی لطف و کرم ہوا

رویا مین اُنکے جلوۂ اقدس کو دیکھکر
کچہ دل کی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

دو چار با مین خواب مین اُنسے جو ہو گئین
کچہ دل کی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

ما بین روضتی سے ہوا ہے یہ آشکار
کوچہ ترے رسول کا باغ ارم ہوا

غم کہا رہے ہین قلتِ دنیا پہ حیف حیف
قلت جو طاعتون کی ہے اُسکا نہ غم ہوا

مرنا تو اپنے بس مین نہین ہم نشین مگر
جینا بغیر یار کے امرِ اہم ہوا

محبوب دو جہان تری ہر اک ادا ہوئی
مسجود انس و جان ترا نقش قدم ہوا

سرکٹ گیا تو دور ہوا دردِ سر مگر
زائل نہ دردِ دل ترے سر کی قسم ہوا

لازم تہا صبر ہجر مین لیکن نہو سکا
اتنا قصور مجھسے خدا کی قسم ہوا

بکتا تہا ہمکو مرضئ مولا کی راہ مین
غفلت کے ہاتہ بک گئے کیسا ستم ہوا

شاہِ ہدا کو شعر مین لکہو نہ تم صنم
جو آپ بت شکن ہی وہ کیونکر صنم ہوا

جلوہ تمہارا دیکھ کے یاد آگیا خدا
سرکار کا لحد مین مبارک قدم ہوا

آئی نظر وہ دولتِ دیدار خواب مین
مدت کے بعد فضل پہ فضل و کرم ہوا

قمر جناب ابو الحلم محمد قمر الدین صاحب تلمیذ حضرت منتہی

ای مرگ جس گہڑی ترا مجھپر کرم ہوا
فرقت کا درد شکر ہے یک لخت کم ہوا

آیا جو سیر کے لئے اللہ رے رعبِ حسن
اُس سرو قد کو دیکھکے شمشاد خم ہوا

فدا جناب حسین علی خان صاحب

پہلو مین جلوہ گر ہے جب وہ صنم ہوا
آہ و فغان ہوا ہوئے کافور غم ہوا

آٹہون پہر لحد مین بھی کرتا ہون مجکو یاد
مین مرگیا مگر نہ مرا عشق کم ہوا

ٹہیری جو آج وصل کی اُس گلعذار سے
کچہ دل کی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

اتنے گناہ تھے کہ فرشتے بھی تھک گئے
اعمالنامہ اپنا فدا جب رقم ہوا

فاخر جناب میر محبوب علی صاحب رضوی تلمیذ حضرت ضیا

کب اس دل حزین سے سب دور غم ہوا
جسکے لئے مین راہی ملک عدم ہوا
ای شیخ مرتبہ ہے وہ جام شراب کا
کسطرح ٹالتے ہین وہ وعدہ کو کیا کہون
صبر و قرار ساتھہ ہی کافور ہو گئے
پہلو سے دل نکلنے چلا خط کے ساتھہ سا
ٹھیری وصال کی تو ہمین آ گئی قضا
تیری کمر کا عشق زمانے سے تہا جسے
الفت ہوئی ہی جیسے کسی گلعذار کی
فاخر بغل مین بیٹھہ گیا آکے یار جب

کب تیرا ظلم اے ستم ایجاد کم ہوا
مرنے سے میرے اسکو ذرا بھی نہ غم ہوا
ہمسر ترے نہ ہو نہ کبھی جام جم ہوا
کل درد سر تہا آج انھین درد شکم ہوا
اوجھل نگاہ سے جو وہ میرا صنم ہوا
اس شوخ کو اگر کہین نامہ رقم ہوا
ہی یہ عجیب بات کہ درمان بھی سم ہوا
افسوس ہی وہ راہی ملک عدم ہوا
داغون سے دل نمونۂ باغ ارم ہوا
جلکر حسد کی آگ سے دشمن بھسم ہوا

فریاد۔ جناب محمد یوسف شریف صاحب

حالت کو میری دیکھہ کے ظالم ہنسا کیا
الفت بتون کی دلمین سمائی ہے آجکل
بوسہ جو مل گیا رخ رنگین یار کا
کیا خاک میرے قتل کا بیڑا اٹھاوگے
فریاد خوف کیا ہمین روز شمار کا

یا رب یہ مجھپہ آج نرالا ستم ہوا
جو گھر خدا کا تہا وہی بیت الصنم ہوا
کچھہ دلکی آگ کم ہوئی کچھہ درد کم ہوا
کسکر کمر جو باندہی تو درد شکم ہوا
سردار دوجہان کا شفیع الامم ہوا

فایق جناب ابوالیسر محمد عثمان حسینی قادری صاحب

میزان و پلصراط کا کیون اسکو غم ہوا
حبس و کمین عشق پاک جمیل الشیم ہوا
یا مصطفےٰ مدینہ مین جلدی سے لو بلا
سایہ ہو جسکے سر پہ ترے کفش پاک کا
طفلی گئی شباب گیا ہوشیار ہو
جو تیری ہے رضا وہ ہماری بھی ہی رضا

پلہ یہ جسکے حشر مین شاہ امم ہوا
واللہ اسکو پھر نہ کسی طرح غم ہوا
بیزار دل وطن سے خدا کی قسم ہوا
سچ تو یہ ہے جہان مین وہ فخر جم ہوا
آیا بڑھاپا موسم سیر عدم ہوا
جب تیرے سامنے سر تسلیم خم ہوا

لاشک فیہ ہوگیا دیدار حق اُسے
دیدار جسکو آپکا شاہِ اُمم ہوا

جب سُن لیا کہ قبر مین دیدار یار ہے
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

تہرے سے بھی کہین اُسے بدتر تو ہے بجا
جس دل مین دردِ عشق نہ تیرا صنم ہوا

قایق بھی اُنکا ہاتھ مین دامن لیے ہوئے
جا بیگا جبکہ وادیِ باغِ ارم ہوا

ولہٗ

مارا گیا نبی کا نواسا ستم ہوا
کس منہ سے ہو بیان جو حالِ حرم ہوا

جن دلبشر طیور کے آنسو نکل پڑے
یارب نبی کے آل پہ کیا ستم ہوا

سرگرم ابو لعب رستہا فری بیخودی
دس ورنہ بھی حسین کا دل پر نہ غم ہوا

دامن وفور گریہ سے ادسر لگی آگ سے
سو بار خشک ہو گیا سو بار نم ہوا

رعشہ قلم مین آنکھ مین آنسو جگر مین سوز
کب مجھسے حالِ ساقیِ کوثر رقم ہوا

سن سن کے سینہ پیٹتا ہی بیدادِ کربلا
اک کاروان راہیِ ملکِ عدم ہوا

قایل جناب محمد ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

دل جل گیا جو آہ کا اسیر گرم ہوا
نالہ کیا تو آہ جگر بھی بھسم ہوا

پتلی مین تھا جو عکس کسی کا دم نظر
حلقہ ہماری آنکھ کا بیت الصنم ہوا

کیونکر پھر دن نہ خانہ دشمن کے گردشیں
کوچہ عدو کا تجھسے مطاف حرم ہوا

نقش قدم سے لغزش پا کا ظہور ہے
کس مست بوالہوس پہ یہ دور کرم ہوا

جب عازم عدم نے کیا یا تراب قبر
جز یاس وبیکسی نہ کوئی ہمقدم ہوا

بت بھی خدائی کرتے ہین کعبہ کو دیکھ لو
بیت خدا ہوا کبھی بیت الصنم ہوا

کر لیتے تھے کبھی کبھی ہم اُس سے گفتگو
قایل امیدِ وصل سے یہ بھی قسم ہوا

قانع جناب شنکر پرشاد صاحب

کیا کیا نہ تیرے ہجر مین ہم پر صنم ہوا
دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے وہ غم ہوا

دل کی تپش نے ساتھ دیا ہر گھڑی مرا
ہر دم رفیق ومونس وہمدم الم ہوا

نقشہ جو اسکے رخ کا تصور مین کھنچ گیا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

رسوا ذلیل و خوار ہوئے کوبکو پھرے
اس بیوفا سے دل کا لگانا ستم ہوا

نام وفا و پاس محبت نہین ہو وان
کیون دل اسیر کاکل پر پیچ و خم ہوا

تہلا دی حجم گر تجھے معلوم ہو نظیر
شاہ دکن سا کون شہ ذی کرم ہوا

قمر جناب منشی رحمت حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

عشق بتان نے دلمین جگہ کی ستم ہوا
جو خانۂ خدا تہا وہ بیت الصنم ہوا

خط بعد قتل میرے عدو کو رقم ہوا
مژدہ ہو سر رقیب کا تیرے قلم ہوا

نازش ہر اب کعبہ تجھے ہو گی بخت پر
گر جیتے جی نصیب طواف حرم ہوا

اور اشتعال دیتے ہین یہ پوچھ پوچھ کر
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

مستانہ وار چلتے ہین اور کچھ خبر نہین
پامال کون آپکے زیر قدم ہوا

مال و متاع کر چکے تھے نذر عشق ہم
اک دل ہی رہ گیا تہا سو پامال غم ہوا

محراب کعبہ یہ دل نادان سمجھ گیا
ابروے یار دیکھکے سجدہ کو خم ہوا

محروم اسنے توشۂ عقبیٰ سے کر دیا
تا زندگی نہ بند دہان شکم ہوا

دامن دیا ہے یار کی شمشیر نازنے
اچھا کفن نصیب شہید ستم ہوا

تشریف لا یا میری عیادتکو وہ مسیح
صحت ہوئی نصیب خدا کا کرم ہوا

بخشا خدا نے امت عاصی کو ای قمر
روز جزا شفیع جو شاہ امم ہوا

گوہر جناب محمد فیض اللہ صاحب شاگرد حضرت ضامن

نیرنگ عشق یار کا جس دم کرم ہوا
مرنیکی عید جینے کا اسے ہجر غم ہوا

مین دیکھتا ملول جو انکو تو قہر تہا
صد شکر بعد مرگ انہین میرا غم ہوا

جان مضطرب ہوئی جو بڑہین دلمین حسرتین
آباد گھر مرا ہوا کیون اسکو غم ہوا

کرنا جو کچھ ہو جور و جفا مجھپہ کیجیے
مرجاؤنگا جو غیر پہ جور و ستم ہوا

مقبول غیر ہو نہین نہ منظور چشم یار
مجھسا بھی بدنصیب زمانہ مین کم ہوا

اندیشہ روز حشر کا دلسے مٹا گہر
آقا دو جہانکا جو مجھپر کرم ہوا

محبوب ۔ محبوب جان طوائف شاگرد حضرتِ شریر

راضی جو وصل پر وہ بت پُرستم ہوا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

اُسکی طرف سے غنچہ دو دم الم ہوا
میری طرف سے بھی سرِ تسلیم خم ہوا

پہونچے ترے مکان کو آخر رقیب بھی
غیر ونکا رہنما مرا نقشِ قدم ہوا

اپنے پرائے ہوگئے غیر ونکا ذکر کیا
ہمپر فراقِ یار مین کیسا ستم ہوا

وحشی خصال دام مین میرے نہ آسکا
جتنا مین رام کرتا تھا اُتنا ہی رم ہوا

روکر وہ میری قبر پہ محبوب کہتے ہین
مین کیا کہون کہ کیا مرے مرنیکا غم ہوا

محمود ۔ جناب محمود خان صاحب تلمیذ حضرتِ داغ دہلوی

مین مرگیا تو خاک بھی اُنکو نہ غم ہوا
بولے کہ ایک چاہنے والا تو کم ہوا

اب غیر پر جفا بھی ہوئی یہ ستم ہوا
لائق ہم اسکے بھی نہ رہے اسکا غم ہوا

اچھا جواب نامہ کا ہمکو رقم ہوا
قاصد کے ہاتھ قطع ہوے سر قلم ہوا

جب میرے بعد اُنکو خیال ستم ہوا
پھر دشمنونکو بھی مرے مرنیکا غم ہوا

تماشیان ہوئی ہین جو ہین اسطور مین
فرمائیے تو کسکو یہ نامہ رقم ہوا

آخر عدو بھی چاہنے والا ہے آپکا
پھر کسلئے وہ مورد لطف و کرم ہوا

اے شوخ اپنے درد کی شوخی تو دیکھ تو
دلمین سوا ہوا جو کلیجے مین کم ہوا

انجمن ہمنین رہی بھی تو سا تھا ایک حسن کے
قسمت کا پیچ بھی ترے گیسو کا خم ہوا

ابتو یہ کہئے آپکو مخلوق کیا سے کہے
جب سجدہ گاہ آپکا نقشِ قدم ہوا

اُس سرو قد کے عشق کی تاثیر یہ ہوئی
پیری مین بھی نہ اپنا قد راست خم ہوا

کوچہ مین انکی قبر مری دیکھکر کہا
دنیا مین یہ بھی ایک ہی ثابت قدم ہوا

کہنے لگے وہ غیر سے مجنون کے قریب
محمود میرے وقت مین کیا اس سے کم ہوا

مرزا ۔ جناب مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب تلمیذ حضرتِ داغ

چڑھتا مری نظر پہ نہین اب کوئی حسین
جب سے کہ دلمین جلوہ فگن وہ صنم ہوا

دل سے جگر سے جان سے برباد ہو گیا
کیا عشق میرے حق مین مبارک قدم ہوا

قطرن بنی ہین بعد مرے ہڈیان مری
اللہ بعد مرگ بھی مجھپر ستم ہوا

ای موت منتظر ہون ترا آبھی جا کہین
فرقت مین مجکو تیرے نہ آنیکا غم ہوا

ہنستا ہی میرے مرنے پہ وہ شوخ ہائے ہائے
فرحت فزا کسیکو کسیکا الم ہوا

میت پہ میری کھولکے گیسو وہ روئے ہین
ای عشق فتنہ ساز یہ کیسا ستم ہوا

مرزا کو خوف پرسش میدان حشر کیا
اسکا شفیع جبکہ شفیع الامم ہوا

میکش۔ جناب پنڈت سورج بھان صاحب تلمیذ حضرت علوی

پنہان نہ ستم کے پردے مین مجھپر کرم ہوا
سب غیر کٹ گئے مرا جب سر قلم ہوا

میری ادا نماز ہوئی بھی تو یون ہوئی
سجدہ کیا جہان ترا نقش قدم ہوا

دم توڑنے کی فکر ہوگی ہمین ذرا
دینگے جان اگر ترے خنجر مین دم ہوا

[illegible]مال فنش قبر پہ مری اسکی ہوئی خوشی
ہان اسکا غم ہے کیون مرے مرنیکا غم ہوا

[illegible]
سوے عدم روان ترا بیمار غم ہوا

[illegible]ا کی نہ ہونگا مین کبھی ایذا پسند ہون
جو کچھ ستم ہوا ترے لطف و کرم ہوا

[illegible]پر آج کیا ہی کل تو یہ فرما رہے تھے آپ
دل سے جو نقش غیر تھا وہ کالعدم ہوا

[illegible]ندش ہو صاف صاف معانی ہون دلپسند
وہ شعر کب ہی جسمین کہ پہلوے ذم ہوا

[illegible]رنے کی غیر کے جو ہوئی گوش زد خبر
بیساختہ پکارے وہ ہی ہے ستم ہوا

[illegible]نہا نہین روان ہوئی فرقت مین فوج اشک
ہمراہ نالہ بھی لئے طبل و علم ہوا

میکش طواف میکدہ وہ آگیا پسند
اکدن بھی قصدا نہ سوے حرم ہوا

ماہر جناب مولوی سید نجم الدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

نقش قدم کو دیکھکے نقش قدم ہوا
جب اٹھنا چاہا ضعف کا مجھپر کرم ہوا

شکوہ نہین گلا نہین کچھ آرزو نہین
راضی ہین ہم یہ جور ہوا یا ستم ہوا

تلوار ہی کمان ہی خنجر ہے دشنہ ہے
اٹھی نگاہ ناز جدھر سر قلم ہوا

کس کسکا رنج کیجیے کس کسکو روئیے
اک کاروان روانہ ملک عدم ہوا

مرنے کے بعد بھی جو وہ آئین مزار پر
مین یون کہون کہ یہ بھی سراسر کرم ہوا

رونے پہ میرے ہنستے ہین عدو کے سامنے
آنکی خوشی تو ہو گئی گو مجھکو غم ہوا

کیونکر تجھے ہم نہ کہتے تھے اے دل سنبھل سنبھل
آخر کو سوزِ عشق سے جلکر بھسم ہوا

شکرِ خدا کہ رنگ طبیعت کا ایک ہی
مسرور کب ہوئے تھے کہ اب ہمکو غم ہوا

تا مہر دکن مین باغ سخن کی بہار ہے
آصف کی آبیاری سے پھر تازہ دم ہوا

معز جناب غلام محی الدین صاحب تلمیذ حضرتِ مکیش

اُس شوخ کا جو مجھپہ یکایک کرم ہوا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

رویا مین ہجر یار مین اس طرح بار ہا
شبنم کیطرح فرش زمین سارا نم ہوا

سایہ بھی جدا ہوئی مجھسے پھر کچھ بھی غم نہیں
بس ہے ہر یطرف جو وہ میرا صنم ہوا

کیونکر نجات اب نہ معز کو ملے وہان
شافع ہمارا حشر مین شاہِ امم ہوا

نوشاد جناب محمد حیدر علیخان صاحب تلمیذ حضرتِ شاد

وعدہ پہ تم جو آئے مری جان کرم ہوا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

رونے سے ہجر یار مین تکو ملا ہے کیا
کچھ دلکی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

میرے ہی دم سے عشق تری قدر ہو گئی
تو اس جہان مین میرے سبب محترم ہوا

اقرار کر کے تم جو نہ آئے شب وصال
اللہ کی قسم ہے کہ مجھپر ستم ہوا

اقبال اوج پر ہے مرے شہریار کا
جو منہ سے کہدیا وہ حریفِ قسم ہوا

چرچا سخن کا کیون نہ دکن مین ہو آجکل
بانی مبانی شاد سا عالی ہمم ہوا

نوشاد کو وسیلہ جہان مین ہے شاد کا
شکرِ خدا کہ مجھپہ بڑا ہی کرم ہوا

نادان جناب امراؤ مرزا صاحب تلمیذ حضرتِ داغ

افسوس وعدہ کر کے وہ ملنا ستم ہوا
کیسی خوشی منائی تھی کیسا یہ غم ہوا

دل لیتے ہی وہ روٹھ گئے کیا ستم ہوا
لاتے پڑے ہین جانکے یہ غم پہ غم ہوا

ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان پھر کہان
کعبہ ہی آگے قریب جو بیت الصنم ہوا

دل لیکے میرا غیر کے وہ گھر چلے گئے | ای ہمنشین یہ اور ستم پر ستم ہوا
بیشک لگی ہے کسی عاشق کی دعا | سپید ہاتھ اسکا فلک پیر خم ہوا
سنتا ہون مین تو شغل جفا کے لیے ہنوز | مرگ عدو کا آپکو بیکار غم ہوا
قاتل نے قتل عام کیا قتل گاہ مین | آباد خوب آج تو ملک عدم ہوا

نفیس جناب مولوی محمد رفیع الدین حسین صاحب

محفل مین اُنکی ذکر مرا دمبدم ہوا | اللہ رے حال پہ تیرا کرم ہوا
پھر لیچلا ہے کھینچ کے شوق بتان مجھے | پھر قصد آجکل ہے سوے بیت الصنم ہوا
انسان نہین ہے وہ جسے کچھ بھی غرور ہو | کیا فخر ہے جو صاحب جاہ و حشم ہوا
سنکر وہ کہتے ہین مرے مرنیکا تذکرہ | اچھا ہوا چلا ہی ملک عدم ہوا
دست جنون کی نذر گریبان ہوا مرا | صحرا مین وقف خار مغیلان قدم ہوا
آگے تمہارے کی ہے مذمت رقیب کی | ہان یہ قصور مجھسے خدا کی قسم ہوا
شوخی تو کم سنی ہی مین تم مین غضب کی تھی | اور زور پر شباب کا آنا ستم ہوا
تم پاس آگئے سبب مجھے تسکین ہی ہو گئی | دلبر جو تمنے ہاتھ رکھا درد کم ہوا
لطف و کرم ہے ساقی مہوشکے ای نفیس | جام سفال آج مرا جام جم ہوا

وفا جناب مرزا انور احمد بیگ صاحب

بسمل جو آپ سے تہ تیغ دو دم ہوا | بولے کہ ایک چاہنے والا تو کم ہوا
اک عید گاہ اور بنی عید گاہ مین | جب سجدہ گاہ یار کا نقش قدم ہوا
جبتک حیا رہی تو وفا مین رہا | جاتی رہی حیا تو ستم پر ستم ہوا

چونکہ یہ غزلین بیوقت پہونچین اسوجہ سے ردیف کا لحاظ نہین رکھا

بشیر جناب ابو المعظم محمد عبد اللہ خانصاحب تلمیذ حضرت حفیظ

جس جگہ مین یار کا نقش قدم ہوا | سجدہ کے واسطے سر تسلیم خم ہوا

ملنے سے اُسکے عیش کا سامان بہم ہوا — پھر ہمکو دل کے جانیکا مطلق نہ غم ہوا

گو بارہا نکالے گئے کوئے یار سے — پر اشتیاقِ دید ہمارا نہ کم ہوا

دستِ اجل سے اُسکی رہائی مُحال ہے — جو کوئی تیرے ہجر مین بیمارِ غم ہوا

نامہ کمر مین دیکھکے قاصد کی دور سے — کچھ آگ دل کی کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

خوش ہو گئے غیر کہتے ہین یہ میری مرگ پر — اچھا ہوا جو کشتۂ تیغِ ستم ہوا

بیتاب ۔ جناب ابو العجز محمد سلیمان صاحب گوہری تلمیذ حضرتِ بشیر

گو سو طرح سے ہمپہ خفا وہ صنم ہوا — پر اشتیاقِ وصل ہمارا نہ کم ہوا

گو رہن اُسکے جبّہ و دستار ہو گئے — پر میکدے سے کو شیخ کا جانا نہ کم ہوا

جب ہمنے اُنسے وصل کا اقرار لے لیا — کچھ آگ دل کی کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

القاب لکھنا بھول گیا اضطراب مین — گو حال دل کا نامہ مین سب کچھ رقم ہوا

انور ۔ جناب سید احمد صاحب تلمیذ حضرتِ مائل ۔

کیون بعدِ وصل مجھسے خفا وہ صنم ہوا — کیا حُسن گھٹ گیا کوئی انداز کم ہوا

ایسا ہی خواب تم بھی جو دیکھو تو لطف ہے — شکوہ نہین سے وصل تمہاری قسم ہوا

جسمین ہو اعتدال وہی خوشنما بھی ہے — شاخِ شجر جو حد سے بڑھی سر قلم ہوا

جب نامہ بر نے مجکو سنایا پیامِ وصل — کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ناصح کے پند اور دوائین طبیب کی — کیا کیا فراقِ یار مین مجھپر ستم ہوا

بعدِ وصال دل بہت ارزان بکا مرا — قیمت گھٹی جو ایک بھی ارمان کم ہوا

نہین ہمکو اپنے وصل سے امید ہیچ سی — کچھ بھی نہین ہوا ہے اگر جامِ جم ہوا

انور رہا نہین یون تو ہین استاد سیکڑون — عالی دماغ حضرتِ مائل سا کم ہوا

عبرت جناب محمد عبد الرسول صاحب

الکدن کا تھا قرار برس کم سے کم ہوا — ایفائے وعدہ تم سے نہ اب تک صنم ہوا

ہان تہوڑی بات چیت سی اتنا ہوا اثر
ہو جاسے شکر دیتا ہی قاصد پیام یہ
مشتاق دید آتے ہین اب دردور سے
عبرت دکن مین گو کہ ہین اُستاد اور بہی

کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا
مدت کے بعد وصل کا نامہ رقم ہوا
شہرہ تمہارے حُسن کا ایسا صنم ہوا
لیکن جہا نمین حضرتِ حشمت اکم ہوا

کیفی - جناب مولوی ابوالرضا سید رضی الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیکش

الفت کے چھوٹنے کا تو دونونکو غم ہوا
اتنی خوشی تو مجکو ہوئی کبھی نہ تھی خدا
نشہ ہی دلمین زلف و خط و خال یار کا
دیکھتے ہی میری موت کا حال اُسنے یہ کہا
کسطرح تندرست ہو بیمار آپ کا
کیفی کا حال دیکہہ تو ساقی ہی کیا خراب

فرق اتنا ہی زیادہ مجھے اُنکو کم ہوا
جتنا کہ زیر چرخ بریں غم یہ غم ہوا
معمور رند دوستے یہ بیت الحرم ہوا
یہ کیا غضب ہوا ارے یہ کیا ستم ہوا
اک درد بڑہ گیا جو کبھی ایک کم ہوا
کیسی تھی یہ شراب کہ نشہ نہ کم ہوا

کامیاب جناب مولوی محمد شجاع اللہ قادری الحسینی صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

محفل مین اُسکی ہمیشہ نیا اک ستم ہوا
پامال کیون کیا مری مرقد کو بعد مرگ
کچھ چھیڑ لطف مین بھی ستم کی ابھی ضرور
الفت بتونکی کیا کیا گلے کی ہوئی ہر بار
مرقد یہ کامیاب کی کہتی ہین وہ

آگے ہمارے غیر کو نامہ رقم ہوا
بعد فنا بھی آپکا غصہ نہ کم ہوا
خالی کبھی جو رسے تیرا کرم ہوا
جب قصد میرا دیر سے سوئے حرم ہوا
مرنے کا تیرے ہمیشہ نہایت الم ہوا

مظفر جناب منشی محمد مظفر علی صاحب تلمیذ حضرت کوثر مدظلہ

پیدا ہوے ہین چاہنے والے ہزار ہا
قسمین تو جھوٹی سیکڑون کہائین حضور نے
اکبار دیکھا جسنے ترا روے باصفا

نام خدا جوان جو ہمارا صنم ہوا
پورا کبھی نہ آپکا وعدہ صنم ہوا
بندہ وہ جان و دل سے خدا کی قسم ہوا

نجیب جناب سید محمد نجیب الدین صاحب تلمیذ حضرت حسرت

مقتل مین کل جو خنجر قاتل علم ہوا
آخر پیا خود ہی شوق شہادتمین خم ہوا

امید وصل یار نے تسکین جو دی مجھے
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

دل پھنک گیا جگر بھی جلا جان بھی جلی
جو کچھ ہوا یہ عشق کا لطف و کرم ہوا

وہ دن بھی حق دکھائے کہ عالم بھی مجھے
تمیز شہ نظام کا فضل و کرم ہوا

اعدا مین شور فتنۂ محشر بپا ہوا
خط وصل کا جو نام سے میرے رقم ہوا

فصل بہار تمکو مبارک ہو میکشو
لو شرق سے بلند وہ ابر کرم ہوا

بیت الحرام تمکو مبارک ہو زاہدو
اپنا تو کعبہ یار کی ابرو کا خم ہوا

کیا خوف انتقام قیامت کا ہے مجیب
کافی تجھے وسیلہ شاہ امم ہوا

نادر - جناب منشی محمد وزیر علی صاحب

مدت کے بعد اُنسے جو خلوت ہوئی نصیب
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

مجھکو نہ تھی امید کہ آئینگے آپ پھر
ممنون ہوا مین آپ کا مجھپر کرم ہوا

بسمل یہ لاش ہی نہین معلوم تک نہین
عاشق تمہارا راہی ملک عدم ہوا

وزیر - جناب شیخ وزیر علیصاحب تلمیذ حضرت حلیم لکھنوی

کیا کیا نہ قاصدون پہ ہمارے ستم ہوا
کوئی ہوا حلال کوئی توپ دم ہوا

خورشید اب تلاش مین نکلا ہے دیکھئے
گھر سے مرے وہ ماہ رواں صبحدم ہوا

شب بھر رہا وصال تو برسون فراق یار
تھوڑی خوشی ہوئی تو بہت مجکو غم ہوا

سجدہ یکو رہگذر مین جھکایا سبھون نے سر
کعبہ ہر اک حضور کا نقش قدم ہوا

اُٹھکر ہمارے پاس سے گھر اپنے وہ گئے
بیٹھے بٹھائے ہائے یہ کیسا ستم ہوا

بعد خدا خیال بتان دلمین آگیا
بیت الحرم بھی دیکھئے بیت الصنم ہوا

کچھ دن رہے دکن مین نہ تم بمبئی چلے
اسباب کا وزیر نہایت ہی غم ہوا

واجد - جناب محمد عبد الواجد صاحب

ارمان ہمارے پاس سر مو نہ کم ہوا
اشک اپنی فوج نالہ ہمارا علم ہوا

راحت اُسی مین ہے کہ از لسے ہو عاشق
مسکن جو لو بنا کا کلِ پُر پیچ

بیتابی اور بڑہگئی اُسکے فراق مین
افسوس دلِ طپیدہ یہ جسوقت دم ہوا

یہ شوق قطعِ راہ ہے مجکو کہ دشت مین
مجھسے بھی گرم تر مرا نقشِ قدم ہوا

پیش از بلوغ اُنکے دیا ہمنے دل اُنہین
روزِ وصال کا یہی بیعِ سلم ہوا

تشبیہ اُس دہن کی جو مین ہو چند لگا
سیر اگذر بھی جانبِ ملکِ عدم ہوا

شہ کا کلام ایسا فصیح و بلیغ ہے
کہہ سکتے ہین کہ رشکِ کلیمِ عجم ہوا

واصفی جناب سید عبد الصمد صاحب تلمیذ حضرت داغ -

ملکر گئے وہ مجھسے الٰہی ستم ہوا
اکس رنج میرے دلکا بڑہا ایک کم ہوا

پامالی اُس غریب کی دیکھے کوئی ذرا
مٹ مٹ گئے حیف جو ترا نقشِ قدم ہوا

کیا جانئے بنے گی یہ کسکے گلے کا ہار
ہو وجہ تیری تیغ مین پیدا نہ خم ہوا

ایسا ڈرا ہو نہین ترے بیداد و جور سے
گر لطف بھی ہوا تو یہ جانا ستم ہوا

وہ حرف پھر نہ خشک ہوا دیکھنا اثر
مضمون جسمین دیدۂ تر کا رقم ہوا

سُرخی ہے خون کی کفِ پا مین لگی ہوئی
پامال کسکا دل ترے زیرِ قدم ہوا

ہم آتشِ فراق مین اُس بت کی جلگئے
دوزخ ہمارے واسطے باغِ ارم ہوا

کیا جانئے حال کیا ہو مرے دلکا ناصحو
گر رنگ یہ ابھی سے ترا شامِ غم ہوا

تسکین دیگئے وہ مجھے آج واصفی
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

ہنر جناب منشی شیخ غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

میت پہ میری کھولکے گیسو وہ کہتے ہین
اس غم جو اسکے مرنیکا مجکو بھی غم ہوا

تمنے جو باتین کین مرے آگے رقیب سے
دل خون ہوکے رہگیا کچھ ایسا غم ہوا

بیتابی بیقراری لحد مین بھی ہے وہی
دردِ جگر ہمارا ابھی تک نہ کم ہوا

محفل مین جام بھر کے دیا اُسنے جب مجھے
احباب خوش ہوئے مرے دشمن کو غم ہوا

ہنکو ستا کے ہوتی تھی خوشی جانِ من
سنتے ہین کل وہ راہیِ ملکِ عدم ہوا

کرتے ہین سجدے سیکڑون عشاق مادن
سفاک تیرا کوچہ بھی بیت الحرم ہوا

امثل مین ہر اصلی عمدلی ... ں غزلیات سے ہوتی ہے
تو غزل امیر صاحب مینائی کی بیوقت پہونچی مگر یہ اول
غزل ہی لہذا اس غزل کا قاعدہ مقرر سے مستثنی کرنا ضرور ہوا

غزل منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سرمایۂ ناز اسیر لکھنوی استاد نواب خلد آشیان رامپور

بت عیار تیری آنکھ بھی عیار کیسی ہے
ہزارون مار ڈالے اسنے یہ بیمار کیسی ہے

اری بانکے یہ تیغ ابروے خمدار کیسی ہے
پڑے ہین سیکڑون بال اسمین یہ تلوار کیسی ہے

ابھی کمسن ہی کیا ہین ہر وخت زر کا نیچو ...
سنبھالے ہوش تو پھر دیکھنا ہشیار کیسی ہے

خدا جانے کھنڈا انکو ہے کیون شمشیر ابرو پر
نہ چلتی ہے نہ چل سکتی ہے یہ تلوار کیسی ہے

لگی رہتی ہے شب بھر شمع اور جب صبح ہوتی ہے
سر منزل پہونچ جاتی ہے یہ رفتار کیسی ہے

اشارہ وہ نہین تیری جسم سخنگو ہمسے کہتی ہے
کہو پردہ مین خاموشی کے یہ گفتار کیسی ہے

نگہ نیچی کئے کیا آڑ مین چلمن کی بیٹھے ہو
ذرا دیکھو تو شکل طالب دیدار کیسی ہے

یہان ہونٹھون پہ دم ہے اور وہ بیدرد کہتا ہے
طبیعت تیری کچھ کہہ ای مرے بیمار کیسی ہے

زمین پر ناز سے تو پانون تو رکھتا نہین ظالم
کوئی کیا جانے تیری شوخی رفتار کیسی ہے

ذرا لو زبان کھولو تو باتو نکا مزا اٹھے
بنی بیٹھے ہو بت کیا جانے ہم گفتار کیسی ہے

یہان حسرت دیدار ہی مین عمر گزری ہے
تم آئینہ سے پوچھو لذت دیدار کیسی ہے

چھلکتی ہے جو کچھ ہنسکے وہ شوخی سے کہتے ہین
سنبھلکر پاؤن رکھو لغزش دم رفتار کیسی ہے

اٹھا کر رخ سے پردہ پوچھتے ہین اپنے عاشق سے
نگاہ حسرت اب ای طالب دیدار کیسی ہے

صبا پھرتی ہے گھبرائی ہوئی گلچین ہے افسردہ
خدا جانے چمن مین نرگس بیمار کیسی ہے

جہان دیکھا کہ آیا محتسب چھپ رہتی ہے خم مین
ابھی کمسن ہے لیکن دختر عیار کیسی ہے

ادا و ناز سے میرا ہی دل پامال کرتے ہین
مجھی سے پوچھتے ہین پھر مری رفتار کیسی ہے

... گھر مین کوئی بن سنور کر آنیوالا ہے
یہ رونق آج تیرے اسکے در و دیوار کیسی ہے

قصہ ہی گر نہیں چلکر قیامت کر چکا
بلا میں وہ جب صبح شب وصل اٹھے
بوسے لینے تم غیر ے عجب کو لیتے نہ پایا
بھلا ہوا بیکسی سے تم جو ناخوش ہو

... ٹ ہم تری ...
... شکست کیوں ہو ...
وہم انکار ہو نٹھوں پر ہنسی ای بار گی
امیر انصاف سے دیکھو تو یہ تحفہ

مصرع طرح حضرت آصف خلد اللہ

"بر آئے دلکی جو کچھ آرزو ہو"

قافیہ۔ آرزو۔ آبرو۔ ردیف۔ ہو

حضرات ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ کی چھٹی تاریخ محبوب کے لئے مصرع طرح عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار افواج آصفی نے تجویز فرمایا ہے ماہ ربیع الاول کی غزلیں بنام نائب مہتمم آجانا چاہئیں ۔

گلدستہ نمبر ۱۰ ، میں ماہ ربیع الثانی کے لئے یہ مصرع طرح ہو چکا تھا۔

"لطف شراب وکباب دیکھیے کبتک رہے"

در عہد نواب میر محبوب علیخان ...

العظمة لله

جلد (۳)

نمبر (۱)

محبوب الکلام

... ردان تا دشاد اسکا ہمیشہ آصف نظام
خسرو ملک سخن ہو کیوں نہ محبوب الکلام

یہ ماہواری گلدستہ حسب الحکم
عالیجناب عالیجاہ راجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی جمین
اعلیٰ شعرائے دکن و ہندوستان کا کلام درج ہوگا
باہتمام رائے ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے شایع ہوا

اِطلاع

محبوب الکلام کے لئے جو بزرگوار اپنی غزلین بھیجتے ہیں اُ
بعض اصحاب غلبۂ ذکاوت سے صرف تخلص پر اکتفا کرتے ہیں ا
اپنے نام نامی اور محل استقامت کو جلباب خفا مین رکھے
لہذا گلدستۂ اُنکے نام حسب شرایط مندرجہ محبوب الکلا
نہین کیا جا سکتا جہان آپ غزلین بھیجنے کی تکلیف گوارا فر
اگر نام اور قیام سے بھی اطلاع دیجئے تو سبحان اللہ۔

ایڈیٹر

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

کلام الملوک ملوک الکلام یعنی غزل
اعلیٰ حضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا حشم
نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خورشید عطا
تاج مہر سپہر اقبال زیبندہ تخت اجلال حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار
مظفر الممالک فتح جنگ ہزہائنس نواب میر محبوب علیخان بہادر
نظام الملک آصفجاہ آصف سلطان دکن خلد اللہ ملکہ
کبھی برا اے دل گمراہ تو ہے
مرا دشمن مرا بدخواہ تو ہے
نظر آتا نہیں شب کو کسی دن
کریں کیا ہم جو رشک ماہ تو ہے

فلک کو دیکھکر کوسے بتان سے | اُٹھے یہ کہکے ہم اللہ تو ہے

کہا جب اُنسے عاشق اور بھی ہین | قسم کہا کر کہا، اللہ تو ہے

تصور غیر کا مین نے کیا جب | کہان جاتا کہ سد راہ تو ہے

مرا راز محبت ہو نہ افشا | خدایا اِس سے بس آگاہ تو ہے

رقیبون کا جلائے دل تو جانین | کہان برق بلا اے آہ تو ہے

دل اب تو دیدیا اُس بت کو لیکن | مرا یاور مرے اللہ تو ہے

پڑا پہرتا ہے کوچہ مین اسی کے | ارے او دل بڑا گمراہ تو ہے

بتا یا دل کے گوشہ مین کوئی اور | فقط اک زیب خلوتگاہ تو ہے

اثر دیکھا ترا اے عشق ہمنے | ارے ظالم بڑا جانکاہ تو ہے

کہا جب بیوفا غیرون کو مین نے | بگڑکر بولے وہ واللہ تو ہے

ترے در کا گدا یا پیر مین ہون | شہنشاہون کا شاہنشاہ تو ہے

ادا سے ناز سے پاس آکے اسنے | کہا آصف سے آصفجاہ تو ہے

ارشاد — جناب محمد قاسم علی خان صاحب تلمیذ حضرت شاد

مرا ممدوح آصفجاہ تو ہے
مرے غزلوں کی بسم اللہ تو ہے

شہنشاہِ دکن واللہ تو ہے
مرا اے آصف جمجاہ تو ہے

نشانِ رحمتِ اللہ تو ہے
فروغ ملک ظل اللہ تو ہے

قمر کیا مال ہے خورشید کیا ہے
ضیاء روے مہر و ماہ تو ہے

ترحم یا علی اللہ ترحم
مرا حامی و ولی اللہ تو ہے

نہ کیون مرغ سحر تجکو کرین ذبح
ہمارا دشمن جانکاہ تو ہے

یہان مغموم ہم رہتے ہین افسوس
وہان مسرور خاطر خواہ تو ہے

مکانین باغ مین اور آسمان مین
چراغ و گل ہے مہر و ماہ تو ہے

نہین کچہ قاصد و خط کی ضرورت
مری حالت سے خود آگاہ تو ہے

کلیم دل مرا کیون طور جاے
رخ روشن تجلی گاہ تو ہے

براے فضل حق امید ارشاد
ثنا خوان وزیر شاہ تو ہے

آصفی — جناب مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب تلمیذ حضرت بیدل

مرا ہمدم غنیم جانکاہ تو ہے
شریک حال اور ہمراہ تو ہے

رعایا ہے دکن اور شاہ تو ہے
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

رقیب آتا نہ ہرگز میرے آگے
مین ہون شیر ژیان روباہ تو ہے

اُسے لائے تو جانین سے ہمنے مانا
نہایت با اثر اسکے آہ تو ہے

فلک پھرتا ہے تیرے آستان پر
کہون کیا رشکِ مہر و ماہ تو ہے

خدا تجکو کرے برباد اے عشق
حقیقت مین مرا بدخواہ تو ہے

ہر انسانکی نئی صورت بنائی
عجب صانع مرے اللہ تو ہے

نہین چھپتا نگاہو نمین کبھی بدر
مرے پیش نظر اے ماہ تو ہے

بھلائی اور برائی مین بہرحال
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہ باز آیا ریاکاری سے زاہد
کہون کیونکر فنا فی اللہ تو ہے

ملا ہے چین کوئی دم بھی ای دل — تو تنگا جیسے خلوتگاہ تو ہے
مرا دل تنگ ہو کہتا ہے مجھ سے — نہایت پُر دغا واللہ تو ہے
مصیبت مین بلا مین رنج وغم مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
وہ پہلی سی مروت اب کہان ہے — بہت ہی مجھ سے بے پرواہ تو ہے
بچے کیا خوفِ محشر آصفی ہو — محمد کا سگِ درگاہ تو ہے

احسان جناب میر احسان علی صاحب تلمیذ حضرتِ بیدل

مرا مالک مرا دلخواہ تو ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرا مونس مرے ہمراہ تو ہے — مرا غمخوار بس واللہ تو ہے
ہر اک کہتا رہیگا تا قیامت — دکن مین آصفِ ذیجاہ تو ہے
حسینانِ جہان ہون مثل ذرہ — فروغِ حسن مہر و ماہ تو ہے
چٹک کر غنچہ نے عقدہ یہ کھولا — گلستانِ دکن مین شاہ تو ہے
ترے در کا نکیون دارا ہو دربان — کہ سلطانِ دکن ذیجاہ تو ہے
تجھے قوت ہو مثلِ رستم و زال — فلاطونِ زمان واللہ تو ہے
ترقی ملک مین ہو دولت افزون — کہ نورِ چشمِ آصفجاہ تو ہے
فزون ہو خضر سے بھی عمر تیری — کہ ہر انسان کا دلخواہ تو ہے
نہین مطلب مرا اہل جہان سے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
بلائے ہر دو عالم سے ڈرون کیا — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

اختری جناب میر دلاور علی صاحب

تجھے شاہا خدا رکھے سلامت — ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے
نہین یاور مرا کوئی جہان مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ترا ثانی نہین جود و سخا مین — سبھی شاہو نسے عادل شاہ تو ہے

ارمان جناب رائے برجموہن لعل صاحب تلمیذ حضرتِ حشم

دکن کا بادشاہ اے شاہ تو ہے — ہمارا شاہ ظل اللہ تو ہے
مجھے سمجھانے کیوں آیا ہے زاہد — سلے اپنی راہ خود گمراہ تو ہے
بنایا خاک سے انسان کو تو نے — بڑا صانع مرے اللہ تو ہے
خدا سے کیوں جدا سمجھوں تجھے شیخ — جب اسد رجہ فنا فی اللہ تو ہے
میں مرتا ہوں نہ پوچھا حال میرا — بڑا ہی بیوفا واللہ تو ہے
ادھر طوفان ادھر باد مخالف — بچا نیوالا اب اللہ تو ہے
حرم میں دیر میں گل میں چمن میں — ہر اک شے میں مرے اللہ تو ہے

امداد۔ جناب حبیب علی صاحب تلمیذ حضرت سلیس

ہر اک آفت میں خضر راہ تو ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جہاں دیکھو وہاں چرچا یہی ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
وظیفہ ہے یہی امداد کا اب — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

ایجاد۔ جناب قاسم علی صاحب تلمیذ حضرت سلیس

ہر اک مشکل میں حق آگاہ تو ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہو کسطرح سے عقدہ کشائی — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ہر اک رنج و مصیبت اور بلا میں — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

اخلاق۔ جناب مولوی انور علیخان صاحب تلمیذ حضرت بقا

مصیبت میں غم و رنج و الم میں — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
برابر جائیگا جنت میں وہ شخص — کہے جو مرتے دم اللہ تو ہے

اشعر۔ جناب میر محبوب علی صاحب

ہے تیرے نور سے عالم یہ معمور — کہ رشک مہر رشک ماہ تو ہے
گدائی ہے تری شاہی سے بہتر — کہ شاہ دو جہاں واللہ تو ہے

مرا باطن ہے تجھپر صاف ظاہر　　دلون کے بھید سے آگاہ تو ہے
تڑپتا ہون مدینہ مجھکو پہونچا　　مرا یاور مرے اللہ تو ہے
وسیلہ عاصیون کی مغفرت کا　　قیامت مین رسول اللہ تو ہے
سکندر شوکت و دارا پناہ ہے　　جہان مین شاہ آصفجاہ تو ہے

امیرؔ۔ جناب مولوی امیر محمد خان صاحب

مرا مالک مرے اللہ تو ہے　　مین ہون محتاج شاہنشاہ تو ہے
یہی نسبت ہے مجھمین اور تجھمین　　مین بندہ ہون مرا اللہ تو ہے
ہوا سرتاب سجدہ مین جو شیطان　　ہدایت اسکی حبِّ جاہ تو ہے
بُرا پالا پڑا ہے سنگدل سے　　وہ ہے اک کوہ تمکین کاہ تو ہے
مین سچ کہتا ہون تجھسے یار جانی　　مرا آرام جان واللہ تو ہے
جہان اندھیر ہے بے تیرے ہمکو　　ہمارا آفتاب و ماہ تو ہے
نہین کچھ مانع صحرا نوردی　　مگر اے ضعف سنگ راہ تو ہے
نہین ہے کوئی بھی ہمدم ہمارا　　بس اب باقی فقط اک آہ تو ہے
ضرورت کیا ہے عرض حال دل کی　　خدایا ہر طرح آگاہ تو ہے
امیر ناتوان کی یہ صدا ہے　　مرا یاور مرے اللہ تو ہے

اخترؔ۔ جناب منشی محمد نذیر علی صاحب

سکون جان دلا واللہ تو ہے　　برات عشق مین نوشاہ تو ہے
غریبون کا معاون شاہ تو ہے　　نظام الملک آصفجاہ تو ہے
کوئی یاور نہو کیا غم ہے مجھکو　　مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مین بیکس ہون وطن سے بیوطن ہون　　مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مری طرز بکا سنکر وہ بولے　　گروہ عاشقونکا شاہ تو ہے
وہ لیکر چلدئے ہین جان و دلکو　　مری ہمدرد اب اک آہ تو ہے
بُرا ہو اے شب فرقت ترا بھی　　بڑی ہی سخت اور جانکاہ تو ہے

کرم سے بخشدے اختر کو یارب ۔ مرے اعمال سے آگاہ تو ہے

اکمل ۱۳ ۔ جناب سید قادر بادشاہ صاحب قادری

سر ملک دکن اے شاہ تو ہے ۔ نظام الملک آصف جاہ تو ہے
مبارک تجھکو تاج خسروانی ۔ کہ زیر چرخ شاہنشاہ تو ہے
سوا تیرے سناؤن کسکو احوال ۔ خبر گیران مرا ہر گاہ تو ہے
نہ آوے کیون ترے سایہ مین خلقت ۔ ظہور حق کا جلوہ گاہ تو ہے
اندھیری ظلم کی ہووے نکیون دور ۔ کہ نور عدل صبح گاہ تو ہے
نکیون غربا رہین تیرے دعاگو ۔ کلید فیض خاطر خواہ تو ہے

اسد ۱۴ ۔ جناب مرزا اسد اللہ بیگ صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

مرے ہر درد سے آگاہ تو ہے ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مجھے ہر دم یہی ورد زبان ہے ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ضعیف و ناتوان و زار رہون مین ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہین ہے کچھ عدو کا خوف مجھکو ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
رہے لب پر مرے یہ وقت آخر ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
اسد یہ مصرعہ آصف ہی کیا خوب ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے

اُنس ۱۵ ۔ جناب محمد غلام محی الدین صاحب تلمیذ حضرت سلیس

گدا کو مت پھرا محروم در سے ۔ شہنشاہوں کا شاہنشاہ تو ہے
سکندر قیصر و خسرو سے زائد ۔ نظام الملک آصفجاہ تو ہے
یہی اُنس حزین کا ہے وظیفہ ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے

اطہر ۱۶ ۔ جناب ابو طاہر سید اعظم اللہ حسینی صاحب تلمیذ حضرت بیدل

مرا حامی رسول اللہ تو ہے ۔ مجھے کیا خوف ہے ہمراہ تو ہے

نہیں کہنے کی حاجت سب ہی معلوم
کہ حال زار سے آگاہ تو ہے

نہیں ہے آسرا مجھکو کسی کا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

دل بیتاب سے کہتی ہے ہمت
نہیں ہے راہ پر بد راہ تو ہے

تپ دل کی تسلی بخش غم مین
اگر ہے کوئی تو لے آہ تو ہے

کہاں جاسے کوئی لیکر تمنا
امید بیکسان اے شاہ تو ہے

ترا سایہ رہے ملک دکن پر
ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے

دکن مین کیا جہان مین رشک حاتم
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

نہیں آتا ہے اطہر راہ پر کیون
یہی کہتے ہین سب گمراہ تو ہے

اسعد۔ جناب سید عبد الجبار صاحب تلمیذ حضرت حکیم

فلک پر زیب اختر ماہ تو ہے
زمین پر بندہ پرور شاہ تو ہے

خجل ہے زرد رو ہے مہر انور
بر آمد جب سے رشک ماہ تو ہے

ہے غیر حال دل اظہر من الشمس
کہ ذرہ ذرہ سے آگاہ تو ہے

ہے آسان تر کڑی منزل عدم کی
الٰہی جب مرے ہمراہ تو ہے

ہے ابراہیم کا فرمان مسلم
نہ تو انجم نہ مہر و ماہ تو ہے

دعا کے واسطے اسعد اٹھا ہاتھ
یہی خواہ شہ ذی جاہ ہے

۱۸ اکبر۔ جناب سید عبد الکریم صاحب تلمیذ حضرت حکیم

اگرچہ ہو نہو کوئی سب مجھے کیا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہیں ہی ڈر مجھے دشمن سے اپنے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مجھے کیا خوف ہے محشر کے دن کا
مرا حامی رسول اللہ تو ہے

تو کہہ چل کر یہ اب آصف سے اکبر
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

۱۹ اختر۔ جناب سید عبد الحی صاحب تلمیذ حضرت حکیم

خدایا تجھکو زیبا کبریائی
کہ سب شاہونکا شاہنشاہ تو ہے

ہے کیا کعبہ مین جز تیری رضا کے | وگرنہ ہر جگہ اللہ تو ہے
دکھائے جذب الفت کوئی جانان | کہ ان راہون کا خضر راہ تو ہے
دلا کیون کر ہو تو آصف کا واصف | کہ وہ یک کوہ ہے اور کاہ تو ہے
کہین تو چھوڑ پیچھا چرخ بدکیش | جہان جاتا ہون بس ہمراہ تو ہے
ہے کس گم گشتہ کا مفتون اے چرخ | یہ کسکی راہ مین گمراہ تو ہے
عجب کیا ہو اگر اختر پہ سایہ | کہ میرے شاہ ظل اللہ تو ہے

۲۰ اصغر۔ جناب محمد شریف الحسن صاحب تلمیذ حضرت کاشف

نظام الملک آصف جاہ تو ہے | فلک حشمت دکن کا شاہ تو ہے
تجھی سے عرض مطلب ہے ہمیشہ | گدا ہین ہم ہمارا شاہ تو ہے
اندھیرے راستہ کا کیا رہا ڈر | ہمارا پیشوائے راہ تو ہے
اسد کیطرح سے پہنچونگا اوس تک | عدوے ناتوان روباہ تو ہے
صبا جا کر ذرا جنت سے کہدے | ہماری اک تماشہ گاہ تو ہے
کسے جا کر سنائے حال اصغر | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
یہ کیا کہتا ہے اصغر کی تو سنلے | نظام الملک آصف جاہ تو ہے

۲۱ احمد۔ جناب غلام احمد صاحب تلمیذ حضرت عشقی

مرا آرام دل دلخواہ تو ہے | کہ راحت جان کی واللہ تو ہے
حسینون مین جہان کے شاہ تو ہے | اگر تارے ہین سب تو ماہ تو ہے
مجھے باطل کے ظلمت کا ہے کیا ڈر | مرے حق مین چراغ راہ تو ہے
نہ کیونکر مجکو ہو تجھ سے محبت | کہ محبوب حبیب اللہ تو ہے
غم فرقت سے دل ٹکڑے ہے میرا | ستاتا کیون غم جانکاہ تو ہے
کرین سب کیون نہ تیری مدح احمد | کہ مداح رسول اللہ تو ہے

۲۱ ایوب۔ مرزا رحمانعلی بیگ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

ترا بوسہ لیٹ کر لون نہ کیونکر | امرے محبوب رشک ماہ تو ہے

عذاب قبر کا کھٹکا رہے کیون — موے پر بھی مرے ہمراہ تو ہے
شجاعت مین سخاوت مین کرم مین — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
سراہون کیا تجھے اے خوبی حسن — فلک توقیر رشک ماہ تو ہے
تمامی بادشاہون مین جہان کے — نظام الملک عالیجاہ تو ہے
ہر ایک مشکل مین کہتا ہے ہر یک یہ — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
تری عظمت نہ کیون ہم پر ہو واجب — ہمارا بادشہ ذیجاہ تو ہے
تجھے سر آنکھ پر رکھین نکیون ہم — کہ تاج فرق خلق اللہ تو ہے
ہزارون مر گئے اسمین ای ایوب — ہوا کیون عشق مین گمراہ تو ہے

۲۲ افضل جناب محمد عبد الرحمن صاحب تلمیذ حضرت بیدل

رعیت کا نکوئی خواہ تو ہے — کہ سلطان دکن اے شاہ تو ہے
نہ کیون ملک دکن پائے ترقی — دکن پر حکمران اے شاہ تو ہے
ندیکھا ایکدم مجسکو پلٹ کر — عجب بے رحم رشک ماہ تو ہے
نہ طاقت ہے نہ دولت ہے نہ ہمت — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
شفیع امت کا اپنے کیون نہووے — حبیب حق رسول اللہ تو ہے
کہان افضل کہان ظل الٰہی — مین اک ناچیز ہون اور شاہ تو ہے

۲۳ الطاف جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب تلمیذ حضرت بیدل

سزاوار سجود اللہ تو ہے — شہود و غیب کا آگاہ تو ہے
بچا لیگو گنہ گارون کی عزت — بڑا حامی رسول اللہ تو ہے
سمجھکر رکھ قدم اے دل سمجھکر — یہ راہ عشق ہے گمراہ تو ہے
سفینہ صبر کا ہوتا ہے برباد — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
سر تاج سلاطین ممالک — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
رہو دائم سلامت شاہ آصف — ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے
سنن الطاف کو افلاس کا درد — طبیب مہربان جب شاہ تو ہے

۲۲ بیدل۔ جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب تلمیذ حضرت غالب

رفیق وقت پیری آہ تو ہے
جہان دیکھو وہان ہمراہ تو ہے

تلاطم خیز ہے دریائے ہستی
خدا ؤ نا خدا اللہ تو ہے

کہان وہ نالہائے آسمان خیز
عصائے ناتوانی آہ تو ہے

تلافی کچھ تو ہو درد نہان کی
تپ دل سے مری آگاہ تو ہے

فلک دشمن زمین پر ہنسنے والے
مرا اسوقت مین اللہ تو ہے

گلو سے کہہ رہی ہے جان بسمل
رضا شاہد شہادتگاہ تو ہے

سنو اے دیدہ تر آبرو ریز
رہ عصمت کا کیون بدخواہ تو ہے

جوانی ہے نہ طاقت ہے نہ کس بل
مرا ہمدم غم جانکاہ تو ہے

نفس کا آسرا غم کا سہارا
دوائے سوز دل ای آہ تو ہے

وہ جسکی چارہ ہوا سپے برئیکو
خدا کو عبد کو اے چاہ تو ہے

دلا خود رفتگی اچھی نہین ہے
بت ارمان کی منزلگاہ تو ہے

یہ خنجر ہے یہ پہلو ہے یہ دل ہے
نہین دل مین کوئی واللہ تو ہے

ہوس کار و لنسے کیون ملتا ہے ظالم
بہار حسن کا بدخواہ تو ہے

وہ کیا ہے جو نہین انسان تجھہ مین
دو عالم کا تماشاگاہ تو ہے

دراز ہے شب فرقت کو مت پوچھہ
مری ہستی بہت کوتاہ تو ہے

عدو سے کہہ رہی ہے ہمت شاد
مین شیر رزم ہون روباہ تو ہے

کڑی منزل ہے ای بیدل عدم کی
مگر غفلت مین ای گمراہ تو ہے

۲۰ بخشی۔ جناب ابوالکرم مولوی میر محمد علی صاحب تلمیذ حضرت بیاں لک

سمجھتا ہون مرا بدخواہ تو ہے
مرا دشمن بت گمراہ تو ہے

مرے سب حال سے آگاہ تو ہے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

قدم رکھتا ہون کوئے عاشقی مین
نگہبان اے مرے اللہ تو ہے

جفا جو فتنہ گر آزار پیشہ
ستمگر بے وفا واللہ تو ہے

ہوا ہون غرق سرتا پا گنہ مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
کیا شکوہ تجھے اپنا سمجھکر — مرا دلدار خاطرخواہ تو ہے
پتہ تیرا نہین دیر و حرم مین — کہان اے بخشی گمراہ تو ہے

بقاؔ ۔ جناب محمد رزاق شریف صاحب تلمیذ حضرت کاشف

لگی پر کیون فلک سرگاہ تو ہے — مرا کیون اسقدر بدخواہ تو ہے
ترے رتبہ کو پہونچیگا کوئی کیا — سلیمان بخت آصفجاہ تو ہے
بغیر از تیرے مین کسکو پکارون — تمامی خلق کا اللہ تو ہے
مقدر ہنس کے کہتا ہے ہمارا — خدا کی شان دولت خواہ تو ہے
سرشک چشم سے کہدو یہ جاکر — نزول رحمت اللہ تو ہے
مصیبت مین غم و رنج و الم مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
رہے روشن چراغ ای شاد تیرا — شہ آصف کا نکوخواہ تو ہے
بقاؔ رہتا ہے تیرے زیر سایہ — کہ آصف جاہ ظل اللہ تو ہے
بقاؔ گھبرائے کیون ہر بات پر اب — کرم فرما ہمیشہ شاہ تو ہے

بشیرؔ ۔ جناب محمد بشیرالدین صاحب تلمیذ حضرت مجاہد

مین بندہ ہون ترا اک شاہ تو ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جہان مین میری عزت رکھنے والا — مرے احوال سے آگاہ تو ہے
مرے سر پر پڑا ہے بار عصیان — مجھے کیا ڈر ہے جب ہمراہ تو ہے
نکی دنیا مین مین نے کوئی نیکی — الہی ہادئ گمراہ تو ہے
سوا تیرے نہین کوئی وسیلہ — شفیع المذنبین آگاہ تو ہے
گنہ سے رکھ بشیرالدین کو محفوظ — مرے احوال سے آگاہ تو ہے

بیکسؔ ۔ جناب محمد غوث صاحب

کہین تو کیا کہین ای جان سب کچھ — ہمارے حال سے آگاہ تو ہے

بلاغت مین فصاحت مین زیادہ
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

ہون بیکس بے وسیلہ بے سہارا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۹۲ بسمل - جناب محمد محی الدین صاحب تلمیذ حضرت وفا

مرے احوال سے آگاہ تو ہے
مین بندہ ہون مرا اللہ تو ہے

بتو نکے دل مین جا ہوگی تجھی سے
شریک حال زار ای آہ تو ہے

در مقصد تک اسے دل مجھکو لیجا
سکندر مین ہون خضر راہ تو ہے

مجھے تکیہ ہے تیری ذات پر بس
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

کسیکا حق تلف ہوتا نہین ہے
عجب منصف مزاج ای شاہ تو ہے

نہین ظل ہما کی مجھکو خواہش
مرے سر پر ای آصفجاہ تو ہے

گنہ سے توبہ کرتا ہون مین بسمل
بڑا راحم مرے اللہ تو ہے

۹۳ تسکین - جناب محمد شرف الدینخانصاحب تلمیذ حضرت کاشف

نہین کشکا رقیبون کا مجھے کچھ
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مرے محبوب سلیمان شاہ آصف
شہنشا ہونکا شاہنشاہ تو ہے

نہین تجھ سا حسین دنیا مین کوئی
حسینو نمین حسین واللہ تو ہے

مجھے دوزخ سے کیون کر خوف ہوگا
مرا مالک مرے اللہ تو ہے

تائب - ابو الشرف محمد علی صاحب تلمیذ حضرت عتیق

حکومت ہے تری جن و بشر پر
سر خیل جنود اللہ تو ہے

نہ ہے خوبی قسمت ہے ہماری
کہ سلطان دکن ای شاہ تو ہے

نریمان ہیبت و سہراب قوت
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

ہوا مشہور ہر مجلس مین تائب
ثنا خوان حبیب اللہ تو ہے

۹۵ توقیر - جناب مولوی شیخ احمد صاحب مددگار محاسب

مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرے مقصود سے آگاہ تو ہے

نکیرین آوینگے پرسشش کو میری	وسیلہ قبر مین یا شاہ تو ہے
ہے ذرہ حسن یوسف تیرے آگے	تجلی بخش مہر و ماہ تو ہے
نظر مین دل مین جلوہ بس گیا ہے	جدہر دیکھو مرے ہمراہ تو ہے

جلیس۔ جناب منشی محمد امیر الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

سلاطینون مین شاہنشاہ تو ہے	نظام الملک آصفجاہ تو ہے
شہ دارا حشم و الله تو ہے	نظام الملک آصفجاہ تو ہے
شہنشاہونکا عز و جاہ تو ہے	نظام الملک آصفجاہ تو ہے
بجز تیرے نہین کوئی تمنا	مرے احمد مرادلخواہ تو ہے
غریبی مفلسی آفت مین ہردم	مرا یاور مرے الله تو ہے
ہین آصف سے کون آصف کا مظہر	شہنشاہونکا شاہنشاہ تو ہے
یہ قول حضرت کاشف بجا ہے	شہنشاہو مین ظل الله تو ہے
جلیس گمشدون کا دوجہانمین	معاون ہر طرح الله تو ہے

حامی۔ جناب سید غلام احمد صاحب تلمیذ حضرت کاشف

سبھی ملک دکن مین کرتے ہین قدر	گرامی کاشف ذیجاہ تو ہے
محبت رکہنا اب دس شعروں کی	دل کا ہیدہ مثل کاہ تو ہے
قدم رکھا ہوا ن پھر عشق بتان مین	مرا یاور مرے الله تو ہے
تری کیا شان ہے الله الله	نبی الله حبیب الله تو ہے
سلامت با کرامت تا ابد باد	ہمارا سرپرست ای شاہ تو ہے
نچاہون تجہ سے تو پہر کس سے چاہون	دکن کا آصف ذیجاہ تو ہے
یہی حامی کا بس ورد زبان ہے	مرا یاور مرے الله تو ہے

حافظ۔ جناب سید یوسف صاحب

بھلا تعریف تیری میری منہ سے	مین چیونٹی اور سلیمانجاہ تو ہے

نہین ثانی ترا ای شاہ یوسف
وہ حاتم دل سکندر جاہ تو ہے

عدالت لکھ رہی ہے صاف منہ پر
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

زبان سے کہنے کی حاجت نہین ہے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نصیحت غیر کو کرتا ہے حافظ
ذرا تو دیکھ خود گمراہ تو ہے

حاذق[۲۳]۔ جناب مولوی حکیم محمد اکبر علیخانصاحب

عجب نادان اے دل آہ تو ہے
کسیکے عشق مین گمراہ تو ہے

ہوا ہے عشق کا پھر تجھکو سودا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مکرر پھر کرون کیا اوسکا اظہار
مری حالت سے خود آگاہ تو ہے

تجھے سب جانتے ہین تا بہ لندن
دکن کا والی آصف جاہ تو ہے

مقدس ذات ہے آصف وہ تیری
کہ کہتے سب ہین ظل اللہ تو ہے

سوا تیرے نہین کوئی مددگار
مرا حامی رسول اللہ تو ہے

حکیم[۲۴] جناب جنار دہن پرتاب صاحب تلمیذ حضرت رعد

دکن کا خسرو ذیجاہ تو ہے
ترا ثانی نہین وہ شاہ تو ہے

تو محبوب الہی کا ہے محبوب
کہ محبوب علی خان شاہ تو ہے

نہین کچھ ہمکو فکر گردش چرخ
ہمارے سر پہ آصف جاہ تو ہے

لبان بحر ہین محکوم ہم سب
رعایا ہے دکن کا ماہ تو ہے

حامد[۲۵]۔ جناب محمد حامد علی خانصاحب

مری ہمدم فقط اک آہ تو ہے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

کیا ترچھی نظر سے قتل مجھکو
نہایت سنگدل واللہ تو ہے

تو بحر حسن کا ہے دریکتا
حسینان جہانکا شاہ تو ہے

امیرونکو جو دولت پر ہے غرہ
غریبونکا محمد اللہ تو ہے

بھنسی ہے بحر غم مین میری کشتی
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

سوا تیرے کرو نمین کس کو سجدہ — مین ہون بندہ مرا اللہ تو ہے
تبسم برق آسا اوسکا اے دل — جلادیگا کہ مشل کاہ تو ہے
تجھے ہم آسمان سمجھے تھے لیکن — کسی عاشق کا دود آہ تو ہے
ضیائے حسن سے روشن ہے عالم — چڑھا جو بام پہ اے ماہ تو ہے
بروز حشر حامد روسیہ کا — فقط حامی رسول اللہ تو ہے

خوف۔ جناب محمد احمد علی صاحب تلمیذ حضرت مجاہد

دکن کا بادشاہ اے شاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
نظام الملک آصفجاہ تو ہے — ہمارا سرپرست ای شاہ تو ہے

خفیف۔ جناب میر لطف علی صاحب حسینی تلمیذ حضرت کاشف

اٹھیگا بار عصیان تجھ سے کیونکر — کڑی منزل ہے مشل کاہ تو ہے
گدا کو کر دیا اک دم مین سلطان — عجب بافیض شاہنشاہ تو ہے
رہ تاریک مین ملک عدم کے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرے شاہ دکن کو رکھ تو قایم — نگہبان اسکا اے اللہ تو ہے
عذاب قبر سے کیا ڈر ہو مجھکو — لحد مین جب مرے اللہ تو ہے
خفیف کمترین کا دو جہان مین — کرم فرما حبیب اللہ تو ہے

خرد۔ جناب ابو المظفر خواجہ محمد شفیع الدین صاحب تلمیذ حضرت آزاد

مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے — مرا حامی مرے اللہ تو ہے
عبث فکر وفا کی دھن ہے اے دل — حسینونکا تجلی گاہ تو ہے
بلا ہے گیسوے پیچان یہ ای دل — عبث اس پیچ مین گمراہ تو ہے
ستانے سے مرے کچھ فائدہ بھی — مرا کیون اسقدر بدخواہ تو ہے
دو عالم مین ترا نقشہ جما ہے — زمین پر رشک مہر و ماہ تو ہے
ترا نظرونمین ہے عالم سمایا — مری آنکھون پہ ہمراہ تو ہے

تری نبیاد کیا ہے چرخ ظالم ۔ ہمارے دل کا دود آہ تو ہے
تماشا ہے تجھہ پہ آخر اِک زمانہ ۔ حسین دنیا مین خاطر خواہ تو ہے
شہ آصف ترا رتبہ ہے برتر ۔ حقیقت مین شہ ذیجاہ تو ہے
تجھے ظل خدا کہنا بجا ہے ۔ دکن کی مملکت کا شاہ تو ہے
ہماری آرزو تیرا کرم ہے ۔ ہمارا مدعا واللہ تو ہے
خرد تو اور اوسکے پلے نازک ۔ زہی قسمت جو فرش راہ تو ہے

خاور ۴۲ - جناب رام چندر پرتاب صاحب تلمیذ حضرت حشم

بٹھا کر یار کو پہلو مین اپنے ۔ مین کہتا ہون ہمارا ماہ تو ہے
ہمارے قتل پر تو ہنس رہا ہے ۔ ارے ظالم عجب بدخواہ تو ہے
کہون کیا حال مین جوش جنون کا ۔ کہ میرے حال سے آگاہ تو ہے
چلا ہون یار کے کوچہ مین اب تو ۔ مرا حافظ مرے اللہ تو ہے
ہمارے سر پہ تو اے شاہ آصف ۔ ہمیشہ رہ کہ ظل اللہ تو ہے
ہین جس کے عہد مین چھوٹی بڑی خوش ۔ مرے سرکار آصفجاہ تو ہے
کہین وہ لاکھ مجھکو فکر کیا ہے ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
تجھے ہم جانتے ہین خوب خاور ۔ عجب آفت زدہ واللہ تو ہے

دل ۴۳ - جناب رام پرشاد صاحب تلمیذ حضرت احمد

غریبون کا وسیلہ شاہ تو ہے ۔ پناہ بیکسان واللہ تو ہے
ہمارا بادشاہ اے شاہ تو ہے ۔ نظام الملک آصفجاہ تو ہے
ترے در کے سوا جائین کدہر ہم ۔ ہمارا سرپرست ای شاہ تو ہے

دبیر ۴۴ - جناب جانکیرام جیو تلمیذ حضرت عتیق

مرے رنج و مصیبت مین یقیناً ۔ مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جہان کے بادشاہون مین بلاشک ۔ مرے آصف شہ ذیجاہ تو ہے

کرون کیا مدح مین ای شاد تیری
وزیر فوج آصف جاہ تو ہے

نگہبان دین و دنیا مین ہمیشہ
شہ آصف کا اے الله تو ہے

دعا تجھکو نہ دون کیون دل سے اپنے
کہ سردار دکن ای شاہ تو ہے

ظفر پائی تجھے ہو کیون نہ ہر جا
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

گھٹے کیون نشیون سے قدر تیری
کہ مدت سے دبیر شاہ تو ہے

درؔما۔ جناب گورسرن لل صاحب تلمیذ حضرت حشم

دکن کا شاہ آصف جاہ تو ہے
ہمارے سر پہ ظل الله تو ہے

تجھی سے فخر ہے تاج شہی کو
فریدون فر سکندر جاہ تو ہے

ہم اکر لینگے کیا یہ اہل دنیا
مرا یاور مرے الله تو ہے

انکر زاہد نصیحت مجھکو نادان
محبت سے ابھی گمراہ تو ہے

کتان دلکو پارہ کر دیا ہاتے
عجب بے رحم میرے ماہ تو ہے

نکل اے درد فرقت دور ہو تو
بسان سایہ کیون ہمراہ تو ہے

ترے ہے خیر خواہ ہو نہین یہ درما
و لے ایجان مرا بد خواہ تو ہے

ذاکر۔ جناب ابو الجود مرزا محمد غلام علی بیگ صاحب تلمیذ حضرت واقف

ترا ثانی نہین دنیا مین کوئی
بلا شبہ بنیؔ الله تو ہے

نہ دولت کی نہ ثروت کی ہے خواہش
مرا محبوب آصف جاہ تو ہے

نظام الملک آصف جاہ دوران
ہمارا شاہ والا جاہ تو ہے

ذرہ۔ راجے بہانسکر پرتاب صاحب

دکن مین عدل گستر شاہ تو ہے
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

سپے درمان خبر لے اے سیما
ہمارے درد سے آگاہ تو ہے

انیس و ہمدم و دمساز میری
فراق یار مین لے آہ تو ہے

بتو نکی چاہ مین بیدھب پھنسا ہون
بچانے والا اے الله تو ہے

رقیبون سے رکھون کیون ربط و الفت / مرا محبوب اور دلخواہ تو ہے
ہے عالم مبتلا چاہت مین تیری / حسین یوسف سے بھی واللہ تو ہے
خضر کی رہبری کیا کام آوے / دل وارفتہ جب ہمراہ تو ہے
نہین انجام اچھا عاشقی کا / دل نادان ابھی گمراہ تو ہے
ادھر بھی پرتو نور نظر ہو / مین اک ذرہ ہون مہر و ماہ تو ہے

رشید ۸۷ جناب ابو المجد سید رشید الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

مصیبت سے مری آگاہ تو ہے / مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرا مقصد بت دلخواہ تو ہے / مرا منصب مری تنخواہ تو ہے
سلامت حق رکھے تجکو ہمیشہ / مرا مونس بت دلخواہ تو ہے
قمر شرمندہ ہے تیرے مقابل / کہ یوسف سے سوا ای ماہ تو ہے
ترحم یا نبی اللہ ترحم / مراد الی رسول اللہ تو ہے
بحمد اللہ نکو کردارم امشب / بغل مین جو مرے ای ماہ تو ہے
سکندر سطوت و جمجاہ و عادل / نظام الملک آصف جاہ تو ہے
خدا کا شکر ہے ممدوح میرا / نظام الملک آصف جاہ تو ہے
سلامت تو رہے با عز و رفعت / ہمارا قدردان ای شاہ تو ہے
کشن پرشاد و مہاراجہ بہادر / محب آصف ذیجاہ تو ہے
بتان سنگدل کا خوف کیا ہے / مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مین مثل شیر ہون محفل مین انکی / رقیب روسیہ روباہ تو ہے
قیامت مین رشید خستہ تن کا / وسیلہ یا رسول اللہ تو ہے

ریحان ۸۸ جناب غلام محبوب صاحب تلمیذ حضرت غلام

فریدون عظمت و جم جاہ تو ہے / پناہ بیکسان اے شاد تو ہے
نہین ثانی ترا اسدم جہان مین / دکن ہے ملک و شاہنشاہ تو ہے
ترا شیدا ہے دل سے سارا عالم / پری وش اور رشک ماہ تو ہے

ترا ہے آسرا ریحان کو ہر دم | مرا یاور مرے اللہ تو ہے

روح جناب محمد غیاث الدین صاحب تلمیذ حضرت وطن

بچائی موج غم سے کشتئ دل | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
لڑیگی عشق سے کے عقل کیونکر | کہ وہ ہے شیر اور روباہ تو ہے
کوئی ہمدم نہین فرقت کی شب مین | فقط اک ہم نفس اے آہ تو ہے
دل ناداں مبارک آمد عشق | کہ وہ شعلہ ہے برگ کاہ تو ہے
دو عالم تیرا سایہ ہے محمد | بلا سایہ کے ظل اللہ تو ہے
جہاں روشن سمجھتا ہون تجھی سے | مری نظرون مین مہر و ماہ تو ہے
بیان کرنے کی کیا حاجت ہے تجھ سے | مرے سب حال سے آگاہ تو ہے
مثال کوہ ہے بار غم ہجر | دلا مانند برگ کاہ تو ہے
کسی شے کی طلب مجکو نہین ہے | کہ میری آرزو اور چاہ تو ہے
رسائی تا در دلدار اے روح | تجھے کیونکر ہو سد راہ تو ہے

رحم جناب بھیم چند بہادر تلمیذ حضرت کرم

مکین مسجد و درگاہ تو ہے | جدھر دیکھو مرے اللہ تو ہے
غضب کرتا ہے اے ظالم سمجھ تو | ارے ہمراز کا بدخواہ تو ہے
بتو نکے جور کی پروا نہین کچھ | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
دل و جان سے مین ہون قربان تجھ پر | مرا مطلوب رشک ماہ تو ہے
گناہون سے مجھے کیا خوف ہے حب | مرا غفار اے اللہ تو ہے

رونق جناب محمد فیاض خان صاحب تلمیذ حضرت لائق

رعیت ہم ہین تیری شاہ تو ہے | نظام الملک آصفجاہ تو ہے
مدد ہر دم تجھی سے چاہتا ہون | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
دعا رونق یہی کرتا ہے ہر دم | رہے قایم ہمارا شاہ تو ہے

راغبؔ ۔ جناب مولوی عبدالمجید خانصاحب تلمیذ حضرت سالکؔ

دلونکے راز سے آگاہ تو ہے
جو دل کو دل سے ہو وہ راہ تو ہے

ہیولے کو کیا صورت مین ظاہر
حکیم مطلق اے ذیجاہ تو ہے

تجھی سے کائنات جزو کل ہے
پناہ کوہ و برگ کاہ تو ہے

توہی ہے رنگ و بوئے گل مین پنہان
ضیاء مہر و نور ماہ تو ہے

نہو کیون تجھ سے ہراک کو محبت
ہراک کا دوست خاطر خواہ تو ہے

ہراک جا توہی حافظ ہے حقیقی
پناہ یوسف اندر چاہ تو ہے

فراز عرش سے تحت الثریٰ تک
محیط کل شے واللہ تو ہے

مطاع خلق و عالم یا الٰہی
بلا جبر و بلا اکراہ تو ہے

تجھی کو چاہتا ہے سب زمانہ
توہی دولت ہے عز و جاہ تو ہے

ہین سب محتاج تیرے در کے یارب
گدا ہم سب ہمارا شاہ تو ہے

حرم مین دیر مین شیخ و برہمن
ہراک تکتا ہے جسکی راہ تو ہے

الٰہی سب کو ہے تیرا سہارا
محمدؐ حامی گہ و بیگاہ تو ہے

فدا ہین تجھ پہ جان و دل اسلیے
محبت تو دلونکی چاہ تو ہے

ہے راغبؔ کی تسلی تجھ سے یارب
قرین اوسکا بوقت آہ تو ہے

زخمؔ ۔ جناب ابوالغنا مولوی محمد نیاز اللہ شاہ صاحب صدیقی تلمیذ حضرت کاشفؔ

مراد خستہ گان اے شاہ تو ہے
مرے آصف شہ ذیجاہ تو ہے

بجز تیرے کسیکو کب مین چاہون
بت کمسن مراد دلخواہ تو ہے

جدہر دیکھا تجھی کو مین نے پایا
ہر اکجا پر مرے ہمراہ تو ہے

نہ نکلین دلکے اب ارمان کیون کر
مرے پہلو مین رشک ماہ تو ہے

شب وصلت مین تہا یہ شور برپا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

بتونکے عشق مین افسوس اے زخمؔ
گرفتار غم جانکاہ تو ہے

شاجدؔ ۔ جناب غلام احمد صاحب تلمیذ حضرت لایقؔ

مرا دلخواہ اے اللہ تو ہے
رفیق و مونس و ہمراہ تو ہے

نہین ہمکو کوئی ملجا و ماوا
ہمارا مامن اے ذیجاہ تو ہے

کہان جائین ترا ہم چھوڑ کے در
ہمارا دستگیر اے شاہ تو ہے

مرے شہ میر محبوب علی خان
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

سوا تیرے نہین ہے کوئی میرا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہین ساجد کو کچھ خوف جہنم
ہمی کا آسرا اللہ تو ہے

ہ سکر جناب ابوالمضمون میر نصرت علی صاحب ضیا تلمیذ حضرت ضیا

مرا ہر حال مین اللہ تو ہے
حفیظ جان و عز و جاہ تو ہے

نظام الملک آصف جاہ تو ہے
دکن کا شاہ ظل اللہ تو ہے

ستمگر پر جفا واللہ تو ہے
مرا قاتل خدا آگاہ تو ہے

ترے پرتو سے ہے پر نور دنیا
برب الکعبہ مہر و ماہ تو ہے

ذرا تجھہ مین نہین مہر و محبت
عجب بے درد رشک ماہ تو ہے

اثر ہے یہ محبت کا مری جان
تڑپتا گاہ مین ہون گاہ تو ہے

شکایت یہ نہین غیرون سے مجھکو
مرا دشمن مرا بدخواہ تو ہے

کہا یون وصل مین مجبور ہوکر
غضب کا سنگدل واللہ تو ہے

ذرا اے ہمنشین پوشیدہ رکھنا
مرے سب راز سے آگاہ تو ہے

نہ کیون فرہاد کے مانند دون جان
عجب شیرین ادا اے ماہ تو ہے

پڑا ہون ایک سنگین دل کے پالے
عدو جان مری اے جاہ تو ہے

ترا عاشق ہون جیسا چاہئے مین
مرا معشوق خاطر خواہ تو ہے

ہزارون سیکڑون کے ہوگئے خون
غضب کی جانستان اے جاہ تو ہے

نہین کچھ خوف روز حشر مجھکو
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

چل اب میخانہ سے مسجد کو اے سکر
عبث مرد خدا گمراہ تو ہے

ہ سرور جناب میر سردار علی صاحب تلمیذ حضرت تجشی

ہمارا شاہ ظل اللہ تو ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

یہ محبوب ہونگے لب پہ ترانہ
شہ آصف دکن کا شاہ تو ہے

کوئی لیتا نہین اب نام حاتم
سخی ایسا ہی آصف جاہ تو ہے

مرے شہ کا نگہبان اور حامی
مرے پیارے رسول اللہ تو ہے

عدو انون ابھی ہین تیرا کتنا
مگر ظالم مرا بدخواہ تو ہے

خداوندا کہون اسکے سوا کیا
مرا حامی گہ و بیگاہ تو ہے

مری کشتی ہے غرق بحر عصیان
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

پکارون اور کسکو بیکسی مین
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

کہونگا حشر مین خود اوسکے آگے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

سائلؔ — جناب ابو السعادۃ بندہ علی صاحب تلمیذ حضرت لایق

شہ شاہان آصف جاہ تو ہے
زمین ہند کا بھی ماہ تو ہے

دکن کی سلطنت پر کیا ہے موقوف
شہان دہر کا بھی شاہ تو ہے

نہ پایا تجھسا کوئی اس جہان مین
وحید عصر شاہنشاہ تو ہے

مصیبت مین الم مین رنج و غم مین
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

لحد مین حشر مین دنیا و دین مین
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہ دیکھا اے فلک تجھسا ستمگر
سبھی عشاق کا بدخواہ تو ہے

حسینان جہان سب باوفا ہین
فقط اک بے وفا اے ماہ تو ہے

بیان تجھسے کرون کیا حال فرقت
مصیبت سے مری آگاہ تو ہے

لحد مین کون پہچانے گا تجھکو
گدا ہے یا شہ ذیجاہ تو ہے

کرم کی ہو نظر سائل پہ آصف
کہ یہ ادنا گدا ہے شاہ تو ہے

سلیسؔ — جناب ابو السیف منشی محمد مومن علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

بھروسہ ہے فقط اس بات کا اب
قیامت مین مرے ہمراہ تو ہے

غریبم یا محمد زارم اغثنی
مدد فرما رسول اللہ تو ہے

تجھے تاج رسل کہنا بجا ہے
کہ کل نبیون کا شاہنشاہ تو ہے

ہمیشہ مجھہ سے راضی رکہ خدا کو
مرے والی ولی اللہ تو ہے

دل عاشق ہو کیس طرح قربان
کہ حور العین رشک ماہ تو ہے

تجھے مین حور سے تشبیہ کیا دون
حسینان جہان مین ماہ تو ہے

تو غیرون پر فدا مین تجھپہ قربان
ہوا کیون اسقدر گمراہ تو ہے

عجب کیا ہے جو بر آجائے امید
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

تصدق جان ہے شیدا جگر ہے
کہ معشوق خدا واللہ تو ہے

ڈبونے کو مرے عشق بتان مین
تعقب مین مرے ای چاہ تو ہے

غزل کو سنکے کہتے ہین سخنور
غنیمت اب جزاک اللہ تو ہے

سلیس کمترین کہتا ہے ہردم
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

سما۔ جناب محمد بن علی المحمودی صاحب تلمیذ حضرت شمس

فریدون فر سکندر جاہ تو ہے
عجب بے مثل شاہنشاہ تو ہے

نظام الملک آصف جاہ تو ہے
قسم اللہ کی ظل اللہ تو ہے

ستارونکی طرح سارے ہین حکام
منور جنمین یک ماہ تو ہے

فراغت مجھکو ہر ایک بات سے ہے
کہ محتاجی کا سد راہ تو ہے

خبر اسکو ہوئی اب تک نہ افسوس
عجب کچھ بے اثر اے آہ تو ہے

لیا ہے دلکو میرے یک نگہ مین
مرا تو دلربا واللہ تو ہے

برا کہتا ہے کیون رندون کو زاہد
سمجھتا ہون بڑا گمراہ تو ہے

تمنا کیا رکھون مین تجھہ سے ای نفس
مجھے معلوم ہے بدخواہ تو ہے

بجا ہے قول آصف مجھکو کیا ڈر
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

فضیلت انبیا نے پائی تجھہ سے
خدا کے نام کے ہمراہ تو ہے

مرادین اور مقاصد سب ہمارے
جو بر لاوے رسول اللہ تو ہے

سما کیا حشر کا ہے خوف تجھکو
نبی کا بندہ درگاہ تو ہے

ہسما جناب محمد اسحاق شریف صاحب تلمیذ حضرت کاشف

فروغ افزائے مہر و ماہ تو ہے
ضیا بخش دل گمراہ تو ہے

تری تعظیم ہے اب سب پہ واجب
ملک جن و بشر کا شاہ تو ہے

ترا شہرہ نہ کیونکر ہر جگہ ہو
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

کسی دن بھی نہ پوچھا اوسنے دل سے
کہ کب سے یون غریق چاہ تو ہے

جزاک اللہ اے ابروے پُر خم
در کعبہ کی بسم اللہ تو ہے

نہ کی خالق کی اے دل بندگی اب
سراسر خلق مین گمراہ تو ہے

ڈرون کیونکر تظلم سے عدو کے
مرا حامی حبیب اللہ تو ہے

سخا کو شاد رکھ اب اس جہان مین
دعا کا مستجیب اللہ تو ہے

۶۲ سیما۔ جناب ابو النصر منشی سیّد ابراہیم صاحب تلمیذ حضرت کاشف

مزہ مجھکو ملا ہے عاشقی کا
دل واعظ ابھی گمراہ تو ہے

زمین شہر یثرب رشک جنت
نبی کی استراحت گاہ تو ہے

رہا فرقت مین روز و شب ہمیشہ
مرا مونس غم جانکاہ تو ہے

یہی کہتا ہے اب سیماب ہردم
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۶۳ سرور۔ جناب سید احمد علی صاحب تلمیذ حضرت میکش

مین بندہ ہون مرا اللہ تو ہے
لگی سے دل کی بس آگاہ تو ہے

لئے جاتا ہے دل کو چھین کر وہ
نگہبان اوسکا اے اللہ تو ہے

حسینان جہان ہوتے ہین قربان
عجب رشک قمر اے شاہ تو ہے

شہنشاہ دکن محبوب عالم
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

کہا قاتل نے وقت ذبح مجھ سے
عجب حسرت بھرا اللہ تو ہے

اوسے دشمن کے شر کی کب ہے پروا
کہ جسکا دستگیر اے شاہ تو ہے

رفاقت چھوڑ دی سب دوستون نے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

سرور پر معاصی ہے یہ بندہ
غفور الراحمین اللہ تو ہے

سالار۔ جناب ابو السخا محمد بن سعید باشمیل صاحب تلمیذ حضرت لائق

جدھر جاتا ہون مین ہمراہ تو ہے
مرا حافظ مرے اللہ تو ہے

فدا مان باپ میرے تجھ پہ احمدؐ حقیقت مین رسول اللہ تو ہے
وسیلہ روز محشر عاصیون کا شفیع المذنبین واللہ تو ہے
بچانا گرمئ محشر سے احمدؐ وہان سایہ کنان واللہ تو ہے
نظر آتے ہین مجکو عیب سب مین مگر بے عیب لے دلخواہ تو ہے
ازل سے ہوگیا ہون تیرا خادم مرا آقا شہ ذیجاہ تو ہے
کہون کیا حال اپنا آہ تجھ سے مرے سب حال سے آگاہ تو ہے
مری مشکل کو آسان کرنے والا مرا یاور مرے اللہ تو ہے
سکندر شوکت وجمشید حشمت فریدون رتبہ آصفجاہ تو ہے
تکبر کر نہ تو زاہد عمل پر حقیقت مین بڑا گمراہ تو ہے
تصدق تجھ پہ ہو سالار کی جان مرا پیارا مراد لخواہ تو ہے

سفاک[٦٥] جناب محمد عبدالوہاب صاحب تلمیذ حضرت عاجز

رسول اللہ مثل ماہ تو ہے کہ یکتا دو جہان باللہ تو ہے
نہین کچہ عرض حاجت تجھ سے یا رب ہمارے حال سے آگاہ تو ہے
نہ کیون ہم عاجزی سے سر جہکا دین کہ ہم بندے ہین او رالله تو ہے
نہین پایا جہان مین تیرا ثانی کہ رشک ماہ و خور واللہ تو ہے
جو آنکہین کہول کر دیکہا جہا نمین تو روشن سب مین مثل ماہ تو ہے
ہمیشہ ورد ہے سفاک کو یہ مرا یاور مرے الله تو ہے

سعید[٦٦] جناب مرزا غلام عباس صاحب تلمیذ حضرت سخی

حسین یوسف سے رشک ماہ تو ہے زلیخا کو ہے جسکی چاہ تو ہے
بھلا ہو فقر تیرا دو جہان مین نہین ہے جسکو حب جاہ تو ہے
رفیق اپنا نہین کوئی پس مرگ فقط اے بیکسی ہمراہ تو ہے
نہین کوچۂ قاتل کہون کیا غریبونکی شہادت گاہ تو ہے
زکواۃ حسن اک بوسہ عطا کر گداء بینوا مین شاہ تو ہے

عیان ہے صاف چہرے سے تری نور
جہان مین مہ جبین واللہ تو ہے

کڑی ہے راہ الفت طے ہو کیون کر
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

رعایا پروری مین فرد نایاب
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

خدا رکھے محبت تجکو قایم
گلستان ارم کی راہ تو ہے

کہون کیا آستان یار تجھکو
خلایق کی عبادت گاہ تو ہے

بدی پر لاے فلک تیری نظر ہے
جہانمین کس کا دولتخواہ تو ہے

وفا تجھ سے ہے رونق دلکی میرے
محبت کی نمایش گاہ تو ہے

لحد مین یون ہونگے صدمے ہم پر
شب فرقت بڑی جانکاہ تو ہے

خوشا قسمت کہ شہ کی بارگہ کا
سعید اک بندہ درگاہ تو ہے

٦٧ شہا۔ جناب غلام دستگیر صاحب تلمیذ حضرت شمس

مین اس باعث سے ہون عالم مین بیفکر
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مرا سرور مرا افسر مرا شاہ
سلیماں جاہ آصف جاہ تو ہے

اگر مین مور ہون تو ہے سلیمان
گدا گر مین ہون شاہنشاہ تو ہے

حسینان جہان ہین تیرے خادم
شہا یوسف اگر ہے چاہ تو ہے

٦٨ سرور۔ نواب محبوب علی خان صاحب تلمیذ حضرت شاد

مری حالت سے خوب آگاہ تو ہے
نمک پروردہ مومنین شاہ تو ہے

نکیونکر نذر دون جان حزین کو
مرا قاتل بحمد اللہ تو ہے

مجھے لیچل خدا را اوس گلی مین
خیال دلربا ہمراہ تو ہے

دبے پاؤن جو مین بالین پہ پہنچا
تو فرمایا چہ خوش واللہ تو ہے

سرور اب جو گزرتی ہے مزے مین
انیس بزم رشک ماہ تو ہے

٦٩ شاد۔ عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

مرا غفار اے اللہ تو ہے — مرا شافع رسول اللہ تو ہے
اگر اے رشک تو غماز ہوگا — سمجھ لونگا بڑا بدخواہ تو ہے
ہمین کیا کام ہے رویت سے مہ کے — ہمارا ماہ رشک ماہ تو ہے
ستمگر بے مروت اور جفا جو — ہزارون مین جچے وہ اللہ تو ہے
وسیلہ دو جہان مین عاجزونکا — مرے اللہ مرے اللہ تو ہے
چلا کوئے صنم مین تو پھر اے دل — بتا مین ہون کہ اب گمراہ تو ہے
تصور ہو خدا کا کس طرح سے — خیال غیر سد راہ تو ہے
دکھاون کیا تجھے مین حال اپنا — خداوندا کہ خود آگاہ تو ہے
مرا آرام جان تو ہے مری جان — تسلی بخش خاطر خواہ تو ہے
جلاے نہ فلک سوز درون سے — یہ رشک برق میری آہ تو ہے
بجز تیرے نہین ہے کوئی حامی — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جسے کہتے ہین محبوب علیخان — ق — وہی ای آصف جم جاہ تو ہے
کبھی سے فخر ہے ہندو دکن کو — کہ سب شاہونکا شاہنشاہ تو ہے
خدا کے بعد ہے تو ہی خداوند — یہ ثابت ہے کہ ظل اللہ تو ہے
فدائی شاد موروثی ہے تیرا — اور اوسکا شاہ آصفجاہ تو ہے

شباب جناب احمد حسین صاحب تلمیذ حضرت نجیب

سخی ابن سخی اے شاہ تو ہے — دکن کا شاہ آصف جاہ تو ہے
کہون کیا راز دل اے عبد امین — مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے
ابد تک حق رکھے شادان و خرم — سخی ہے اور ظل اللہ تو ہے
عدو کیا کر سکین مجھکو پریشان — مرے پلہ پہ آصفجاہ تو ہے
بلا مین رنج مین آفت مین غم مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہین کچھ معصیت کا خوف مجھکو — شفاعت کو رسول اللہ تو ہے
تجلی سے تری روشن جہان ہے — خدا کا نور ہے یا ماہ تو ہے
مسلمان ہوکے شوق بت پرستی — شباب افسوس کیا گمراہ تو ہے

شبیرؔ جناب شاہ شبیر بادشاہ صاحب قادری ملتانی

اٹھا پردہ خودی سے بیخودی کا — خدا کے روبرو واللہ تو ہے
بڑا دربار ہے تیرا محمدؐ — سخی سردار صلی اللہ تو ہے
جدا کب ذات ہے ذات خدا سے — وہ اللہ ہے رسول اللہ تو ہے
کرے کیا مدعی بغض و عداوت — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

شریفؔ جناب میر لیاقت علی صاحب حسینی تلمیذ حضرت کاشف

اولوالعزموں میں سیف اللہ تو ہے — نظام الملک آصفجاہ تو ہے
سپیدی اور سیاہی ہے تری ساتھ — کہ مختار جہاں اللہ تو ہے
سنو گی التجا میری کبھی رد — دعاؤنکا سمیع اللہ تو ہے
مجھے عصیلے کے پھندے سے بچایا — مرے احمد حبیب اللہ تو ہے
شریف کہتوں جا کر کہے گا — نظام الملک آصفجاہ تو ہے

شایقؔ جناب ابو الحیا سید اعظم علی صاحب قادری تلمیذ حضرت مائل

ہر اک جا ہر طرف اللہ تو ہے — قریں شہ رگ سے اور ہمراہ تو ہے
شجیع و عاقل و ذیجاہ تو ہے — دکن کا شاہ آصف جاہ تو ہے
زلیخا تھی اگر یوسف کی عاشق — مرا معشوق یا اللہ تو ہے
جنم میں قیامت میں لحد میں — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
شب وصل ادنکو جب چھیڑا تو بولے — عجب کچھ چلبلا واللہ تو ہے
ترا منہ چاند سورج سے ہے بہتر — بلا شک رشک مہر و ماہ تو ہے
کہوں کیا دل کا مطلب ہائے تجھسے — مرے سب حال سے آگاہ تو ہے
انیس بیکسی اس بے بسی میں — مرے ہونٹوں پہ لب ای آہ تو ہے
کسیکی آنکھ اچھی صورت اچھی — حسینوں میں تو یکتا واہ تو ہے
خدا کا اور رسول اللہ کا بیشک — دل غستہ تجلی گاہ تو ہے

کہا گو لا الہ ابتدا مین — مزے کی چیز الا اللہ تو ہے
عیان تجھ مین تجلی ہے خدا کی — مرے دل سیر ابیت مع اللہ تو ہے
شادن کیون بجھائی داغ الفت — اندھیرے مین چراغ راہ تو ہے
یہین دل دفن ہے اے کوچۂ یار — شہید ناز کی درگاہ تو ہے
احد اے احمد بے میم ہے تو — جو کچھ ہے یا رسول اللہ تو ہے
کراب زاد سفر کی فکر شایق — رہ عقبے سے کیون گمراہ تو ہے

۴۔ شریف۔ جناب محمد شریف الدین صاحب تلمیذ حضرت عشقی

ہے اعلی شان تیری شاہ تو ہے — سلیمان رتبہ آصف جاہ تو ہے
ہے شہرت صورت و سیرت کی جسکے — زمانے مین وہ رشک ماہ تو ہے
ہے تیرے عہد مین تعلیم اخلاق — دکھاتا ہمکو سیدھی راہ تو ہے
نظر تیری ہے سبکی بہتری پر — کہ عالم کا ترقی خواہ تو ہے
ترقی کیون نہ ہو شعر و سخن کی — کہ فن شعر سے آگاہ تو ہے
نہ ہو کیون انتظام ملک بہتر — نظام الملک آصفجاہ تو ہے
شریف خستہ کیا تیری کرے مدح — کہ یہ ناچیز ہے اور شاہ تو ہے

۵۔ شمس۔ جناب سید شاہ مہتاب بادشاہ صاحب بیابانی تلمیذ حضرت سفیر

تصدق تجھ پہ کیونکر ہون نہ دل سے — پری پیکر مثال ماہ تو ہے
تڑپتا ہون جدائی مین ہین تیری — کہ مجھ سے بیخبر اے ماہ تو ہے
سخاوت مین شجاعت مین کرم مین — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
ریا شامل ہے تیری بندگی مین — ارے زاہد بڑا گمراہ تو ہے
طریقت کو بھی پائیگا یقیناً — شریعت سے اگر آگاہ تو ہے
نہین آفات سے کچھ خوف مجھکو — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
اٹھائے سے پھر رہا ہے بار الفت — بظاہر شمس شل کاہ تو ہے

۶۔ شمس۔ جناب مولوی شمس الدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

شہ ملک دکن اے شاہ تو ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

سخن دان و سخن فہم و سخن سنج
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

جری و صف شکن نمازی بہادر
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

بعدل و نصرت و اقبال و دولت
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

حسین صورت ذکی سیرت سخنور
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

در مکنون دریائے حکومت
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

مبارک تجھکو ہو چونتیسوان سال
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

کرون کسطرح مدحت تیری شاہا
ہین ذرہ اور آصف جاہ تو ہے

ہمیشہ شمس کے ورد زبان ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

ضیاؔ صاحب جناب غلام غوث محمد خان صاحب

کریم و باذل و ذیجاہ تو ہے
رحیم و عادل و دلخواہ تو ہے

سخی ابن السخی اے شاہ تو ہے
کرم گستر عدالت گاہ تو ہے

تہمتن صورت و حاتم بہ سیرت
فریدون فر سکندر جاہ تو ہے

تجھے زیبا ہے تاج خسروانی
کہ تخت ہند پر تو شاہ تو ہے

کوئی کیا جانے شہ کی قدردانی
دل نادان عبث گمراہ تو ہے

یہی ہے نغمہ زن بلبل چمن مین
دکن خلد برین ہے شاہ تو ہے

غزل لکھئے نئی اک اور صاحب
ہوا مدّاح شاہنشاہ تو ہے

صمصام جناب حکیم گوپال راو صاحب تلمیذ حضرت کاشف

شہنشاہوں کا شاہنشاہ تو ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

سلیمان شوکت و جمشید زینت
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

شہ ملک دکن محبوب علی خان
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

سخی حاتم سا رستم سا دلاور
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

ارسطو فہم و جالینوس فطرت
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

رئیس اس حیدرآباد دکن کا	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
ہمارے سر پہ ظل رحمت حق	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
غمگسار رعیت یہی ہے یہ صمصام	نظام الملک آصف جاہ تو ہے

۹۔ صغیر۔ جناب مولوی محمد حبیب الدین صاحب فاروقی تلمیذ حضرت میکش

مرے ہر فعل سے آگاہ تو ہے	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
شہنشاہ اور ظل اللہ تو ہے	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
مرا حامی معاون روز محشر	بلاشک اے رسول اللہ تو ہے
ترے ہی دم سے یہ سب کچھ ہے آصف	براتی ہم ہیں سب نوشاہ تو ہے
رہ الفت میں ہے تکلیف اے دل	چلا جا کیوں مرے ہمراہ تو ہے

۸۰ صابر۔ جناب محمد غلام صابر صاحب چشتیہ تلمیذ حضرت کاشف

غریق بحر الزام وخطا ہوں	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
غم واندوہ میں میں گھر گیا ہوں	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
سلامت ہوں ہمیشہ آصف وشاد	معاون دونوں کا اللہ تو ہے
برائی کا کوئی مونس نہیں اب	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جگر کا جان کا دل کا ہمیشہ	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
دلا کیا خوب ہے آصف کا مصرعہ	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مددگار و کرم فرما معاون	مرا ہر وقت میں اللہ تو ہے
ترے صابر کا دل غم سے ہے ٹکڑے	مرا یاور مرے اللہ تو ہے

شفیق۔ جناب مولوی محمد صدیق حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

زمانہ کا سلیمان اور حاتم	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
سوا تیرے نہیں کوئی معاون	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
غریبوں کا امیروں کا سہارا	نظام الملک آصف جاہ تو ہے

زمانے نے کیا ہے خوار مجھکو
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

رئیس ابن رئیس حیدرآباد
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

نہین صدیق کو ڈر جبکہ حامی
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

۸۲ طپش جناب محمد سردار صاحب تلمیذ حضرت بقا

بچانے کے لئے آفت سے مجکو
قیامت مین رسول اللہ تو ہے

ہمیشہ چرخ پر کہتے ہین انجم
فلک حشمت شہ ذیجاہ تو ہے

کرین کیا عرض اب اپنی حقیقت
ہمارے حال سے آگاہ تو ہے

مین اوسکے تیر ابرو سے کہون گا
سرفتر انکی بسم اللہ تو ہے

جلائیگی سقر کس طرح مجھکو
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۸۳ ظہیری جناب ابو النصر مولوی سید محمد شفیع صاحب حسینی الحسینی تلمیذ حضرت شیفتہ

شہنشاہ زمن اے شاہ تو ہے
خدیو خسرو ذیجاہ تو ہے

نہین ہمسر کوئی عالم مین تیرا
عجب بے مثل شاہنشاہ تو ہے

غریق معصیت ہون یا محمد
مرا حامی رسول اللہ تو ہے

جہانمین ہے گرفتار مصیبت
گدا یہ تیرے در کا شاہ تو ہے

کیا ہے رب نے تجھکو اشرف الناس
رسول پاک عالیجاہ تو ہے

بروز حشر اے سردار عالم
شفیع امت گمراہ تو ہے

توئی مختار ہے ہم بیکسون کا
نگہبان روز و شب واللہ تو ہے

نہین تیرے سوا ہمدرد کوئی
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

ہے تیری ذات سے امید مجھکو
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۸۴ ظہیر جناب میر بشارت حسین صاحب تلمیذ حضرت سفیر

مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے
مرا مالک مرے اللہ تو ہے

بہت مشتاق ہین دنیا مین لیکن
ہمارا دلربا واللہ تو ہے

نہین ہے اسکا غم گردور ہے وہ — رسائی کے لئے اے آہ تو ہے
بڑ سے کیونکر نہ تیرے نظم کی قدر — ثناخوان رسول اللہ تو ہے
برا سمجھین نہ کیون کر تجھکو ناصح — ہمارا دل شکن بدخواہ تو ہے
بتا ملتا نہین قاصد کو یارب — معین و رہبر گمراہ تو ہے
شب فرقت ظہیر خستہ دل کی — مدد کو اے غم جانکاہ تو ہے

عظمت۔ جناب سید عظمت اللہ صاحب قادری تلمیذ حضرت فائق (۸۵)

کرین کیا عرض تجھ سے یا الٰہی — ہمارے حال سے آگاہ تو ہے
بلا سے اور آفت سے ڈرون کیا — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہین موقوف کچھ دیر و حرم پر — جہان دیکھا مرے اللہ تو ہے
دکن کو بھی نہ کیون کر فخر ہوگا — کہ اسکا شاہ آصف جاہ تو ہے
زبان پر ہے جو عظمت کی محمد — تو دل مین اے مرے اللہ تو ہے

عسکری۔ جناب میر عسکر علی صاحب (۸۶)

خدا رکھے دکن کا شاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
نہین کچھ خوف مجکو دشمنون سے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہین جود و سخا مین کوئی تجھسا — جہانمین فیض گستر شاہ تو ہے
مری امید کو بر لانے والا — مرے اے آصف ذیجاہ تو ہے
بلا گر لاکھ آوے عسکری پر — بچانے والا اے اللہ تو ہے

عاجز۔ جناب مولوی سید نور الحق صاحب تلمیذ حضرت سفیر

تجلی بخش مہر و ماہ تو ہے — کہ ہر ہر شئے مین اے اللہ تو ہے
لحد مین حشر مین دنیا و دون مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
اگرچہ دشمنون مین گھر گیا ہون — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہ کچھ بھی کر سکا موسے کا فرعون — عجب قادر مرے اللہ تو ہے

نہین ملتا پتا تیرا کسی کو — قرین شہ رگ سے گو اللہ تو ہے
نظر مین دل مین سینہ مین جگر مین — قسم حق کی رسول اللہ تو ہے
ہے سب کے واسطے یہ ماہ گردون — مرے جان عاشقونکا ماد تو ہے
شہ ملک دکن محبوب علیخان — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
بھلا کس منہ سے ہو توصیف تیری — کریم و عادل و ذیجاہ تو ہے
رہینگے زیر سایہ کیون نہ تیرے — کہ ہم ادنی ہین ظل اللہ تو ہے
نہ ہونا ہول کر بندہ بتون کا — کہ عاجز بندہ اللہ تو ہے

۸۸ عشقی جناب غلام مصطفےٰ صاحب

مری ارمان میری چاہ تو ہے — تمنا سے مری آگاہ تو ہے
سوال مدعا کی کیا ہے حاجت — گدا ہون مین تو شاہنشاہ تو ہے
ہے مہر و ماہ سے کیا تجکو نسبت — کہ رشک مہر رشک ماہ تو ہے
نکلتا کچہ نہین مطلب کسی سے — مرا حاجت روا اللہ تو ہے
بیان تجھہ سے کرون کیا حال اپنا — حقیقت سے مری آگاہ تو ہے
نہین ہم مرتبہ جسکا جہان مین — خدا کی شان وہ ذیجاہ تو ہے
رسائی ہوگی تجھتک میری کیونکر — فقیر بینوا مین شاہ تو ہے
ہے واجب یا علی تیری محبت — کہ شان وال من والاہ تو ہے
دو عالم مین نہین ہے تیرا ثانی — کہ یکتا حسن مین واللہ تو ہے
رہے سر پر ترے سایہ خدا کا — ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے
نہ ہو کیون عشق مین اب نام عشقی — کہ شیدائے رسول اللہ تو ہے

۸۹ عفیف - جناب میر نصر اللہ صاحب تلمیذ حضرت نحیف

بغل مین ہے ترا مطلوب ہر دم — گمان اس رمز سے آگاہ تو ہے
مصیبت سے مری آگاہ ہر وقت — مرے مولا مرے اللہ تو ہے
سلاطین زمن مین آج یکتا — نظام الملک آصف جاہ تو ہے

رہے طالع خوشا قسمت ہی تیرے
غلام غوث نصر اللہ تو ہے
غفیف [illegible] ہے یہی میرا وظیفہ
مرا یا ور مرے اللہ تو ہے

عاصیؔ ۸۹۔ جناب غلام رسول خان صاحب تلمیذ حضرت محمود

کفیل رنج و راحت مونس غم
مرا یا ور مرے اللہ تو ہے
رعایا پرور و انصاف گستر
جہانگیر شاہ آصفجاہ تو ہے
امام المسلمین حق کا خلیفہ
سلیمان شوکت و جمجاہ تو ہے

عظیمؔ ۹۰۔ جناب محمد عظیم الدین صاحب تلمیذ حضرت امجد

ستاتا ہے غم بے روزگاری
مرا یا ور مرے اللہ تو ہے
گنہ سے رکھ عظیم الدین کو محفوظ
مرا یا ور مرے اللہ تو ہے

عتیقؔ ۹۱۔ جناب ابو رضا مولوی سید محمد انور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت کاشف

فلک پر بولے احمدؐ سے ملایک
پرانے انبیا نوشاہ تو ہے
کہا معراج میں روح الامین نے
فروغ افزائے مہر و ماہ تو ہے
دلا کیوں اسقدر دہر فنا میں
ہوا پابند جب جاہ تو ہے
عتیق کمترین تیرا گدا ہے
شہنشاہوں کا شاہنشاہ تو ہے

ولہ

ہر یکجا جلوہ فرما ماہ تو ہے
چھپا میری نظر سے آہ تو ہے
یہہ میری خوبی قسمت ہے ایجان
میں تیرا دوست ہوں بدخواہ تو ہے
لحد میں حشر میں اور جانکنی میں
مرا یا ور مرے اللہ تو ہے
نظام الملک آصفجاہ سادس
شہ حاتم سخا ایشاہ تو ہے
محمد مصطفےٰ ختم الرسالت
مسلمانوں کا قبلہ گاہ تو ہے
عتیق اب خوف فردا کیا ہے تجھکو
محمد کا سگ درگاہ تو ہے

عتیقؔ ۹۲۔ جناب سید انور الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

اٹھا پردہ تعین کا تو دیکھا
ہر اک جا جلوہ گر اللہ تو ہے

کرون کیا تاج و تخت و مال و دولت
مرا مرغوب دل اللہ تو ہے

خوشا ابرو سے حمد احمد
سراسر مد بسم اللہ تو ہے

تو بخشے یا نہ بخشے تیری مرضی
مین بندہ ہون ترا اللہ تو ہے

دو عالم مین عتیق کمترین کی
حمایت پر رسول اللہ تو ہے

عجب ۹۳ ۔ جناب صالح بن احمد صاحب تلمیذ حضرت سیف

کرون کیا وصف ظل اللہ تو ہے
ہر اک سے شاہ شاہنشاہ تو ہے

کریم و عادل و ذیجاہ تو ہے
شہنشاہ دکن و اللہ تو ہے

ترے خادم ہے دارا اور خسرو
تو کیوان منزلت جم جاہ تو ہے

رہے کیا خوف دل مین تشنگی کا
اے خضر رہنما ہمراہ تو ہے

رعایا کیون نہ شادان تجھ سے ہوگی
سخی حاتم سے بھی ہی شاہ تو ہے

نظر تجھ پر رہے کیونکر نہ میری
ہوس دل کی مرے اور چاہ تو ہے

ڈرے گا کیا عجب روز جزا سے
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

عرفان ۹۴ ۔ جناب سید محمد عبید اللہ صاحب نعمانی شاہپوری

مرا یاور مرے اللہ تو ہے
معین بندہ درگاہ تو ہے

نگہبان سب کا ہے اللہ تو ہے
جہان والونکا شاہنشاہ تو ہے

پڑے گرداب مین کیون اپنی کشتی
ہمارا ناخدا اللہ تو ہے

خدایا بخش دے اپنے کرم سے
گناہون سے مرے آگاہ تو ہے

نہین دنیا مین کوئی تجھ سے بہتر
تو ہی یوسف کے رشک ماہ تو ہے

نہین کچھ خوف دل مین دشمنون کا
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہ کیون جنت مین پہونچیگا وہ حضرت
اگر عرفان کا خضر راہ تو ہے

عاصی ۹۵ ۔ جناب راجہ بنا یک راج بہادر تلمیذ حضرت حشم

ہمارا بادشاہ اے شاہ تو ہے
دکن کا شاہ ظل اللہ تو ہے

بتون کے عشق مین مین پہنسگیا ہون	مرا یا ور مرے اللہ تو ہے
دئے ہین داغ مجہکو چہینے سے	فلک میرا بڑا بد خواہ تو ہے
نہین عاصی مجہے کچہ خوف دنیا	غلام آصف ذیجاہ تو ہے

عاجزؔ جناب راجہ گور کرن بہادر تلمیذ حضرت حشم

شہ آصف ہمارا شاہ تو ہے	ہمارا شاہ ظل اللہ تو ہے
یہہ دل تجہہ پر فدا تہا ہائے ظالم	کہون کیا خون دل بد خواہ تو ہے
بجز تیرے ہین کس سے دل لگاون	مرا معشوق تو و اللہ تو ہے
فلک کی شان ہے شمس و قمر سے	ہمارے حق مین دلبر ماہ تو ہے
ستمگر نے ستم ڈہائے ہین مجہہ پر	بچا نیوا اب اللہ تو ہے
ادا و ناز سب زیبا ہین تجہکو	حسینان جہانکا شاہ تو ہے
ترے سے چاند بہی شرمارہا ہے	عجب معشوق رشک ماہ تو ہے
نہین عاجز کا بس کوئی جہان مین	مرا یا ور مرے اللہ تو ہے

عابدؔ جناب حافظ احمد عبد القدیر زین العابدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

مرا فریاد رس سے شاہ تو ہے	مرا غمخوار آصف جاہ تو ہے
رعایا سے دکن اے شاہ عادل	ترا سایہ مین ظل اللہ تو ہے
دکن کا بادشاہ والی و حامی	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
خدائے پاک کا محبوب برحق	نبی پاک صلی اللہ تو ہے
قیامت مین توئی حامی ہے میرا	شفیع اپنا حبیب اللہ تو ہے
مین بندہ روسیہ عابد ہون تیرا	مرا معبود اے اللہ تو ہے
بجا ہے گر کہون تجکو شہ حسن	کہ رشک حور رشک ماہ تو ہے
مقابل مین ترے ماہ چیز کیا ہے	مرے دلدار رشک ماہ تو ہے
نصیحت تیری اے ناصح عبث ہے	کہ راہ عشق سے گمراہ تو ہے
یہہ عابد تیرا ہے از حد گنہگار	مرا غفار یا اللہ تو ہے

عابد۔ جناب سید زین العابدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل ۹۸

کرون کیا وصف تیرا شاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
نکیون ہو تجکو قدر اہل ہنر کی — کہ ہراک علم سے آگاہ تو ہے
نہ کیون اہل جہان تجھ پر فدا ہون — عزیز ہر شخص کا دلخواہ تو ہے
بجز تیرے نہین عابد کا کوئی — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۹۹ عیش۔ جناب محمد شمس الدین صاحب صدیقی تلمیذ حضرت بیدل

مرا محبوب خاطر خواہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
دلون پر نقش ہے تیری سخاوت — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
زمانہ مین کیا بدنام اے دل — مرا دشمن مرا بد خواہ تو ہے
نہین امید یارون سے وفا کی — مرا مونس غم جانکاہ تو ہے
کہون کیا تجھکو مین اے تیرہ بختی — لحد مین بھی مرے ہمراہ تو ہے
غلام مہ کی ترے یوسف کو ہے چاہ — حسینان جہان کا شاہ تو ہے
الٰہی مین ترا بندہ ہون عاصی — مرے ہر جرم سے آگاہ تو ہے
نہین ہے حاجت عرض تمنا — مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے
نہین ہے وقت مشکل کوئی حامی — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
بہشتی حور پر مرتا ہے واعظ — ارے کمبخت کیا گمراہ تو ہے
نہ ہو کیون عیش و عشرت تجکو دایم — غلام آصف ذیجاہ تو ہے

غازی۔ جناب ابو الفتح محمد اسد اللہ شریف صاحب تلمیذ حضرت ثاقب

نظام الملک آصف جاہ تو ہے — شہنشاہون کا شاہنشاہ تو ہے
نہین ثانی ترا کوئی جہان مین — شہ عالی شہ ذیجاہ تو ہے
دکن پھر کیون نہو گلزار جنت — دکن مین حکمران اے شاہ تو ہے
تجھی سے رونق اسلام ہے اب — نگہبان دین کا اے شاہ تو ہے

ترے در کے سوا جائین کدہر ہم | ہمارا ایک شاہنشاہ تو ہے
تجا ہون تجکو مین پہر کسکا ہوا ہون | مرا مطلوب اور دلخواہ تو ہے
مرا رنج و الم روشن ہے تجہہ پر | بیان مین کیا کرون آگاہ تو ہے
وہان چلکر نہ پہر مجہہ سے بگڑنا | دل نادان مرے ہمراہ تو ہے
وہ دن بہی یاد ہین کتنے تھے مجکو | مرا پیارا مراد دلخواہ تو ہے
وہ نادان بنکے مجہہ سے پوچھتے ہین | بہلا کب سے مرے ہمراہ تو ہے
بہانکی خاک چہانی مفت مینے | نتہا معلوم دل مین آہ تو ہے
مجہے کیا لیچلے گا تو وہان تک | دل نادان خود گمراہ تو ہے
اولجہتا ہے عبث رندون سے واعظ | نہین اس رمز سے آگاہ تو ہے
مرا بہی چاہنے والا ہے کوئی | نہین پروا اگر بدخواہ تو ہے

غریق۔ جناب سید محمد ملتانی بادشاہ صاحب موسوی رضا قادری تلمیذ حضرت شفق کا

مرے سینہ مین دل مین اور جگر مین | ہر یکجا جلوہ گر اللہ تو ہے
ابابکر و عمر عثمان و حیدر | ستارے چار ہین اور ماہ تو ہے
ترے روضہ پہ ہو جاؤن مین قربان | حبیب حق رسول اللہ تو ہے
ہمیشہ ہر گھڑی ہر روز ہر شب | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ترحم یا نبی اللہ ترحم | دل مجروح سے آگاہ تو ہے
فلاطون فطرت و لقمان حکمت | نظام الملک آصف جاہ تو ہے
غریق دلحزین چل سوئے یثرب | دکن مین کیون پڑا گمراہ تو ہے

غلام۔ جناب مولوی غلام حسین شاہ صاحب چشتی صابری تلمیذ حضرت بیدل

مرا دلدادہ خاطر خواہ تو ہے | تو ہی ہے تو ہی ہے واللہ تو ہے
شفیق و مونس و ہمراز و ہمدم | مرا راحت رسان دلخواہ تو ہے
شفیع المذنبین محبوب یزدان | مجہے کیا خوف گر ہمراہ تو ہے
کرون کیا لیکے مال و زر جہان کا | مرا منصب مری تنخواہ تو ہے

نہین کوئی حسین تجھسا نہوگا ثہ … حسینان جہان کا شاہ تو ہے
یہ صورت چاندسی یہ سرو ساقد … بہار باغ رشک ماہ تو ہے
دلیری مین شجاعت مین سخا مین … فقط اک فرد یکتا شاہ تو ہے
غلام ہاشمی کو خوف کیا ہو … مرا یاور مرے اللہ تو ہے

فروغ ۱۴۔ جناب محمد عبدالولی صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

فروغ چرخ حسن اے شاہ تو ہے … قسم کہتا ہون مین واللہ تو ہے
دیار حسن کا اب شاہ تو ہے … حسین سارے ہین انجم ماہ تو ہے
شجاعت عدل و انصاف و سخا مین … وحید عصر آصف جاہ تو ہے
مری کشتی ہے غرق بحر عصیان … مرا یاور مرے اللہ تو ہے
خداوندا نہین ہے تجھ سے مخفی … مرے سب حال سے آگاہ تو ہے
فروغ اوستاد کے لطف و کرم سے … سخن فہم و سخندان واہ تو ہے

فرید ۱۵۔ جناب شیخ فریدالدین صاحب کپتان علاقہ نواب آسمانجاہ بہادر

مرا یاور مرے اللہ تو ہے … دلون کے بہید سے آگاہ تو ہے
ہوا ہے آج تک ایسا نہوگا … جہان مین یار رشک ماہ تو ہے
ترا عاشق ہے رب اے احمد پاک … حبیب کبریا واللہ تو ہے
گنہگاران امت کو ہے کیا غم … قیامت مین شفاعت خواہ تو ہے
مرے آنکھون مین دل مین اور جامین … ہر اک شے مین مری اللہ تو ہے
نہوگا کوئی غم مجھکو لحد مین … مرے سر پر مرے اللہ تو ہے
تصور رہتاہے تیرا ہی مجھکو … مقابل ہر گہڑی اے ماہ تو ہے
ترا جلوہ مین ہر جا دیکھتا ہون … جدہر دیکھو مرے اللہ تو ہے

فضل ۱۶۔ جناب ابوالفضل محمد فضل حق صاحب تلمیذ حضرت بیدل

ہر اک کا والی و غمخواہ تو ہے … شفیع دوسرا واللہ تو ہے

تجھی سے ہم نے پہچانا خدا کو | حقیقت معرفت کی راہ تو ہے
میں اوس تو حقیقت کا ہوں شیدا | جہان خورشید مثل کاہ تو ہے
بیان حال ہے تحصیل حاصل | کہ ذرہ ذرہ سے آگاہ تو ہے
ہماری کیا حقیقت تیرے آگے | ق | رعایا ہیں ترے ہم شاہ تو ہے
نظام ملک ہے تیری بدولت | بہار باغ آصف جاہ تو ہے
تری توصیف آصف کیا کریں ہم | ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے
نکیوں ہو فضل اوس پر جو کہے یوں | مرا یا ور مرے اللہ تو ہے

۱۰۶ فخر۔ جناب ابو الفخر سید محمد فخر الدین احمد صاحب حسینی لصدیقی تلمیذ حضرت شفیق کا

شفیع عاصیان روز جزا کا | مرے احمد رسول اللہ تو ہے
فریدون حشمت وضحاک رتبت | شہ آصف سکندر جاہ تو ہے
شریعت کے مطابق شاہ آصف | رواج افزائے رسم و راہ تو ہے
ریاست یہ رہے قایم ہمیشہ | نگہبان اسکا اے اللہ تو ہے

۱۰۷ فہیم۔ جناب ابو الحلم محمد قمر الدین صاحب تلمیذ حضرت ترکی

ہر اک شاہوں کا شاہنشاہ تو ہے | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرا مطلوب اور دلخواہ تو ہے | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
حسینان دکن دل چھینتے ہیں | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مقولہ ہے یہ آصف کا ہمیشہ | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
فشار قبر سے کیا خوف مجکو | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
بجز تیرے نہیں ہے کوئی میرا | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
غریبی بے بسی و بیکسی میں | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرا خالق مرا رازق مرا رب | مرا یاور مرے اللہ تو ہے
یہی اے فہیم تو ہر دم کہا کر | مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۱۰۸ فدوی۔ جناب کملاپت پرتاب صاحب تلمیذ حضرت حشم

نظام الملک محبوب علی خان — مرا سلطان آصف جاہ تو ہے
بنایا لفظ کن سے اس جہان کو — بڑا صانع مرے اللہ تو ہے
تجھے معلوم کیا واعظ یہ راہین — محبت مین ابہی گمراہ تو ہے
سدا کرتا ہون تیری خیر خواہی — مگر اے جان مرا بدخواہ تو ہے
جہانین سب سے ملحق ہے ولیکن — جدا سب سے مرے اللہ تو ہے
قیامت مین نہین ڈر ہے کسیکا — مرے سر پر مرے اللہ تو ہے

قادر ۱۰۹ - جناب شیخ عبد القادر صاحب تلمیذ حضرت عاجز

کسیکا ہی نہین مجھکو بہروسہ — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
یہی کہتا ہون مین دل مین ہمیشہ — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
کہو نگا روز محشر مین خدا سے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرے منہ سے بوقت نزع نکلے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
غم و رنج و الم سب آفتون مین — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
گرانی نے کیا مجبور بے حد — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ڈرے کیا حشر کے دن سے یہ قادر — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

قاضی ۱۱۰ جناب ابو الضیاء محمد غوث الدین صاحب

ترے صدقے زمین پر شاہ تو ہے — ترے قربان فلک پر ماہ تو ہے
ہمارے سر پہ قائم رہ ہمیشہ — کہ آصف جاہ ظل اللہ تو ہے
رسائی کس طرح ہو میری تجھ تک — مین کمتر اور ظل اللہ تو ہے
کیا ہے مین نے اپنے دل پہ کندہ — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نہین کوئی حسین تیرے مقابل — حسینون مین حسین واللہ تو ہے
مہ و خورشید شرمندہ ہین تجھ سے — جہانین رشک مہر و ماہ تو ہے
یہی کہتے ہین تجھکو دیکھکر سب — سراپا قدرت اللہ تو ہے
مقاصد کو ہر اک کے کر تو پورا — کہ پورا کرنے والا شاہ تو ہے

خدا ہے قاضی الحاجات تقاضی	دعا کر اور کہہ اللہ تو ہے

قلب ۱۱۱ ۔ جناب ابوالاعظم سید حبیب اللہ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

نظام الملک آصف جاہ تو ہے	مرے والی دکن کا شاہ تو ہے
مجھے کرنا سفر اب دور کا ہے	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
مجھے قربت سے اپنے دور مت کر	ترا ذرہ ہون مین اور ماہ تو ہے
قیامت مین یہی کہتا پھرونگا	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
دکن کی زیب و زینت ہو نہ کیونکر	نظام الملک آصفجاہ تو ہے
کہا کر قلب یہ مصرعہ ہمیشہ	سراپا ور مرے اللہ تو ہے

قول ۱۱۲ جناب منشی سید علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

مرے سب حال سے آگاہ تو ہے	نگہبان اے مرے اللہ تو ہے
حسینون مین عجب دلخواہ تو ہے	پریرویون مین رشک ماہ تو ہے
لحد مین نزع مین اور حشر مین بھی	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
سر میدان دشمن سے کہونگا	ارے مین شیر ہون روباہ تو ہے

قاسم ۱۱۳ ۔ جناب میر قاسم علی صاحب تلمیذ حضرت بخشی

چراغ آصفی اے شاہ تو ہے	مرا آقا و ظل اللہ تو ہے
خدا رکھے ہمیشہ تجھکو قایم	شہ شاہنشہان اے شاہ تو ہے
عطا کر حاسدون پر فتح نصرت	نگہبان شاہ کا اللہ تو ہے
سخی تجسا نہین ملک دکن مین	کہ فخر جد و اب اے شاہ تو ہے
سراپا بحر عصیان مین ہون ڈوبا	سراپا مرے اللہ تو ہے
بس اب خاموش رہ اے پندگو تو	محبت سے کہان آگاہ تو ہے
بتونکا عشق تو کیا جانے زاہد	کہ عشق حور مین گمراہ تو ہے
کرم کی اک نظر ہو جائے اسیر	ہے قاسم بینوا اور شاہ تو ہے

۱۱۴ قائل۔ جناب ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

مرا حامی گہ و بیگاہ تو ہے ‏‏— مرا یاور مرے اللہ تو ہے
اندھیرے مین اوجالے مین خدایا — ہر اک مخلوق کے ہمراہ تو ہے
حرم مین دیر مین بلبل ہین گل مین — جہان دیکھو وہان اللہ تو ہے
مخالف جمع ہین ہستی مین میرے — مری ترکیب سے آگاہ تو ہے
نہ پڑ ظلمت کدہ مین دیکھ قائل — خیال زلف مین گمراہ تو ہے

۱۱۵ کمتر۔ جناب ابو الفرح محمد ابراہیم صاحب قریشی ثم القادری تلمیذ حضرت غلام

شہ ذیجاہ اور جمجاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
رئیس ایسا نہین دنیا مین کوئی — غریبون کا سہارا شاہ تو ہے
شفیق و حامی ہمدرد کل کا — مرا مشکل کشا اے شاہ تو ہے
دکن کا شاہ محبوب علی خان — سکندر شوکت ذیجاہ تو ہے
نہین کمتر کو ہے کچھ خوف اعدا — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۱۱۶ کلیم۔ جناب میر مومن علی صاحب تلمیذ حضرت جوشش

شہ افضل کے گھر کا ماہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
سکندر شوکت و دارا مراتب — فریدون حشمت و جمجاہ تو ہے
مہ کنعان زلیخا کا اگر تھا — شہ آصف ہمارا ماہ تو ہے
مرا ملجا مرا ماوا جہان مین — قسم کھاتا ہون مین واللہ تو ہے
بھلا کیون کر ہو مجھ سے وصف تیرا — فقیر بینوا مین شاہ تو ہے
نہین بعد فنا کوئی کسی کا — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
کلیم آصف طلب تجکو کرینگے — نہ گھبرا بندۂ درگاہ تو ہے

۱۱۷ کیفی۔ جناب ابو الرضا سید رضی الدین حسن صاحب

سلیمان مرتبت اے شاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے

الٰہی ہم برے ہیں یا بھلے ہیں | ہمارے حال سے آگاہ تو ہے
رہ کوئے تعشق میں تو اے شیخ | سراسیمہ ہو نہیں گمراہ تو ہے
خراب آباد کو رونق ہے مجھ سے | تبہ کار عبادت گاہ تو ہے
تجھے کہتا ہے وہ مہتاب سیما | میں جب کہتا ہوں رشک ماہ تو ہے
تمہارا خیر خواہ اب اور ہے کون | مجھے کہتے ہو جب بدخواہ تو ہے
نہ گم ہو اے وفور شوق منزل | کہ اب میرا دلیل راہ تو ہے
نہیں ہے دل میں اب کچھ اور باقی | مگر اے نالہ جانکاہ تو ہے
پلا کیفی ہمیں اک جام بادہ | غلام آصف جمجاہ تو ہے

کسیف ۶۱۸ جناب آغائی ابو العلائی محمد نظام الدین صاحب تلمیذ حضرت آصف

ہر ایک کے بھید سے آگاہ تو ہے | مرا مالک مرے اللہ تو ہے
ہر ایک سے مطلب نکل آئے نہ کیون کر | میں بندہ ہوں مرا اللہ تو ہے
زمین و آسمان خلد برین میں | جہان دیکھا وہان اللہ تو ہے
شاہ ذی الانشان قنبر کو بھی | ہوا کیون اسقدر بدخواہ تو ہے
ملایک کہتے ہیں حضرت حسن کو | سراپائے رسول اللہ تو ہے
بتون کو چھوڑ کے یاد خدا کر | بہت اے دل ہوا گمراہ تو ہے
کسیف دل حزین کا حشر میں بس | مدد فرما رسول اللہ تو ہے

کرم ۶۱۹ جناب راجہ بھگوان سہائے بہادر تلمیذ حضرت ظہیر

بتاتا مجکو جو بدخواہ تو ہے | ارے نادان خود گمراہ تو ہے
بتون سے بات گو بگڑی ہے اپنی | بنانے والا اے اللہ تو ہے
بری بنجائیگی آخر کو اے دل | ابھی تو سہل سمجھا چاہ تو ہے
نہ کیون کر ترے قابو میں ہو دل | کہ دل کے راز سے آگاہ تو ہے
مقابل تیرے حوریں خاک ہونگی | پری رویون کا شاہنشاہ تو ہے
نہ نکلا کام تجھ سے خاک میرا | بس اک مد فضول اے آہ تو ہے

یقین ہے امتحان ہو جائیگا جب	کھوگے پھر نہ تم بدخواہ تو ہے
سر منزل پہونچ جائینگے ہم بھی	دل نادان جو خضر راہ تو ہے
کرم گو دشمنوں کا خوف کیا ہے	مرا یاور مرے اللہ تو ہے

کرب ۱۲۰ - جناب برہان الدین احمد صاحب

حسینان جہان کی محفلون مین	ستارے اور سب ہین ماہ تو ہے
بس اک جلوہ ہے قدرت کا خدا کی	نہ مہوش ہے نہ رشک ماہ تو ہے
جگر پر تیر مژگان روکتا ہون	مرا حافظ مرے اللہ تو ہے
کیا اوس سنگدل کے دل کو پانی	عجب خانہ خراب آہ تو ہے
نہ اب اے چاہ تجھ سے چاہ ہوگی	مری بربادکن اے چاہ تو ہے

گل ۱۲۱ جناب ابو الضیا عمر بن عبد الکریم صاحب تلمیذ حضرت لائق

مرے احمد عجب ذیجاہ تو ہے	شفیع عاصیان واللہ تو ہے
نہیں ہے خوف گر دنیا ہو دشمن	مرا حامی رسول اللہ تو ہے
فداک قلبی روحی یا محمد	مرے آقا حبیب اللہ تو ہے
تری تعریف ہم سے ہو سکے کیا	زمانے بھر مین عالیجاہ تو ہے
نظر مین دل مین سینہ مین جگر مین	جدھر دیکھون ادھر اللہ تو ہے
برے ہین یا بھلے ہین یا الہی	مرے اعمال سے آگاہ تو ہے
نہین کوئی جو مشکل کو کرے حل	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ترا جلوہ جہان مین کو بکو ہے	بلاشک ہر جگہ اللہ تو ہے
نہ دیکھون کسطرح تجھکو مری جان	مرا نور نظر واللہ تو ہے
نکر پہلو تہی پہلو مین رہکر	مرے دل کیون مرا بدخواہ تو ہے
فراق یار حق مین عاشقون کے	بڑا ہی صدمہ جانکاہ تو ہے
خدا کا شکر وہ کہتے ہین گل کو	ہمارا عاشق و دلخواہ تو ہے

گنہگار ۱۲۲ جناب ابو ہاشم سید غوث صاحب تلمیذ حضرت ششدر

سراپا ورشہ دیجاہ تو ہے	سراپا حامی رسول اللہ تو ہے
نہ پوچھ تا ہو لکر ہی حال عاشق	سراسر بے وفا اے ماہ تو ہے
کہا یون دیکھکر عکس آئینہ مین	مثال کوہ مومنین کا وہ تو ہے
تجھے لازم نہین اے بت تکبر	فقط اک بندہ اللہ تو ہے
مرے دشمن بہت پیدا ہوئے ہین	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
ترے پرتو سے ہے جگ مین اوجالا	شہ سا وس دکن کا ماہ تو ہے
دکن سے شور یورپ تک ہے تیرا	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
مدینہ کو گنہگار حسنین چل	دکن مین کیون عبث گمراہ تو ہے

لطف[۱۴۳] جناب محمد عبد اللطیف صاحب تلمیذ حضرت شیفتہ

ترے محتاج ہین سب شاہ تو ہے	معین بیکسان اللہ تو ہے
ترے در پر جھکے رہتے ہین سرکش	گدا ہم سب ہین شاہنشاہ تو ہے
سنو گا حشر مین جب کوئی یاور	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
عزیزون کا نہین مجھکو بہ روسہ	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
وسیلہ رکھتے ہین سب اپنا اپنا	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
انہونکا قبر سے پڑھتا یہ مصرعہ	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
غم و اندوہ میں اور مفلسی مین	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
ترحم کن بحال لطف مسکین	سراپا ور مرے اللہ تو ہے

لیلی[۱۴۴] جناب امو صاحب تلمیذ حضرت لایق

رہ الفت مین کیا ہے خضر سے کام	سراپا ور مرے اللہ تو ہے
شب فرقت مین حامی عاشقون کا	خیال روئے جانان واہ تو ہے
ہمارا رہنما پیر مغان ہے	بتا اے شیخ کیون گمراہ تو ہے

مجنون[۱۴۵] جناب میر سردار علی صاحب تلمیذ حضرت احسان

تری طاعت نکیون ہو مجھہ پہ واجب	سراپا ور مرے اللہ تو ہے

فروزان ہین ذرے تیرے در کے
مثال ماہ۔ آصف جاہ تو ہے

تجھے ہے آنکھون پہ رکھون کیون نہ ہر دم
کہ سلطان دکن ذیجاہ تو ہے

۱۲۶ مائل جناب کلیم اللہ خان صاحب تلمیذ حضرت آس

کرین سجدہ نہ کیون شیخ و برہمن
پرستش کے لئے اللہ تو ہے

نہ مجھ سے پوچھ کس پر آگیا دل
مرا دلدار خود اے ماہ تو ہے

شب فرقت وہ لانبی ہے کہ جس سے
سن اے عمر خضر کوتاہ تو ہے

چلا جا شوق قاصد کے عوض خود
کہ میرے حال سے آگاہ تو ہے

کسی نے کیا نقاب رخ ہٹایا
خجل جس کے سبب سے ماہ تو ہے

بجا ہے قول آصف کا یہ مائل
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۱۲۷ یاور جناب احمد بن عوض باللیل تلمیذ حضرت آس

مرے قسمت کے لکھے کو بتادے
جو زاہد مرد حق آگاہ تو ہے

سلیمان جس کے در کا ہے نگہبان
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

سنو وین بے بدل کیون شعر تیرے
کہ یکتا شاعرون مین ماہ تو ہے

۱۲۸ محمود جناب غلام محمود صاحب تلمیذ حضرت عشقی

مین ہون بندہ مرا اللہ تو ہے
مین ہون دلدادہ اور دلخواہ تو ہے

مین ہون حاجی تو بیت اللہ تو ہے
مین ہون زائر زیارت گاہ تو ہے

مین ہون محتاج اک اور تو غنی ہے
مین ہون اک بینوا اور شاہ تو ہے

مین ہون مملوک تو مالک ہے میرا
مین ہون ناچیز اور ذیجاہ تو ہے

مین ہون ذرّہ تو ہے خورشید خاور
مین ہون دیوانہ نور ماہ تو ہے

مین ہون پردرد میرا تو ہے درمان
مین ہون بیمار روح اللہ تو ہے

مین ہون عاشق تو تو محبوب حق ہے
مین ہون شیدا حبیب اللہ تو ہے

مین ہون گمراہ تو ہادی ہے میرا
مین ہون رہرو چراغ راہ تو ہے

مین ہون سائل تو تو معطی ہے میرا — مین ہون حاجت طلب آگاہ تو ہے
مین ہون بے یار تو یاور ہے میرا — مین ہون تنہا مرے ہمراہ تو ہے
مین ہون محمود تو ممدوح میرا — مین ہون محتاج شاہنشاہ تو ہے

۱۲۹ معزز - جناب مولوی غلام محی الدین صاحب صدیقی

بجز تیرے نہین روز قیامت — کوئی فریاد رس اللہ تو ہے
حسین کوئی نہین دنیا مین تجھسا — اگر ہے تو فقط واللہ تو ہے

۱۳۰ منصف جناب میر غلام علی خان صاحب تلمیذ حضرت شوق

مرا آقا دکن کا شاہ تو ہے — نظام الملک آصف جاہ تو ہے
ترے سایہ مین پلتی ہے خدائی — بحمد اللہ ظل اللہ تو ہے
ہمارا قبلہ و کعبہ ہمیشہ — معین ہر حال مین واللہ تو ہے
ترے سر پر ہے سایہ پنجتن کا — یقیناً سید ذیجاہ تو ہے
عدو کو کرتا ہے حکمت سے پامال — مدبر شہریار و شاہ تو ہے
تری سطوت کا ہے ہر جا پہ شہرہ — سلیمان صولت و جم جاہ تو ہے
عروس فکر رنگین ہے بغل مین — سخن کا اندنون نوشاہ تو ہے
امیران دکن ہین عقد پروین — تو ضوباری مین مثل ماہ تو ہے
مری آنکھون مین ہے تصویر تیری — بشکل مردمک اے شاہ تو ہے
سخاوت شاہ مردانکی ہے تجھ مین — کہ محبوب علی واللہ تو ہے
پزارہ بارگاہ خسروی پر — مدیح شاہ آصف جاہ تو ہے
مطالب دل کے بر آئینگے منصف — قدیمی بندۂ درگاہ تو ہے
خدا تجھ سے بچائے نفس سرکش — مرا دشمن معاذ اللہ تو ہے
ق
مرے راز خفی تجھ پر جلی ہین — مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے
نہین اک پل جدا ہین عبد و معبود — مین بندہ ہون مرا اللہ تو ہے
شہ ملک دکن ہین کوہ تمکین — تو منصف دیکھ مثل کاہ تو ہے

۱۳۱ مجاہد۔ جناب ابو المجاہد سید احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

ہمارا شاہ ظل اللہ تو ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

کوئی یوسف ملیگا تجھکو اے دل
یہ سنتا ہون غریق چاہ تو ہے

ستارے جیب کر کہتے تہے شبکو
فلک پر مہ ہے رشک ماہ تو ہے

جلیگی شمع کیا حسرت سے شب بہر
فروغ بزم رشک ماہ تو ہے

نہین ہے عرض کی حاجت خدایا
گناہون سے مرے آگاہ تو ہے

مجاہد کا نہین کوئی جہان مین
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

۱۳۲ مفتون۔ جناب مولوی غلام حسین صاحب

جہان مین سب سے عالیجاہ تو ہے
سپہر دلبری کا ماہ تو ہے

چہپاون کسطرح تجہہ سے مین یارب
مرے ہر جرم سے آگاہ تو ہے

اگر حاسد ہین لاکہون غم نہین کچہہ
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نہین حاجت طلب کی تجہہ سے ہرگز
ہر اک کے حال سے آگاہ تو ہے

کیا بدنام تو نے مجھکو اے دل
خدا شاہد مرا بدخواہ تو ہے

ترا سکہ ہے قلب عاشقان پر
دیار دل کا شاہنشاہ تو ہے

تصور مین نظر مین دل مین میرے
ہمیشہ جلوہ گر اے ماہ تو ہے

کہان یوسف کہان لیلی و شیرین
حسینان جہان کا شاہ تو ہے

سمن بر سیم تن خورشید طلعت
حسین و دلربا واللہ تو ہے

جہان روشن ہے تجہہ سے ای پریرو
مرا خورشید میرا ماہ تو ہے

او سے تو پاس رکہکر ڈہونڈتا ہے
ارے مفتون بڑا گمراہ تو ہے

۱۳۳ نجیب۔ جناب میر برکت علی صاحب

ترے ہر ناز پر مرتے ہین زاہد
وہ عابد کش معاذ اللہ تو ہے

بڑا رتبہ یہ پایا تو نے اے دل
بتونکا خادم درگاہ تو ہے

نہ پہونچا تو گریبان تک بہی اوسکے
بہت دست جنون کوتاہ تو ہے

ترے سب تابع فرمان ہین ایجان
حسینان جہان کا شاہ تو ہے

ہون بیزار کیون تجہ سے مین ای ہجر
مرے حق مین غم جانکاہ تو ہے

ترے ہاتون سے ہون مین تنگ ای دل
جہان جاون مرے ہمراہ تو ہے

ہو کیونکر جہان مین اوج تیرا
سپہر منزلت کا ماہ تو ہے

مہ کنعان سے برتر ہے بہر حال
وہ ہے گر ماہ رشک ماہ تو ہے

نہین تجہ سے بیان کرنیکی حاجت
ہمارے حال سے آگاہ تو ہے

دلا کیا چیز ہے تخت حکومت
سراسر معرفت کا شاہ تو ہے

دکہادے کوے جانان مجکو ای دل
اگر اوس راہ سے آگاہ تو ہے

دیا دل تو نے جسکو اے نجیب آہ
وہ کہتا ہے مرا بدخواہ تو ہے

نوید[125] - جناب مرزا غلام اصغر صاحب تلمیذ حضرت سخی

سکندر شوکت و جمجاہ تو ہے
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

حسینان جہان مین لے پری رو
شہ خوبان بحمد اللہ تو ہے

خدا ترسی ہے تجہ پر ختم اے عشق
حقیقت یہ ہے حق آگاہ تو ہے

نوید خستہ کافی ہے یہی فخر
شہ آصف کا دولت خواہ تو ہے

نگاہ[126] - جناب غلام رسول خان صاحب تلمیذ حضرت مخمور

بجز تیرے نہین کوئی وسیلہ
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

سمایا جب سے آنکہون مین ہمارے
جدہر دیکہا ادہر اللہ تو ہے

نہین پوشیدہ تجہ سے ہی حقیقت
مرے سب حال سے آگاہ تو ہے

تو جانے عشق کا کیا لطف زاہد
ابہی اس راہ سے گمراہ تو ہے

جدائی کا ہے تیری داغ مجہکو
الگ کیون مجہ سے رشک ماہ تو ہے

نفیس[127] - جناب منشی سید مومن علی صاحب حسینی تلمیذ حضرت کاشف

کہون کیا عرض تجہ سے میری خالق
مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے

ہر اک مطلب مرا نکلے نہ کیونکر — مرا مالک رسول اللہ تو ہے
گرفتار بلا دل ہو گیا ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جگر کے پار ہے تلوار غم کی — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
دل مجروح پائے جلد صحت — مرا شافی رسول اللہ تو ہے
نفیس دل حزین کیا بولے تجھسے — تمامی حال سے آگاہ تو ہے

ہما ۱۲۸ - جناب ابو الوجود سید محمد حمید الدین احمد صاحب حسینی تلمیذ حضرت شفق کا

حمایت کو مری محشر مین لاریب — رسول حق حبیب اللہ تو ہے
محمد مصطفےٰ شاہ رسولان — ہین انجم انبیا اور ماہ تو ہے
جزاک اللہ اے صبر تکالیف — علم افروز عز و جاہ تو ہے
خوشا بخت زمین شہر مکہ — محمد کی ولادتگاہ تو ہے
کرونگا عرض مین شاہ دکن سے — مرے آصف شہ ذیجاہ تو ہے

ناظر ۱۲۹ - جناب میر فرید الدین علی صاحب

گنہ گارون پہ رحمت کرنے والا — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
کہا کر صدق دل سے اپنے ناظر — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
نکلتا دل سے ہے ناظر کے ہر دم — مرا یاور مرے اللہ تو ہے

نجیب ۱۳۰ - جناب سید منتجب الدین صاحب

مرا ساتھی مرا ہمراہ تو ہے — مرا یاور مرے اللہ تو ہے
خدایا دل کے ہاتھون سے ہون مجبور — خطا میری نہین آگاہ تو ہے
نہین ہے کوئی لائق بندگی کے — اگر ہے تو مرے اللہ تو ہے
نہ جائے داغ الفت دل سے میرے — مری دولت مری تنخواہ تو ہے
پریرویان عالم کا مقرر — شہ ذی قدر عالیجاہ تو ہے
ستمون کے ظلم ناحق کے کہون کیا — مرے اللہ خود آگاہ تو ہے

تجھی کو رتبۂ عالی ہے حاصل
تو دکن کا شاہ آصف جاہ تو ہے

تجھے یون دیکھتا ہون مہ و شہ نہین
وہ اختر ہین تو مثل ماہ تو ہے

ترا وہ رتبۂ عالی ہے آصف
سلاطین زمن کا شاہ تو ہے

۱۳۱ نعیم - جناب پاوش محمد بن عبد اللہ صاحب تلمیذ حضرت شمس

محمد کل جہان کا شاہ تو ہے
نبی اللہ رسول اللہ تو ہے

نہین پوشیدہ کچھ تجھ سے مرا حال
مرے ہر حال سے آگاہ تو ہے

مجھے روز قیامت کا نہین خوف
مرا حامی رسول اللہ تو ہے

دیا دھوکا مجھے لے نفس تو نے
مرا حاسد مرا بدخواہ تو ہے

بچا دے شرک اور بدعت سے مجھکو
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مرا والی مرا سرور مرا شاہ
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

۱۳۲ نحیف - جناب ابو المعارف سید عزیز الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

جہان جاؤن مرے ہمراہ تو ہے
مرے احوال سے آگاہ تو ہے

مرا خالق مرا رازق مرا رب
مرا یاور مرے اللہ تو ہے

معاصی کا نہین کچھ خوف مجکو
مرا حامی رسول اللہ تو ہے

جزاک اللہ فی الدارین خیرا
مرا ہادی بت گمراہ تو ہے

نہین ممکن خدا کا شکر ہرگز
مرا شاہد کلام اللہ تو ہے

رعیت پرور و فیاض و باذل
نظام الملک آصف جاہ تو ہے

نہین ظل ہما کی مجکو خواہش
مرا والی جو ظل اللہ تو ہے

سخاوت کا تری چرچا ہے ہر جا
کہ حاتم سے سوا اے شاہ تو ہے

کہانتک مین کرون تیری شکایت
رقیب روسیہ گمراہ تو ہے

ہدایت نیک دے اللہ تجھکو
کہ سب مین راہ پر بیراہ تو ہے

جو کچھ پایا ترے صدقے سے پایا
مرا رہبر دل آگاہ تو ہے

جناب عصر صاحب کے بدولت
نحیف اب شاعر ذیجاہ تو ہے

نحیف خستہ تن غمگین و مضطر	کہ جسکے عشق مین واللہ تو ہے

نظیر ۱۳۲ جناب گردہاری لعل صاحب تلمیذ حضرت کاشف

نظام الملک آصف جاہ تو ہے	مرے سلطان ظل اللہ تو ہے
مرے اوستاد کاشف کا ہمیشہ	نگہبان ہر طرح اللہ تو ہے
عطا پاش و خطا پوش رعیت	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
چمن سے آکے بلبل کہہ رہی ہے	دکن کا آصف ذیجاہ تو ہے
مرے سر پر ترا ہو دست شفقت	کہ آصف جاہ ظل اللہ تو ہے
نظیر ہردم یہی دل سے کہا کر	مرا یاور مرے اللہ تو ہے

ندرت ۱۳۴ جناب محمد بختیار الدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

نظام الملک آصف جاہ تو ہے	شہ آصف ہمارا شاہ تو ہے
نہین کوئی جہان مین تیرا ثانی	شہنشاہ سخی واللہ تو ہے
نکیونکر ظلم ہو ظلمت مین پنہان	نہایت دادرس ملک شاہ تو ہے
نہین حاسد کا ہمکو خوف ہرگز	ہمارے سر پہ ظل اللہ تو ہے
دعا گو صدق دل سے شاہ کا ہون	مرا شاہد کلام اللہ تو ہے
دعا گو ہیچ وقتہ شاہ کا ہون	مرا شاہد مرے اللہ تو ہے
تجھے زر کی کمی کیون ہوگی ندرت	ہی خواہ شہ ذیجاہ تو ہے

وحشی ۱۳۵ جناب عبد العظیم صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

مرے ہر راز سے آگاہ تو ہے	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
غریب و بیکس و ناچار مین ہون	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
دل ناداں مجھے تونے کیا خوار	مرا دشمن مرا بدخواہ تو ہے
قدم راہ محبت مین رکھا ہے	مگر وحشی بہت گمراہ تو ہے

واجد ۱۳۶ جناب محمد عبد الواجد صاحب تلمیذ حضرت والہ

پری رویوں کا اے گل شاہ تو ہے
چمن مین رشک مہر و ماہ تو ہے

بڑا افضل خدا اے جاہ تو ہے
بڑا لطف و کرم واللہ تو ہے

ترا ثانی کوئی آصف نہین ہے
حقیقت مین سلیمان جاہ تو ہے

خدا تجھکو سلامت رکھے اے شاد
شہ آصف کا دولت خواہ تو ہے

مصیبت مین غم و رنج و محن مین
مرا ملجا و مرے اللہ تو ہے

مبارک تجکو ہوا اے چشم عاشق
جمال گل کی منزل گاہ تو ہے

نہوگا کوئی عاشق تجھ سے جانبر
شب فرقت بڑی جانکاہ تو ہے

رسائی اے نظر مشکل ہے وان تک
وفور گریہ سے کوتاہ تو ہے

مقابل اُس قد رعنا کے اے سرو
سبب کیا ہے بہت کوتاہ تو ہے

ترے انداز سے ثابت ہے گلچین
کہ بلبل کا بڑا بدخواہ تو ہے

اُتر آئی ہے اے دل تجھ مین کلفت
غم و حسرت کی منزل گاہ تو ہے

لڑا دیتی ہے تو اے دختر زر
بنی آدم کی بس بدخواہ تو ہے

طبیعت آگئی تجھ پر ہی اے گل
حسینون مین مرا دلخواہ تو ہے

پری رو دوسرے ہین مثل انجم
حسینون مین مثال ماہ تو ہے

کیا برباد تو نے میرا ایمان
بت کافر مرا بدخواہ تو ہے

ابھی تک قیس باقی ہے ترا نام
بڑا شوریدہ سر واللہ تو ہے

دکن مین تیرا ہمسر کون ہے اب
سخن کا واحد آصف جاہ تو ہے

واقف ۱۳۷ - جناب ابو الصدق محمد داؤد علیخان صاحب تلمیذ حضرت شفق کا

حسینان جہان کا شاہ تو ہے
ضیائے حسن مہر و ماہ تو ہے

سریر دولت ملک دکن کا
ہمائے اوج آصفجاہ تو ہے

تری آصف کرین توصیف ہم کیا
سکندر حشمت و جمجاہ تو ہے

نہین تاریکیٔ مرقد کا کچھ خوف
اندھیری قبر مین ہمراہ تو ہے

نہین ہے خوف محشر کا مجھے اب
مرا ملجا و مرے اللہ تو ہے

سلیمان شوکت و جمشید عظمت
نظام الملک آصفجاہ تو ہے

غریبی بار ہاکتی ہے واقف	مرا یا ور مرے اللہ تو ہے

وافی ۱۳۸ - جناب سید عبدالرحیم شاہ صاحب قادری تلمیذ حضرت سیف

نبی خاص نور اللہ تو ہے	رسول ہاشمی ذیجاہ تو ہے
نہین روز جزا کا مجھکو کچھ غم	کہ حافظ یا نبی اللہ تو ہے
صحابی آپ کے سب ہین گرامی	وہ سب تارے ہین انمین ماہ تو ہے
پڑا ہون ورطہ بحر جہان ہین	مرا والی مرے اللہ تو ہے
تمہاری وجہ سے آتش ہوی سرد	کہ انوار خلیل اللہ تو ہے
شب معراج پایا وصل حق کا	کہ ختم المرسلین واللہ تو ہے
چھپاون کس طرح اعمال تجھہ سے	کہ ہر اک راز سے آگاہ تو ہے
خدا بخشے تجھے کیون کر نہ وافی	کہ مداح رسول اللہ تو ہے

وفا ۱۳۹ - جناب مولوی وفا صاحب تلمیذ حضرت کاشف

نظام الملک آصفجاہ تو ہے	ہمارا بادشاہ اے شاہ تو ہے
قمر صولت شہ ذیجاہ تو ہے	مرے سلطان ظل اللہ تو ہے
چھپا ہین کیا رموز روسیاہی	ہمارے عیب سے آگاہ تو ہے
ترے صدقے ہون دل سے جان قربان	مرا معشوق رشک ماہ تو ہے
مجھے کیا خوف ہے روز جزا کا	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
رکھون چشم وفا تجھہ سے مین کیونکر	جفا کیش اے بت بدخواہ تو ہے

ہالہ ۱۴۰ - جناب قمر الزمان صاحب تلمیذ حضرت ہرمز

ترے بندے ہین ہم اللہ تو ہے	ہمارے حال سے آگاہ تو ہے
کلیسا مین حرم مین بتکدہ مین	ہر یکجا جلوہ گر اللہ تو ہے
مین بتکو آسمان سمجھا تھا لیکن	کسی عاشق کا دود آہ تو ہے
ہمارے درد سے اے رشک عیسیٰ	بیان ہم کیا کرین آگاہ تو ہے

سخی ابن سخی خاقان اعظم	نظام الملک آصفجاہ تو ہے
نہین ہالہ کو خوف حشر زنہار	مرا حامی رسول اللہ تو ہے

۱۴۰ ہمت جناب ابو الفہم محمد نصیر الدین صاحب تلمیذ حضرت واقف

ترے در کا سکندر بھی گدا ہے	شہنشاہون مین عالیجاہ تو ہے
بفضل خالق و محبوب سبحان	رعایائے دکن کا شاہ تو ہے
نہین ساتھی کوئی اس بیکسی مین	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
کوئی کر رہا ہے مین خوش تجھ سے ہمت	شہ آصف کا دولت خواہ تو ہے

کرایسے نظر حسن

ادکن سے

عنائے حسن علی خان صاحب تلمیذ حضرت کاشف

ہادی ۱۴۱ جناب محمد محی الدین

کرون مین یاد تجھکو کیون نہ ہر دم	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
بہانا فضل برسے مجھکو ہر دم	مرا یاور کرم بن ... اللہ تو ہے
بجز تیرے نہین مجھکو سہارا	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مری تاریکیٔ مرقد مین بے شک	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
مرے راحت مین کلفت مین ہمیشہ	مرا یاور مرے اللہ تو ہے

یعقوب ۱۴۲ جناب غلام صمدانی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

دکن کا سرپرست اے شاہ تو ہے	نظام الملک آصف جاہ تو ہے
بلائے ناگہانی سے بچالے	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
گناہون مین سراسر مبتلا ہون	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
جوانی جاچکی آ گئی ضعیفی	مرا یاور مرے اللہ تو ہے
ہر اک لحظہ ہر اک دم کہہ تو یعقوب	مرا یاور مرے اللہ تو ہے

مصرع طرح حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

دل آپ کے ستانے سے بیزار ہو گیا

قافیہ۔ بیزار۔ ردیف۔ ہو گیا

حضرات۔ ماہ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ کی چھٹی تاریخ کے محبوب الکلام کے لئے یہ مصرع طرح عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی نے تجویز فرمایا ہے ماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ کی (۲۰) تاریخ تک غزلین بنام نائب مہتمم آجانا چاہئین

گلدستہ نمبر (۱۲) جلد (۲) مین ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ کے لئے یہ مصرع طرح ہو چکا ہے۔

پیار سے دیتے ہین وہ دشنام اُٹھتے بیٹھتے

نوٹس

چونکہ اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہٗ کے گرامی نام کی برکت سے
دستہ روز بروز ترقی پر ہے لہذا تاریخ شروع سے
درہ روز پہلے شعرائے ذوی الاحترام اپنی غزلیات
وانہ دفتر فرمائین ورنہ انتخاب سے رہجائینگی۔ کیونکہ پندرہ
ز انتخاب اور تحریر اور طبع کے لئے بہت نہین ہین۔

ضوابط گلدستہ

۱۔ جن صاحبون کے اشعار منتخب گلدستہ ہونگے انکو وہ پرچہ جسمین انکا کلام چھپے گا مفت دیا جائیگا۔

۲۔ کلام کا انتخاب کمیٹی کریگی۔

۳۔ بیستو اشعار سے زیادہ نہ طبع ہونگے۔

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ جو صاحب اپنا کلام روانہ فرمائین نام اور پتا صحیح طور پر لکھین اور اپنا نام صاف خط مین لکھکر روانہ فرمائین۔

۷۔ طبع اشتہارات کی نسبت مہتمم سے خط و کتابت کیجیے۔

۸۔ لوکل شعرا چونکہ اکثر مکان پر نہین ملتے انکو حق ہے کہ درصورت دیررسی دفتر سے معتبر آدمی کے ذریعہ گلدستہ طلب فرمائین۔

۹۔ اسکے کل حقوق نائب مہتمم گلدستہ ہذا کو دئے گئے ہین۔ رؤسا عظام سے [illegible] روپیہ سالانہ اور پبلک سے چھ روپیہ معہ محصولڈاک اسکی قیمت قرار دیگئی ہے۔

۱۰۔ خط و کتابت بنام راے ہیرالال صاحب نشاط

نائب گلدستہ ہونی چاہیے

نائب مہتمم گلدستہ

الطاف حسین

۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۸ھ

نمبر (۳) جلد (۳)

محبوب الکلام

قدردان سخن شناسی کا ہے آصف نظام
خسرو ملک سخن ہے کیوں نہ محبوب الکلام

حسب الحکم عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار ...
شعرائے دکن و ہندوستان کا کلام درج ہوگا - باہتمام
رائے ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے شائع ہوا
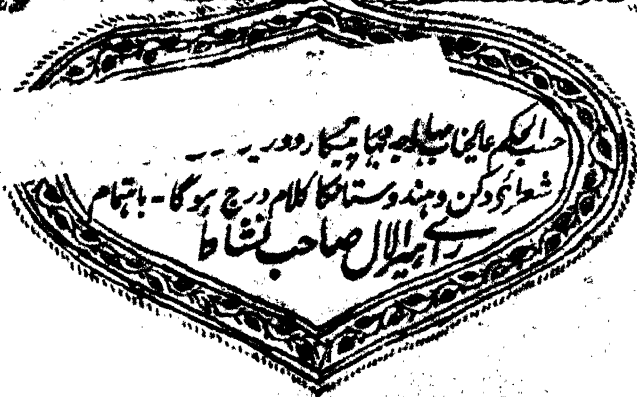
اطلاع

مجموعہ الکلام کیلئے جو بزرگوار اپنی غزلین بھیجتے ہین اُن مین
بعض اصحاب غلبۂ ذکاوت سے صرف تخلص پر اکتفا کرتے ہین
اور اپنے نام نامی اور محل استقامت کو جلباب خفا مین رکھتے
ہین۔ لہذا گلدستہ اُنکے نام حسب شرائط مندرجہ مجبوراً
روانہ نہین کیا جاسکتا جہان آپ غزلین بھیجنے کی تکلیف
گوارا فرماتی ہین اگر نام اور قیام سے بھی اطلاع دیجئے تو سبحان اللہ

اڈیٹر

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

الله العظیم

کلام الملوک ملوک الکلام یعنی غزل

اعلیحضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا حشم
نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خورشید عطا
تاج مہر سپہر اقبال زیبندہ تخت اجلال حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار
مظفر الممالک فتح جنگ ہز ہائنس نواب میر محبوب علیخان بہادر
نظام الملک آصفجاہ سلطان دکن خلد اللہ ملکہ

نالون سے آگ کوچۂ دلدار ہوگیا
خورشید حشر سایۂ دیوار ہوگیا

پرہیزگار رجب کوئی میخوار ہوگیا
پرہیز کرتے کرتے وہ بیمار ہوگیا

آئے ہتے میرے دل کے خریدار بنکے وہ
دل دیکھتے ہی اونکا خریدار ہوگیا

منصور نے کہا جو انا الحق تو حق یہ ہے
اس کلمہ کا الف ہی اُسی دار ہوگیا

غم کہا گیا ہے ہجر کا تیرے مجھی تمام
پیاسا مرے لہو کا تہا خونخوار ہوگیا

اے فتنہ گر یہ چال تری رہگذر کا ہی
نقش قدم بہی فتنہ رفتار ہوگیا

لائے ہتے وہ رقیبون کو میرے مزار پر
اٹھکر غبار سامنے دیوار ہوگیا

سیدہا ہوا جو تیر نظر دل کو تاک کر
شمشیر بہی ساتہہ کہنچ کے تلوار ہوگیا

رنج فراق و درد و غم و ضعف قلب نے
بیمار کردیا مجھے بیمار ہوگیا

پوری جہلک بہی دیکھنے پائی نہ چشم شوق
اتنے مین بند روزن دیوار ہوگیا

سرکار عشق مین ہی بڑا جرم احتیاط
مین بے قصور رہ کے خطاوار ہوگیا

صہبائے عشق پیتے ہی چودہ طبق کہلگئے
مین نشۂ شراب سے ہشیار ہوگیا

دنرات کی لڑائی ہی جہگڑے مدام مین
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

مجھکو خیال زلف مین کچھ سوجھتا نہتا
روز فراق بھی تو شب تار ہو گیا

یارب بتون کا عشق مری جان کے ساتھ
یہ رشتۂ حیات بھی زنار ہو گیا

سامان وصل کی مجھے پروا نگی تو ہو
تم نے ادھر کہا کہ وہ تیار ہو گیا

پہلے سے تھا اگرچہ وہ کافر دغا شعار
دلکو چرا کے اور بھی عیار ہو گیا

تکلیف اپنے نفس کو دی اوسقدر
زاہد عبادتون سے گنہگار ہو گیا

اتنے کہان نصیب ہون گلچہرہ گلبدن
محشر ہمارے واسطے گلزار ہو گیا

قاصد یہ تھا گمان کہ یہ عاشق مزاج ہے
کیا جانے کس بلا مین گرفتار ہو گیا

طاقت کہان ہے دلمین کہ اب ناز بھی اٹھائے
صدمہ اوٹھا اوٹھا کے یہ بیمار ہو گیا

غیرونکی واسطے ہی نہ دربان نہ روک ٹوک
یہ گھر ترا اخیر کو بازار ہو گیا

آصف غم زمانہ نے تجھکو گہلا دیا
تیرا تو غیر حال مرے یار ہو گیا

الطاف - جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب تلمیذ حضرت بیدل

کس مہروش سے خواب مین دوچار ہوگیا — دل میرا گویا مطلع انوار ہوگیا
بحر صفات حق جو گہربار ہوگیا — یہہ مشت خاک مخزن اسرار ہوگیا
اکوقت ہم ہی ہم تہے تیرے بزم مین — ملنا بہی اب جناب کا دشوار ہوگیا
فرقت نے تیری مجکو مٹایا یہانتلک — دشمن بہی میرے حال کا غمخوار ہوگیا
مین بوالہوس نہین کہ کہون غیر کی طرح — دل آپکے ستانیسے بیزار ہوگیا
آنکہین دکہارہا ہے فلک مجکو اسلئے — مین اوس کی چشم مست کا بیمار ہوگیا
وحشت جو لیگئی لب دیوار شوخ کل — موسی کیطرح طالب دیدار ہوگیا
مضمون بہرے ہوئے ہین طبعیت مین بسکہ — اک بات لکہنے بیٹہا تو طومار ہوگیا
الطاف تو ہمیشہ ثنا کر نظام کی — تو بہی بڑون کی طرح نمکخوار ہوگیا

ارشاد - جناب محمد قاسم علیخانصاحب تلمیذ حضرت شاد

کعبہ ہمارا ابروے خمدار ہوگیا — قرآن ہمارا مصحف رخسار ہوگیا
ایسا حب فراق سے بیمار ہوگیا — عیسی مرے علاج سے ناچار ہوگیا
اچہا ہوا کہ وصل کا خواہان نہین ہوا — بوسہ طلب کیا تو گنہگار ہوگیا
غمزہ کرشمہ ناز وادا عشوہ وستم — ہر ایک میرا قاتل خونخوار ہوگیا
وان جمگہٹے رقیبون کے رہتے ہین راتدن — جانا بہی کوئے یار مین دشوار ہوگیا
دلبستگان زلف کی قسمت نہ پوچہئے — روز سپید انکو شب تار ہوگیا
بارگران تہا اس سے سبکدوش ہم ہوئے — سر اپنا نذر خنجر دلدار ہوگیا
آغوش وصل گرم ہی باقی ابہی ہے رات — مرغ سحر غضب ہے کہ بیدار ہوگیا
تاچند ضبط و صبر بقول شہ نظام — دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا
اوس بیوفا کو جا کے سنادو لو یہہ — رخصت جہان سے تیرا وفادار ہوگیا
آصف کا مدح گو ہون طفیل جناب قبلہ — ارشاد انکا غاشیہ بردار ہوگیا

گوہر۔ جناب ابوالشرم گوہر علی صاحب تلمیذ حضرت لائق

سمجھا میں اپنے بخت کو بیدار ہوگیا ۔۔ جب رام میرا وہ بت عیار ہوگیا

صورت دکھا کے مجھکو نہان یار ہوگیا ۔۔ مضطر ہیں اس لئے دل ناچار ہوگیا

سمجھا تھا اپنے دلکو میں ہشیار ہوگیا ۔۔ لیکن پھر ایک بت کا گرفتار ہوگیا

پیش نظر میرے جو مرا یار آگیا ۔۔ میں جان و دل سے اسکا خریدار ہوگیا

گر میں نے کچھ قصور پیارے کیا نہیں ۔۔ پھر مجھسے کیوں خفا میرے دلدار ہوگیا

عزت جہان میں میری تمہاری خدا رکھے ۔۔ افسانہ عشق کا سر بازار ہوگیا

گنہگار۔ جناب ابوہاشم سید غوث صاحب تلمیذ حضرت [illegible]

جینے سے تنگ آگیا ناچار ہوگیا ۔۔ دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

صد شکر آدھی رات کو آئے وہ میرے گھر ۔۔ سویا ہوا نصیب یہہ بیدار ہوگیا

قسمت کی خوبی دیکھئے انجان ہوگئے ۔۔ کل اونسے راستہ میں جو دو چار ہوگیا

بے دیکھے مجھپہ عشق کی تہمت خدا کی شان ۔۔ زاہد ہی جھوٹ کہکے گنہگار ہوگیا

کہنا کسی کا وصل میں جھنجلا کے بار بار ۔۔ سرکو ہٹالے آپکا بس پیار ہوگیا

کیفی۔ جناب مولوی رضی اللہ صاحب تلمیذ حضرت مسکین

موتی پروے فلک نے کیا دم سخن ۔۔ خامہ جو مدح شہ میں گہربار ہوگیا

رویا جو میں تو کہنے لگی ساغر نظر ۔۔ کیفی شراب حسن سے سرشار ہوگیا

جلتے رہی حواس مسیحا کو دیکھکر ۔۔ فکر دوا میں اور میں بیمار ہوگیا

اللہ رے ہجوم خدنگ فراق یار ۔۔ وہ خواب میں ہی آیا تو ہشیار ہوگیا

ایک سبزہ رو سے عشق میں اللہ ری انقلاب ۔۔ کیفی سرور رنگ سے سرشار ہوگیا

لائق - جناب ابو الفائق مولوی شاہ علی محمد حسینی صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

دل نے خطا کی جان کو آزار ہو گیا
کسکا قصور کون گنہگار ہو گیا

مجھ سے بگڑ کے غیر کا وہ یار ہو گیا
تازہ ستم یہہ مجھپہ دل زار ہو گیا

رہنے لگا ہے مجمع اغیار رات دن
گھر آپکا یہہ کا ہیکو بازار ہو گیا

بہر عیادت آئے وہ کسوقت دیکھئے
مدفن ہمارا جبکہ ہی تیار ہو گیا

دل مین خیال نظر و نین تصویر یار ہے
ہر طرح مجکو یار کا دیدار ہو گیا

خون جگر پلا کے تیرا تیر رکھتے ہم
دل سے جگر سے سینے سے وہ پار ہو گیا

دل اونپہ ہے نثار وہ مین غیر پر فدا
ناحق کا بیر جان کو آزار ہو گیا

اب شربت وصال پلا مجھپہ رحم کر
ظالم مین تیرے ہجر مین بیمار ہو گیا

وہ دن بھی یاد ہین کہ تم آتے تھی بیتکلف
صورت دکہانا اب تمہین دشوار ہو گیا

کسطرح کیجے آپکے وعدیکا اعتبار
اقرار تہا ابہی ابھی انکار ہو گیا

لائق کو چلکے آپ بہی دیکھ آئیے ذرا
سنتے ہین حال اوسکا بہت زار ہو گیا

لیل - جناب احمد بن عوض باللیل صاحب تلمیذ حضرت امیر

اسکو بہی جو رسہنے سے انکار ہو گیا
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہو گیا

نالون سے کیون نہ دلبے بہلا دشمنو تکا دل
گردون جب ایک آہ مین فی النار ہو گیا

بسمل کئی سمجھو اسی دولت جہان
جنکو نصیب یار کا دیدار ہو گیا

دشمن کے آڑ مین وہ چھپا مجکو دیکھکر
بزم عدو مین مجھسے جو دو چار ہو گیا

وہ گلبدن جو پہلو سے جبسے مری جدا
گلزار بہی نظر مین مری خار ہو گیا

محامد - جناب ابو المحامد احمد سعید صاحب تلمیذ حضرت بیدل

وہ اشک سرخ دیکھ کے خونخوار ہو گیا
مین لخت دل کے صدقہ گنہگار ہو گیا

الجھا ہی جا کے زلف مین اوس گلعذار کے
دل کس بلا مین ہائے گرفتار ہوگیا

ہے دلمین آپکی صورت سرو رسی ہوئی
جب آنکھین بند کین وہین دیدار ہوگیا

بدلی جو آنکھ شوخ نے عالم بدلگیا
دشمن زمین اور در و دیوار ہوگیا

بستر پہ ڈھونڈھتا ہے مجھے آکے چارہ ساز
مین کسکی چشم شوخ کا بیمار ہوگیا

پہنچا ہوے اوسکی کوچہ مین باد صبا تلک
چلنا تو دو قدم مجھے دشوار ہوگیا

اسپر بھی بت نہ آپنے محامد کبھی ہوے
قشقہ لگایا صاحب زنار ہوگیا

مائل۔ جناب کلیم اللہ خانصاحب تلمیذ حضرت کہا

اوسکا گذر جو کل سوی بازار ہوگیا
یوسف بھی جان و دل سی خریدار ہوگیا

واعظ نے میکشی سے مجھے منع کردیا
مین اوسکے وعظ و پند سی بیزار ہوگیا

اب ناز آپکا نہ اُٹھایگا یہہ کبھی
دل آپکے ستانے سی بیزار ہوگیا

مجھکو دیا ہے بوسۂ نمکین آپ نے
ایجان آپکا مین نمکخوار ہوگیا

ماہر۔ جناب سید علی صاحب

دل دیکھ اونکو جانسے بیزار ہوگیا
سودائے زلف لیکے گنہگار ہوگیا

بسمل کیا نگاہ نے ماری مژہ کی تیر
ابرو ہر ایک قتل کو تلوار ہوگیا

پہلی لحد مین جب میرے داغ جگر کی ضو
سارا مزار مطلع انوار ہوگیا

پڑتا ہے عکس گیسو کا رخسار آج کل
کافر خدا کے فضل سے دیندار ہوگیا

تاریکی چھائی جب میری فرد سیاہ کی
محشر کا روز مثل شب تار ہوگیا

اللہ رے رعب حسن کہ غش ہوگئے کلیم
جسوقت کوہ طور پہ دیدار ہوگیا

پانی کے چھاگلین ہین مرے پاؤن کے آبلے
سیراب جن سے دشت مین ہر خار ہوگیا

نکلا جو تن سے دم مرا کہنے لگی اجل
آزاد آج مرغ گرفتار ہوگیا

ماہر نہ مرتے دم گیا زخم جگر کا درد
اچھا برائے نام تو سو بار ہوگیا

مقتدر - جناب سید معصوم صاحب

دیکھا مین جبکو عشق کا آزار ہوگیا
وہ موت کا خدا سے طلبگار ہوگیا

فرقت نے تیری مجھکو کیا اتنا ناتوان
بستر پہ اوٹھکے بیٹھنا دشوار ہوگیا

جس جا مین نے دیکھا مقتدر کو جلوہ گر
سامان عیش بس وہین تیار ہوگیا

محفوظ - جناب ابوالمکارم حافظ شیخ محی الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

دیوانہ دیکھکر مجھے ہوشیار ہوگیا
مین بیخبر ہوا وہ خبردار ہوگیا

کیسا فراق یار مین آزار ہوگیا
جینا تو جینا مرنا بھی دشوار ہوگیا

آنا بھی اونکو بام پہ اب بار ہوگیا
جب دل حریص جلوۂ رخسار ہوگیا

پھر ایک حیلہ ساز سے اقرار ہوگیا
پھر انتظار کا مجھے آزار ہوگیا

اس چال سے وہ آیا قیامت مین فتنہ گر
پامال حشر بھی دم رفتار ہوگیا

آنے سے اونکی نزع کی تکلیف مٹ گئی
آسان امر تھا مجھے دشوار ہوگیا

سوتے تھے شب وصال تو دم بھر مین کٹ گئی
پھر آفتاب سحر نمودار ہوگیا

یارب کہان کی مجھسے محبت ہوئی اسے
یہ عشق کیون گلے کا مرے ہار ہوگیا

اس عشق و انتظار مین نقصان دو ہوئے
آنکھونکو روگ جانکو آزار ہوگیا

مجھ بادہ کش کے مرتے ہی بھٹی اُجڑ گئی
سنسان آج خانۂ خمار ہوگیا

محفوظ نوجوان کی اللہ خیر ہو
سنتے ہین عشق کا اوسے آزار ہوگیا

مشتاق - جناب مولوی علاء الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

جس دلکو عشق احمد مختار ہوگیا
وہ مستحق رحمت غفار ہوگیا

جنت کا مستحق وہ گنہگار ہوگیا
جسکا شفیع احمد مختار ہوگیا

بلوائے مدینہ مین مجکو شہ عرب
دل رہتے رہتے ہند مین بیزار ہوگیا

لاکھون ہزارون اچھون سے اچھا ہی اوسکا حال	عشق محمدی مین جو بیمار ہوگیا
بیفکر ہوگیا وہ زمانے کی فکر سے	جسپر کرم حضور کا اکبار ہوگیا
غفلت کے پردے آنکھ پہ ہستی مین پڑ گئے	خواب عدم بھی اب ہمین دشوار ہوگیا
دیر و حرم سے کام نہین اور غرض ہے	جو دل سے یار تیرا طلبگار ہوگیا
رسوائیون نے حشر کی مشتاق ہے	حامی ہمارا احمد مختار ہوگیا

مست - جناب مولوی نواز شعلینی صاحب تلمیذ حضرت بیکس

مضمون جو سوچنے لگے اڑنے لگا قلم	میدان پا کے شوخ یہ رہوار ہوگیا
زلفون مین ہی کبھی تو کبھی خال و خط مین ہے	اک دل ہزار جائے گرفتار ہوگیا
ہے آرزو کہ آئین عیادت کو وہ میری	ارمان میری جان کا آزار ہوگیا
چاہ ذقن سے چھٹکے پھنسا گیسوؤن مین دل	افسوس ہے کہ پھر وہ گرفتار ہوگیا
کہنا کسیکا ہائے وہ ہر دم شب وصال	دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا
آجاؤ دل مین جاتے ہو کیا سیر باغ کو	دل میرا داغ عشق سے گلزار ہوگیا
اے مست کیا بیان کرین شاعری کا حال	ہر طفل اب تو شاعر غدار ہوگیا

معین - جناب محمد معین الدین صاحب تلمیذ حضرت نامی

اتنے چھپائے راز حسینو نکے عشق مین	سینہ ہمارا مخزن اسرار ہوگیا
محشر مین جبہ سائی کے باعث ملی نجات	داغ جبین تمغۂ سرکار ہوگیا
جرم و گنہ سے دلمین جو تہی یاس مستقل	لا تقنطوا سے جب مین خبردار ہوگیا
اے دل خوشی سے بدلیگا غم تیرا غم نہ کیا	گر لطف ایزدی تیرا غمخوار ہوگیا
مجکو معین کیسکی اعانت نہین ضرور	میرا معین سید ابرار ہوگیا

میخوار - جناب محمد عبد الرحمن صاحب تلمیذ حضرت سیکش

نالہ جہان تہا اب وہان اڑتی ہی خاک ہے — بر ہم خزانکے جور سے گلزار ہوگیا
داغ جدائی کہاکے مین یہانتک فشان ہین — سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہوگیا
پایا نہ زندگی مین مزا کچہہ بہی عشق کا — جس سے لگایا دل وہ جفاکار ہوگیا
ظالم خدا کو مان یہہ دنرات میکشی — یہہ تو بتادے کیا تجہے میخوار ہوگیا
جو کچہہ تہا میفروش کو میخوار دیچکے — ابتو ادہار ملنا بہی دشوار ہوگیا

معصوم - جناب محمد معصوم علیصاحب تلمیذ حضرت کاشف

محشر کا دلسے دغدغہ بیکار ہوگیا — تائید پر جو سید ابرار ہوگیا
افشائے معصیت کا نہین خوف کچہہ ہمین — واقف ہمارے حالسے ستار ہوگیا
سلطان دوجہانکی شفاعت کے نازپر — معصوم یا الہی گنہگار ہوگیا

ماجد - جناب محمد احمد اللہ خانصاحب تلمیذ حضرت کاشف

ہردم کی چہیڑ چہاڑ سے ناچار ہوگیا — دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا
جب وصل سے ادہر نہین وہان انکار ہوگیا — دل جینے سے یہان مرا بیزار ہوگیا
حالت بری ہے دیکہیے بیمار ہجر کی — بستر سے ہاتہہ اوٹہانا بہی دشوار ہوگیا
واعظ نہین ہے خوف ہمین حشر کا یہان — شافع ہمارا احمد مختار ہوگیا
ماجد ہو پیاس کسطرح روز نشور مین — ساقی ہمارا حیدر کرار ہوگیا

معزز - جناب غلام محی الدینصاحب صدیقی تلمیذ حضرت کاشف

جو دل فدائے احمد مختار ہوگیا — وہ رازدار و واقف اسرار ہوگیا
حد سے سوا وہ شوخ ستمگار ہوگیا — افسوس ابتو جینا بہی دشوار ہوگیا
پہندے مین عشق کے مجہے پہنسا جان بوجہکر — یون سمجہو وہ بلا مین گرفتار ہوگیا

رکھوا اوٹھاکے اسکو مغز زلیٹکر
ہستی کا جامہ آپکی بیکار ہوگیا

مسرور[۱۸۷] ۔ جناب محمد ابراہیم صاحب صدیقی تلمیذ حضرت بیکس

جسدن سے ترے عشق کا آزار ہو گیا
دل لاکہہ آفتون مین گرفتار ہوگیا

سُنتے تہے چرخ کو کہ ستمگار ہے مگر
اوس سے بہی تو زیادہ جفا کار ہوگیا

بوسہ لیا جو یار کا سینے غضب وصال
مثل شفق وہ چاند سا رخسار ہوگیا

مسرور میری قبر پہ فرمار ہی تہی وہ
لاکہون مین بس یہی ایک وفادار ہوگیا

نور[۱۸۸] ۔ جناب ابوالضیا سید نور الحسین صاحب

ہان ہان سے ہم سمجہتے تہے اقرار ہو گیا
ہان ہان کیا کیی مگر انکار ہوگیا

مین کشتۂ ادائے ستمگار ہوگیا
دل یعنی نذر حسن دل زار ہوگیا

آب حیات لب کی تمنا تہی دل کو پر
ظلمت مین گیسوؤنکے گرفتار ہوگیا

ترچھی نظر سے سیدہی لگاتے ہین خدنگ
جو تیر آیا دل سے میرے پار ہوگیا

مین مستعد ہون رنج اوٹھانیکو یہ نہین
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

مہمان ہین کوئی دم کے ستاؤ نہ اسقدر
کاہیدہ غار وخس سے تن زار ہوگیا

دنیا کی طلعتون پہ فدا اے نور جائے
پیکِ حیات کوچ پہ تیار ہوگیا

ناکام[۱۸۹] ۔ جناب سید محمد عبد العزیز صاحب تلمیذ حضرت آسی

ظلم وستم کو آپ نے حد سے بڑھا دیا
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

بہتان دشمنون نے یہہ باندہا ہی ورنہ [illegible]
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

کسطرح سے کرون مین طواف حرم بیان
ناکام مین تو وقف دریار ہوگیا

نجیب[۱۹۰] ۔ جناب سید منتجب الدین صاحب

دلکو جو میرے عشق کا آزار ہوگیا ... خود چارہ گر علاج سے بیزار ہوگیا

اب کیا ہوس مین آپکو دلداری کی کرون ... بے نور ہائے دیدۂ خونبار ہوگیا

اے چارہ گر خدا کیلئے اپنی راہ لے ... مایوس اپنی زیست سے بیمار ہوگیا

بلبل کی طرح اوس گل رعنا کے عشق مین ... رسوا نجیب بر سر بازار ہوگیا

یارب مین اپنے اس دل شیدا کو کیا کرون ... زلف دوتا مین انکی گرفتار ہوگیا

محفل مین دیکھکر مجھے گریان بگڑ گئے ... دل دیکے انکو ہائے گنہگار ہوگیا

۱۹۱ نعیم - جناب محمد بن عبداللہ باکوبن صاحب تلمیذ حضرت شمس

طاقت نہین بشر مین تری مدح لکھ سکے ... مداح تیرا خالق غفار ہوگیا

کیا خوف ہمکو نار جہنم سے دوستو ... شافع ہمارا احمد مختار ہوگیا

مین کیا کہون فراق مین کیا کیا ہوا ترے ... خستہ ہوا خراب ہوا خوار ہوگیا

آصف کا قول سچ ہے نہ پوچھو ہمارا حال ... دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

اٹھونگا روز حشر بنا بنکے مین نعیم ... عشق نبی گلے کا اگر ہار ہوگیا

۱۹۲ نحیف - جناب ابو المعارف مولوی سید عزیز الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

پھر عشق کا نحیف کو آزار ہوگیا ... دل اونکے گیسوؤن مین گرفتار ہوگیا

کا لطیر فی الحدیقة واللیث فی الاجم ... مسکن ہمارا اب در دلدار ہوگیا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ... دل آپ کے ہی دل مین گرفتار ہوگیا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ... منکر ہوا جو اسکا وہ فی النار ہوگیا

قسمت الٹ گئی ہے عزیزو مین کیا کہون ... دلدار تھا جو پہلے دل آزار ہوگیا

کہتے تھے کس ادا سے وہ مہ دل شب وصال ... دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

آباد اسقدر ہوا ملک دکن حضور ... ویران جو مقام تھا گلزار ہوگیا

دنیا و دین دونونکو چھوڑا نحیف نے ... جب سے غلام حضرت سردار ہوگیا

آصفی۔ جناب مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب تلمیذ حضرت بیدل

ضبط فغان سی جان کو آزار ہوگیا
پاس حیا سی اور [illegible] ہوگیا

نپیراے۔ چرخ۔ عدو بخت نارسا
قسمت سی اور تو ہی جفا کار ہوگیا

رنجیدہ دل طپیدہ و خاطر کشیدہ ہون
جس وقت سے کہ عشق کا آزار ہوگیا

وہ سرو باغ حسن جو گلگشت کو گیا
محشر شہید شوخی رفتار ہوگیا

دل ہی مین رہگئین میری سب دل کی حسرتین
شرم و حجاب مانع گفتار ہوگیا

صبر و قرار و تاب و توان و حواس و ہوش
سب جل گئے جو شوخ سی دوچار ہوگیا

عاشق کو عاشقی مین ہے پاس ناموس و ننگ
مجنون تہا قیس اسلئے وہ خوار ہوگیا

دکہا جو اوس نے ناز سی مجھکو شب وصال
سینہ سے ایک تیر نگہ پار ہوگیا

شکر خدا کہ نزع مین یاد آیا نام غوث
کیا کام مجھ سے عاقبت کار ہوگیا

دل مبتلاے حرص و ہوا ہوگیے آصفی
دام ہوس مین مفت گرفتار ہوگیا

جب بندھگیا خیال تو ڈسنے کو آصفی
ہر ایک موے زلف سیہ مار ہوگیا

آئین۔ جناب محمد مومن علی صاحب تلمیذ حضرت میکش تہالوی

کہتے نہ تہے دل سے پہلے ہی آخر نہ مانی ایک
آخر بلاے غم مین گرفتار ہوگیا

کرتے ہین وہ جفا تو عدو طعنے دیتے ہین
بندہ تو ایسے زیست سی بیزار ہوگیا

وہ پیچ دار تہی کسی کافر کی گفتگو
مجکو جواب دینا ہی دشوار ہوگیا

آنکہو مین اشک سوزش دل یاد دلربا
اللہ کیا مجکو یہ غم آزار ہوگیا

الحان۔ جناب محمد چندا صاحب تلمیذ حضرت واقی

کس شکل گل کا دلمین تصور ہے رات دن
سینہ میرا جو زینت گلزار ہوگیا

چھیڑو نہ مجھکو اور نہ لو نام تم میرا
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

الحاآن۔ کشتہ تیری ادا کا نہو سر ۔۔۔ پہر کیون تو اُسکے قتل پہ تیار ہوگیا

اسد۔ جناب مرزا [illegible] اسداللہ بیگ صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

اسد رجہ مین نحیف ہوا زار ہوگیا ۔۔۔ اک کاہ کا اوٹھانا بہی دشوار ہوگیا

مین اب جہان رند بد اطوار ہوگیا ۔۔۔ الفت مین چشم مست کے میخوار ہوگیا

لاکہون ہی اب وہ مجکو سناتے ہین گالیان ۔۔۔ مین لیکے ایک بوسہ گنہگار ہوگیا

مد نظر ہے مصحف رخ رات دن اُسے ۔۔۔ ہندوے زلف بہی تیرا دیندار ہوگیا

تم وقت نزع آئے ہو بالین پر میرے ۔۔۔ اچہا ہوا کہ آخری دیدار ہوگیا

مرکر بہی چہوٹنا اسے اب ہو گیا محال ۔۔۔ دل گیسوے صنم مین گرفتار ہوگیا

میرے بند گوار نکوار رہتے تہے ترے ۔۔۔ صد شکر ہے کہ مین بہی نکوار ہوگیا

ہے یادگار حضرت آصف کا مصرعہ ۔۔۔ دل آپ کے ستانیسے بیزار ہوگیا

اُستاد کے طفیل سے اتنا ہوا اسد ۔۔۔ مین فن شاعری سے خبردار ہوگیا

اکمل۔ جناب سید قادر پادشاہ قادری

ای دل تو کس کے عشق مین بیمار ہوگیا ۔۔۔ مین بہی تیرے ستانے سی بیزار ہوگیا

بیگانہ مجہسے کس لئے وہ یار ہوگیا ۔۔۔ دل میرا ایسے جینے سے بیزار ہوگیا

یا رب پناہ دے تو حسینونکی چاہ سی ۔۔۔ دفتر ہمارے عشق کا طومار ہوگیا

گذری شب وصال تو عیش و نشاط سے ۔۔۔ پہر روز ہجر آج نمودار ہوگیا

دیتا ہے کسکو بادۂ گلرنگ ساقیا ۔۔۔ مین تو شراب عشق سے سرشار ہوگیا

اکمل تو ان بتون کی محبت سے باز آ ۔۔۔ رسوا جہان مین مین سر بازار ہوگیا

اختر۔ جناب محمد نذیر علیصاحب نائب مددگار عدالت

عصیان سے کیا بری وہ گنہگار ہوگیا
جسکو خیال رحمت غفار ہوگیا

بیزار مجھسے کیون وہ مرا یار ہوگیا
اک بوسہ لیکے کیا مین گنہگار ہوگیا

عاشق کے حال کی تمہین کچھہ بھی خبر نہین
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

جلوہ ہی کسکا بام پہ دیکھو زمانہ بہر
موسی کیطرح طالب دیدار ہوگیا

کیا میکشون نے آج نکالی ہین حسرتین
زاہد جو میکدے مین گرفتار ہوگیا

کچھہ بھی خیال ہی بت کافر ادا تجھے
دل تجھہ سے مین لگاکے گنہگار ہوگیا

ہاتھون سے اپنی پھول جو اکر چڑھا گئے
اپنا مزار غیرت گلزار ہوگیا

پوچھا نہ پھر کسی نے کہ یوسف بھی کوئی تھا
جب گرم حسن کا ترے بازار ہوگیا

آباد حشر تک رہی یہ تیرا میکدہ
ساقی مین آج خوب ہی سرشار ہوگیا

امید اب رہائی کی ہرگز نہین مجھے
دل مبتلائے گیسوئے خمدار ہوگیا

صد شکر ہے کہ غیر سے کہنے لگے وہ آج
اختر ہمارے ہجر مین بیمار ہوگیا

احقر۔ جناب راجہ نیم چند بہادر۔ تلمیذ حضرت کرم

قاصد کے انتظار مین بیزار ہوگیا
یارب وہ کیا اوسکا طرفدار ہوگیا

چھٹنے کی شکل اب نہین آتی نظر کوئی
گیسو مین دل کسی کے گرفتار ہوگیا

اسپر بھی بیوفا مجھے سمجھا حضور نے
ظلم و ستم سے آپکے مین خوار ہوگیا

افضل۔ ابو المظفر عزیز محمد عبد الرحمن احمد تلمیذ حضرت بیدل

یون گرم تیرے حسن کا بازار ہوگیا
ہر شخص جان و دل سے خریدار ہوگیا

گردن مین ہاتھہ ڈالکے منت سی کہتے تھے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

سنتے نہین ہو عذر کسی عذر خواہ کا
ایسا مزاج کیدن میری سرکار ہوگیا

آرام سے مین سو ہی گیا تھا مزار مین
پر غلغلہ سے حشر کے بیدار ہوگیا

بھولا مزاج تھا صنم کج کلاہ کا
سکھلانے سے رقیب کے ہوشیار ہوگیا

ہو حضرت مسیح سے اُسکا علاج کب | جو عشق کے مرض مین گرفتار ہوگیا
آرام سے تھے قبر مین ای گلعذار ہم | ٹھوکر سے تیرے حشر نمودار ہوگیا
افضل یہ فیض حضرت بیدل کا ہی مگر | جو شاعری کے فن سی خبردار ہوگیا

انصاف۔ جناب شیخ محمود صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحیٰ

جب گرم حسن یار کا بازار ہوگیا | دل سحر مین اسکا خریدار ہوگیا
صورت سے میری تھی جسے نفرت ذرا بھی | صد شکر اسکا بھی مجھے دیدار ہوگیا
تنہائی سے فراق مین گھبرا گیا جو دل | خود آکے غم مرا مرا غمخوار ہوگیا
پھر بڑھ گیا ہے شوق میرا اسکو دیکھکر | پھر تازہ مجھکو عشق کا آزار ہوگیا
کچھ حد بھی ہے ضعف کی ہائی طبیب عشق | کروٹ بدلنا بھی مجھے دشوار ہوگیا
شعلے نکل رہے ہین میرے ہر کلام سے | سینہ فراق مین کرہ نار ہوگیا
مین کیا کہون کہ کیسی مجھے ہوگئی خوشی | جب وقت نزع آپکا دیدار ہوگیا
انصاف پہلے مین بھی تو انسان تھا کام کا | جب سے کہ عشق ہوگیا بیکار ہوگیا

اطہر۔ جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب تلمیذ حضرت بیدل

شیدا تون پہ جب یہ دل زار ہوگیا | رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہوگیا
جب اوسکو بھی حسن پہ پندار ہوگیا | بیزار زندگی سے دل زار ہوگیا
صرف اتنا اوسنے کہکے گنہگار ہوگیا | دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا
دور دراز کا طریق پہ رنگ جہان تھین | کل تھا فقیر آج جو سردار ہوگیا
وحشت خیال زلف مین ہون بیخیال ام | بیٹھے بٹھائے جانکو آزار ہوگیا
پھیلائے پاؤ ضعف نے گیا دم اخیر | سینے سے آنا سانس کو دشوار ہوگیا
پہنچا جو دفعتہ سر بالین یار مین | اللہ رے خفتہ بختی وہ ہوشیار ہوگیا
کل تک تھی خامشی بھی میری جسکو ناگوار | اسکو جواب دینا میرا بار ہوگیا

بلوائیگی مدینہ مین مولا مجھے ضرور
اطہر دکن سے دل میرا بیزار ہوگیا

اقدس - جناب محمد علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

اب جاتے ہین حضور ہمارا سلام لو
دل آپ کے ستانے بیزار ہوگیا

کب تک حضور آپ کی وعدہ خلافیان
اس عہد سے تو دل میرا بیزار ہوگیا

کہولے ہوے ہین زلف معنبر جو بال بال
ملکِ دکن بہی نافۂ تاتار ہوگیا

فردوس کی ہوس نہ غرض حور سے ہمین
مسکن ہمارا کوچۂ دلدار ہوگیا

آس - وائس پریسیڈنٹ آف محمدن عثمانیہ کلب

جو جان و دلسے طالب دیدار ہوگیا
منصور سان وہ نذرِ سرِ دار ہوگیا

آتی تہی ہو فائیکی بو جبکہ میریجان
پہر کس طرح سے دستِ عدو ہار ہوگیا

گیسوے یار کہاتے مین بل بوے یار پر
ملکِ حلب بہی شامل تاتار ہوگیا

توڑیگی میرا رشتۂ جان کس طرح اجل
وہ تو کسی نقاب کا ایک تار ہوگیا

کیون توڑتا ہی رشتۂ جان میرا ایجنون
دامن کا میرے کیا یہہ کوئی تار ہوگیا

جاکر وہ ملنے کوئی پلٹا نہین کبہی
ملکِ عدم بہی کوچۂ دلدار ہوگیا

دیکہا جدہر جلا ہی دیا طور کیطرح
ایمن کی برق شعلۂ رخسار ہوگیا

کیا دونگا روز حشر خدا کو جواب مین
الفت بتون کی کر کے گنہگار ہوگیا

جب دیکہو مُنہ کو کہولے مجہے تاکتا ہے وہ
پیاسا لہو کا کیون میرے سوفار ہوگیا

لاکہون دوائین حضرت عیسیٰ نے کین مگر
کب تندرست عشق کا بیمار ہوگیا

جو ر جان کو دیگا بہلا آس کسطرح
یہہ دل تو نذرِ سید ابرار ہوگیا

اشعر - جناب میر محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت شایق

دل مبتلائے گیسوئے خمدار ہوگیا
افسوس دل بلا مین گرفتار ہوگیا

قاتل کے نشتین مجھے کرنی پڑین ضرور
لاغر ہون ایسا دوش پہ سر بار ہوگیا

اقرار وصل ایک بہی پورا نکر سکے
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

عارض پہ خط کے آتے ہی اے گلبدن صحیح
چہرہ تو آپ کا خط گلزار ہوگیا

اشعر ہر ایک شعر مین ہی سو طرح کا رنگ
ہر شعر تیرا مجمع اشعار ہوگیا

احمد۔ جناب غلام احمد صاحب تلمیذ حضرت عشقی

جوش جنون مین گل بھی ہر خار ہوگیا
صحرا تمام غیرت گلزار ہوگیا

سمجھا مین جسم سے مری نکلی یہ تیر جان
مجھ سے جدا جو وہ مرا دلدار ہوگیا

دنیا مین زندگی کا بھلا لطف کیا رہا
دلدار اپنا جبکہ دل آزار ہوگیا

احمد یہ ہی بندگی کے عنایت خدا کا فضل
جو لو غلام احمد مختار ہوگیا

احسن جناب مولوی میر گوہر علی صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

کہلتا نہین کچھ اسکا سبب آج بے قصور
آزردہ مجھ سے کیون مرا دلدار ہوگیا

آخر کبھی تو آؤ میرے پاس رات کو
وعدہ ہزار بار میرے یار ہوگیا

اے دل ضرور آج وہ آئیگا میرے پاس
کل مجھ سے بزم غیر مین اقرار ہوگیا

ہمدم نہین ہے کوئی میری جان زار کا
اک دل تہا وہ بہی اسکا طرفدار ہوگیا

ایک حشر اسکی چال سے برپا ہے راہ مین
فتنہ جو سوگیا تہا وہ بیدار ہوگیا

شاید کسیکے دلمین ٹہکانا تہا رات کو
گہر گہر مین اوسکو ڈہونڈ کے بیزار ہوگیا

خیراب کبھی نہ مانگونگا بوسہ خفا نہو
جانے بہی دو قصور میرے یار ہوگیا

حالت یہ ضعف کی ہے کہ اٹہتا نہین قدم
اسطرح تیرے عشق مین بیمار ہوگیا

پہرتے ہو تاج صبح سے احسن جو شاد شاد
کیا اوس پری کا خواب مین دیدار ہوگیا

افضل۔ جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب تلمیذ حضرت واجد

جلوہ دکہایا یار نے جب اپنے حسن کا
مین ہوش باختہ دم دیدار ہو گیا

ہے خون دل روان میری انکہون سے جیب
مین یاد مین نگار کے بیمار ہو گیا

ہے صبح عید میرے لئے شام مفلسی
یوسف کیطرح خستہ و بیمار ہو گیا

دور فلک سے میرے لئے اس جہان مین
دور زمانہ ساغر سرشار ہو گیا

پازیب کی صدا وہ سنا کر چلے گئے
افضل بہی اون کی چال سے بیدار ہو گیا

احقر - جناب ابوالعلا مولوی محمد عظیم الدین صاحب تلمیذ حضرت رشید

عیسیٰ سے بہی معالجہ دشوار ہو گیا
ایسا بیمار ہجر جانکو آزار ہو گیا

دن رات اسکو غم سے سر و کار ہو گیا
بندہ نواز دل مرا بیکار ہو گیا

اتنا فراق یار مین لاچار ہو گیا
سو بار مین اجل کا طلبگار ہو گیا

اب جنتی کہیگا تجہے کون واعظا
غیبت سے سیکڑون کی گنہگار ہو گیا

اک تو کہ تجکو کہتے مین سب لوگ بیوفا
اک مین کہ سب جہان مین وفادار ہو گیا

کل جسکو آپ کوس رہے تہے اوٹہا کے ہاتہ
رخصت جہان سے آج وہ بیمار ہو گیا

اللہ رے پاس غیر تجہے او ستم شعار
آنا میرے خیال مین دشوار ہو گیا

نام خدا جوان ہوا آگیا شباب
تو قہر روزگار ستمگار ہو گیا

واعظ تجہے کچہ اور بہی ہے کام یا نہین
کمبخت کیون گلے کا میرے ہار ہو گیا

اس عاشقی مین کونسی عزت رہی میری
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا

خط دیکے اوسکو کہنا زبانی پیغامبر
احقر ترے فراق مین لاچار ہو گیا

امانت - جناب محمد امانت اللہ خان صاحب تلمیذ حضرت [illegible]

الفت مین دل تو نگی گرفتار ہو گیا
بیٹہے بٹہائے مجہکو یہہ آزار ہو گیا

کیا خاک میرے دل کی ہو آئینگی حسرتین
دل انکی ستانے سے بیزار ہو گیا

فرقت نے تیری تنگ یہان تک کیا مجہے
جینا بہی میرا اب مجہے دشوار ہو گیا

اظہر۔ جناب مولوی میر احمد علی صاحب تلمیذ حضرت بیدل

غیروں کے پاس جاتے ہو بخوف و بیڈ کیوں
آنا ہمارے گھر میں تمہیں بار ہو گیا

مانگا جو میں نے بوسہ تو دیتے میں حیلہ ہے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

اظہر خبر کرے تو بہلا کس طرح کرے
یہہ دل بہی ہائے اونکا طرفدار ہو گیا

اخگر۔ جناب میر حسین علی صاحب تلمیذ حضرت طالب

مانا کہ تمنے غیر کو بوسہ دیا نہیں
کیوں نیلگوں یہہ آپکا رخسار ہو گیا

اونا سا ایک قدرت حق کا کرشمہ ہے
آتشکدہ خلیل پہ گلزار ہو گیا

جور و ستم میں آپکی کب تک سہوں جناب
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

النور۔

مجھکو جو عشق گیسوئے خمدار ہو گیا
بیٹھے بٹھائے غم کا خریدار ہو گیا

جاتا نہیں ہے درد محبت کسی طرح
صد ہا علاج کرکے میں بیزار ہو گیا

کیسا لحاظ شرم کہاں کی کدہر کا خوف
اب میرے اونکے عشق کا اظہار ہو گیا

دینے سے پہلے دل کے نہیں دیکہا آنکہ سے
میں تو خطا سے پہلے گنہگار ہو گیا

دل کی ہمارے خانہ خرابی نہ پوچھئے
برباد کردیا ہمیں خود خوار ہو گیا

چہوڑوں اگر تمہیں تو کہو چہوڑ دوں کسے
جاؤں کدہر کو دل تو گرفتار ہو گیا

تجہسے پہریگا حشر کے دن بہی نہ دل مرا
روز ازل سے تیرا طرفدار ہو گیا

مجکو امید اور ہی قاصد نے یہہ کہا
محضر تمہارے قتل کا تیار ہو گیا

تاثیر کا پتہ نہیں ملتا کہ ہے کہاں
نالہ اگرچہ عرش سے بہی پار ہو گیا

النور صدا بلند ہے کوس رحیل کی
کیا سو رہے ہو قافلہ تیار ہو گیا

احمد۔ جناب احمد حسین صاحب تلمیذ حضرت صو

بہاتی نہین چمن کی ہوا یار کے سوا ۔ آنکہون مین اپنی پہول بہی آ کے خار ہوگیا
اللہ رے ضعف درد محبت خدا کی شان ۔ یہانتک زمین سے اوٹہنا بہی اب بار ہوگیا
ناحق دل اپنا اوس بتِ کافر سے لگ گیا ۔ بیٹہے بٹہائے عشق کا آزار ہوگیا

۲۵ اختر - جناب سید عبد الحی صاحب تلمیذ حضرت حکیم

جب بے نقاب زلف درُخ یار ہوگیا ۔ کافر کوئی ہوا کوئی دیندار ہوگیا
مین جب سے تیری آنکہہ کا بیمار ہوگیا ۔ یک زخم عین دل مین نمودار ہوگیا
نکلیگی آنکہہ سے نہ کبہی میری جان زار ۔ گر وقتِ نزع یار کا دیدار ہوگیا
سنکر زبان سے میرے اوس گلبدن کا نام ۔ واعظ تو بس گلے کا میرے ہار ہوگیا
زیر زمین چاند چہپا ہو کے منفعل ۔ کوٹہے پہ جلوہ گر جو میرا یار ہوگیا
مومن ہون میرا حشر طبیعی سطح ملک ہو ۔ کافر نہین کہ مرتے ہی فی النار ہوگیا
اے جانِ جان ذرا تو جہد دکہے سے جہانک ۔ بیجان کوئی طالبِ دیدار ہوگیا
جانا تہا ہمنے عشق کو آسان تر مگر ۔ جو امر سہل تہا وہی دشوار ہوگیا
موسلی کے طرح ہے ید بیضا کسی کے ہاتہہ ۔ فرعون بنکے کوئی سیاہ کار ہوگیا
کی اوسنے بات جی اوٹہے ہم مرشد عدو ۔ اچہا کوئی ہوا کوئی بیمار ہوگیا
رحمت کو ہمنے مول لیا جرم بیچ کر ۔ جبوقت گرم حشر کا بازار ہوگیا

۲۶ اسد - جناب عبد اللہ سالم تلمیذ حضرت شمس الضحی

جسکو تمہاری عین کا آزار ہوگیا ۔ وہ چشمۂ الم مین گرفتار ہوگیا
نفرت کی کوئی حد ہی گیا جب مین خواب مین ۔ وہ ہڑبڑا کے خواب سے بیدار ہوگیا
چہڑکا جگر کے زخم پہ جب یار نے نمک ۔ وہ میرے حق مین مرہم زنگار ہوگیا
پوشیدہ جس نے خلق خدا کا کیا عیب ۔ اللہ اسکا غافر دستار ہوگیا
فدیکا ہی سلام خطا ہو میری معاف ۔ دل آپکو ستانے سے بیزار ہوگیا

کہولی جو اوسنے گیسوئے مشکین شب مثال
سارا مکان غیرت تاتار ہوگیا

تصویر یار میرے بغل مین ہوا ای اکبر
بیٹھا جہان وہین مجھے دیکھا رہ گیا

اختری - جناب ابوالظفر میر دلاور علی صاحب

جب سے کہ ترے عشق کا آزار ہوگیا
رسوا جہان مین سر بازار ہوگیا

مہندی لگا کے ہاتھ مین وہ شوخ پرجفا
عاشق کا خون بہانے کو تیار ہوگیا

آیا تہا رات جبکہ تیری بزم مین رقیب
صورت جو میری دیکھی نگونسار ہوگیا

شاہی کسیکی اسنے شہ اصف نہین پسند
جب سے مین تیرے در کا نگہوار ہوگیا

وہ آئے روز حشر تو مرقد مین اختری
آہٹ سنی جو پاؤنکی ہشیار ہوگیا

اکبر - جناب محمد فضل حسین خانصاحب - تلمیذ حضرت بیدل

دلکو جو میرے عشق کا آزار ہوگیا
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہوگیا

صدمے اوٹھائے اتنے کہ ناچار ہوگیا
مایوس اپنی زیست سے سو بار ہوگیا

کیا کیا نہ پالو ہجر نے پہیلائی رات بہر
اونکو جو میرے وصل سے انکار ہوگیا

دو نوجوان ہوگئی نظر وہین سحر سیاہ
دل اسطرح سے مائل دیدار ہوگیا

آنکہین دکہائین تمنے جو بیمار عشق کو
نومید اپنی زیست سے بیمار ہوگیا

خود رفتہ کر گئی ہے ادائے ستم شعار
عشاق کے دلونکا وہ مختار ہوگیا

اے دل تجہو ہم اپنا سمجہتے تہی کیا ہوا
تو بہی ہمارے حق مین ستمگار ہوگیا

فردائے حشر تو نہین یہ کل غضب کی
جہوٹا ہر ایک آپکا اقرار ہوگیا

انسان ہون خمیر ہے اکبر میرا گناہ
بخشش کے دیکہنے کو گنہگار ہوگیا

امید - جناب ابو النصر سردار خانصاحب تلمیذ حضرت طالب

بوسہ کا غیر اوسکے طلبگار ہوگیا
ہر دیدہ غم سے دیدۂ خون بار ہوگیا

رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہوگیا
ہونا جو تہا وہ عشق مین ای یار ہوگیا

اظہار جان نثاری کا سو بار ہوگیا
اسپر بہی مجہہ سے ایکو انکار ہوگیا

قاتل کی کم نگاہی کو دیکہا جو آنکہ سے
سر دوش پر وبال ہوا بار ہوگیا

کمبخت زاہدا تیری تقلید کرکے مین
پیر مغان کا مفت گنہ گار ہوگیا

محفل مین جسکو کہتے تہے کم ظرف ہم امید
وہ بہی خدا کی شان - قدح خوار ہوگیا

امداد - جناب غلام نبی صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحی

پلہ پہ جب میرے شہ ابرار ہوگیا
رنج والم سے بیڑا میرا پار ہوگیا

جب سے خیال صدر محمد کا ہی ہمین
سینہ ہمارا تختۂ گلزار ہوگیا

قاتل جو مجہسکو تیغ بکف آگیا نظر
سر میرا میرے تن پہ دہین بار ہوگیا

دشمن ہے باپ بیٹے کا اور بہائی بہائی کا
یہ رنگ اب جہان مین نمودار ہوگیا

ابتک جیا ہون جسکے بہروسہ پہ دوستو
اب وہ بہی میرا قاتل خونخوار ہوگیا

کب تک کریگا صبر یہ امداد جان من
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

احمد - جناب احمد علی صاحب

شہر دکن جو فخر ہے ہندوستان کا
آصف کے انتظام سے گلزار ہوگیا

ایسا کچہہ انتظام ہے اس بادشاہ کا
ظالم تو ظلم کرنے سے ناچار ہوگیا

جو دوست شاہ کا ہی جہان مین وہ شاد ہے
اوسکا عدو ذلیل ہوا خوار ہوگیا

افسون - جناب سید عبد الرحمن صاحب تلمیذ حضرت عاصم

بیٹھے بٹہائے عشق کا آزار ہوگیا
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہوگیا

پرچا جب آپکا سر بازار ہوگیا
ہر ایک جان و دل سے خریدار ہوگیا

کیا ختم ایک شب مین تیرا بیمار ہوگیا
مین دو ہی دنمین قابل آزار ہوگیا

معشوق میرا اور مجھی پر کرے ستم
دلدار کیا ہوا یہ دل آزار ہوگیا

محشر مین کہہ رہا ہے اوسی کی دلیل آہ
کس کا گواہ کسکا طرفدار ہوگیا

اظہار مدعا پہ مجھے قتل کر دیا
یون فیصلہ میرا سر دربار ہوگیا

اک بار میری بزم عزا مین ہی کیا شریک
سارا زمانہ میرا عزادار ہوگیا

سونکھی جو بوے کاکل مشکین شب مثال
میرا دماغ نافۂ تاتار ہوگیا

کچھ اور ہی بہار دکہاتا ہی باغ حسن
سبزہ جو اونکے رخ پہ نمودار ہوگیا

حیرت ہے آنکو کہتے مین آئینہ دیکہکر
پتہر ہی میری طرح طرحدار ہوگیا

افسون پہ کوئی سحر کسی کا نہ چل سکا
جادو نگاہ ناز کا بیکار ہوگیا

اکبر۔ جناب مولوی اکبر علی صاحب

اوس چشم نرگسی سے جو دو چار ہوگیا
ایسی نظر لگی کہ مین بیمار ہوگیا

مشق ستم بنا کے مجھے وہ ستم شعار
مشہور سب کے پاس ستمگار ہوگیا

بیچارہ ایک دل تہا جو غمخوار بیکسی
وہ ہی اسیر گیسوئے خمدار ہوگیا

حسرت بھی سوگوار بنی میری لاش پر
ارمان دل نکل کے عزادار ہوگیا

جاؤ کبھی تو اوسکی عیادت کیواسطے
اکبر کا حال اب تو بہت زار ہوگیا

بیدل۔ جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب تلمیذ حضرت غالب

جام نگاہ شوق سے سرشار ہوگیا
اور دل رہین حسرت دیدار ہوگیا

زاہد صفا و فنا ہو موئے میان یار
مین کبکی بال بال گنہگار ہوگیا

وہ تفتہ دل طپیدہ جگر خستہ بخت ہون
مین اپنی زندگانی پہ خود بار ہوگیا

ٹوٹین کیونکہ آبلے پائے امید کے
جادہ ہجوم رشک سے پرخار ہوگیا

بند نقاب حسن جو کھولا تو رشک سے
پردہ ہماری آنکھ کا دیوار ہو گیا

قاتل کی تیغ شاہد کفر حیات ہے
جو ہاتھ تھا جنیو کا زنار ہو گیا

وہ سوت جس سے خون تمنا بہا گیا
پتھرا گیا تو چشمۂ کہسار ہو گیا

مجھ ناتوان کو زیست نے آخر گرا دیا
کتنا سبک ہوا کہ گرانبار ہو گیا

وہ لخت دل جو روکش منصور تھا کبھی
اوسکو مژہ تک آنا ہی دشوار ہو گیا

نکلے وہان سے غیر کا ارمان نکلے ہم
پیمانہ لیتے عمر کا سرشار ہو گیا

مین نے جو کچھ کہا تو وہ یون کہکے چلدیا
تبدیل شہید شوخی رفتار ہو گیا

بخشی - جناب ابوالمکارم مولوی میر محمد عکیف صاحب تلمیذ حضرت ساک

اچھا بھلا یہ دل میرا بیمار ہو گیا
بیٹھے بٹھائے عشق کا آزار ہو گیا

خوش تو تو جی مین ناوک دلدار ہو گیا
دل زخمی ہو گیا جگر افگار ہو گیا

قسمت کی خوبی دیکھیے اوس تک نہ جا سکا
نالہ ہمارا بیچ مین دیوار ہو گیا

کہنے لگا عدو کی میرا راز دار ہے
تھا دوست ایک شامل اغیار ہو گیا

اب پھر تو اوسکو دیکھ لو اے حضرت کلیم
اکبار ہان نصیب سے دیدار ہو گیا

دیکھا اثر کسیکی یہ ترچھی نگاہ مین ...
اک تیر تھا جگر سے میرے پار ہو گیا

کرتا ہے تنگ آکے میرے مرنے کی دعا
دشمن شب فراق مین غمخوار ہو گیا

نخوت کے صدقے جاؤن تصدق غرور کے
ہان اونکو منہ سے کہنا ہی دشوار ہو گیا

امید دوستی کی رکھین دشمنون سے کیا
جو دوست تھا وہ درپئے آزار ہو گیا

گیسوئے پر شکن وہ غضب کے بلا کے ہین
پھندے سے دل لگا چھوٹنا دشوار ہو گیا

شب جسکے بر مین اوہ بخشی بقول داغ
جسوقت آنکھ کھل گئی دیدار ہو گیا

بسمل - جناب محمد محی الدین صاحب تلمیذ حضرت د

جس شخص کو کہ عشق کا آزار ہو گیا
دونون جہان [illegible] بیمار [illegible]

بوسہ طلب کیا تہا خطا کیا ہوئی حضور
اتنی سی بات پر مین گنہگار ہوگیا

تدبیر بنتی کچہہ نہین کاکل کے پیچ مین
بیٹھے بٹھائے دل یہہ گرفتار ہوگیا

بدنام ہونگے آپ نہ کہتے تہے ہم حضور
چرچا لو آپکا سر بازار ہوگیا

انکار کل ضرور ہی ہوگا یقین ہے
گو آج اونسے وصل کا اقرار ہوگیا

جہنجلا کے کہنا یاد ہے اونکا شب وصال
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

بسمل غزل کو سنکے میرے جلتے ہین عدو
کیون خامہ میرا ایسا شرربار ہوگیا

بیتاب - جناب سید خواجہ معین الدین صاحب تلمیذ حضرت وآفی

دل مبتلائے گیسوئے دلدار ہوگیا
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہوگیا

پہلو سے میرے دور وہ دلدار ہوگیا
جینا مجہے زمانہ مین دشوار ہوگیا

آنے کا وعدہ کرکے نہ آیا وہ شوخ چشم
سامان عیش آج بہی بیکار ہوگیا

بقا - جناب رزاق شریف صاحب تلمیذ حضرت کاشف

لاغر ہمارا ایسا تن زار ہوگیا
جامہ کا ایک تار گرانبار ہوگیا

ایسا تمہارے ہجر مین مین ہوگیا نحیف
اک دو قدم کا چلنا بہی دشوار ہوگیا

کیا خوف ہے بقا تجہے روز نشور کا
بخشش کو تیرے احمد مختار ہوگیا

آیا نظر بقا جو مجہے چہرۂ ملیح
ایک بوسہ لینے مین بہی نمکخوار ہوگیا

پہر پہر کے اوسکے روضہ کے اطراف اے بقا
مشہور مین جہان مین زوار ہوگیا

بسمل - جناب سید مومن علی صاحب - تلمیذ حضرت کاشف

جس پر کہ فضل احمد مختار ہوگیا
اوسکو خدائے پاک کا دیدار ہوگیا

مجہہ مین نہین ہے ہجر محمد کی تاب اب
اے چرخ ایسے جینے سے بیزار ہوگیا

حور و ملک بھی کرتے ہین اب قدر دیکھو … مین مدح خوان احمدِ مختار ہوگیا
بسمل کو اب بلائیے یثرب مین یا نبی … ملکِ دکن مین رہنے سے بیزار ہوگیا
بسمل کو خوف کچھ نہین روزِ حساب سے … حامیِ حشر احمدِ مختار ہوگیا

بدرؔ جناب شیخ چاند صاحب

پہنچا دے تو خدایا مدینہ مین جلد تر … دل ہند سے بہت میرا بیزار ہوگیا
بندہ ہون تیرا رحم کہ عصیان کو بخش دے … یارب گنہ کا سر پہ بہت بار ہوگیا
کیا ڈر ہے زاہدا مجھے میزانِ حشر کا … پلہ میرے سیدِ ابرار ہوگیا
وہ یک بیک جو آیا کمان ابرو سامنے … تیرِ نظر جگر سے میرے پار ہوگیا
ناز و ادا سے پیار سے کہتے ہین وصل مین … دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا
مخمور مجھکو دیکھ کے کہتے ہین ناز سے … سب پارسائی چھوڑ دی میخوار ہوگیا
کل بدرؔ سے بگڑ کے وہ کہتی تھی بار بار … دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

بشیرؔ جناب ابو المعظم مولوی محمد عبداللہ خان صاحب

افسوس کس طرح کا یہ آزار ہوگیا … جینا ہمارا عشق مین دشوار ہوگیا
کہتے ہین سُنکے شکوۂ بیداد کو میرے … دل ہی تو ہے کہ مایلِ اغیار ہوگیا
بے التفاتی اونکی تو اسدرجہ بڑھ گئی … نظرون مین غیر کے مین سبکسار ہوگیا
دل جا کے زلفِ یار مین پھنس ہی گیا بشیرؔ … افسوس کس بلا مین گرفتار ہوگیا
تسکین جب جگر کو ہوی اضطراب مین … پہلو مین بے قرار دلِ زار ہوگیا
کیا آتشِ فراق نے پھونکا دل و جگر … ہر ایک عضوِ جسم شرربار ہوگیا
کیا حُسنِ دلفریب ہے واللہ آپکا … وارفتہ دیکھتے ہی دلِ زار ہوگیا
دل کی طپش سے اور بھی سوزش جگر مین ہے … نالہ جگر خراش شرربار ہوگیا
اللہ رے رعبِ حسن نزاکت تو دیکھیے … رکھنا قدم اوٹھا کے اونھین بار ہوگیا

اُڑا جو دل تو آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے
بدلی ہوا تو ابر گہر بار ہو گیا

افسانہ حسن و عشق کا سب جھوٹ ہی بشیر
جھگڑے مین نصیب کے ناچار ہو گیا

بشیر - جناب بشیر احمد خانصاحب تلمیذ حضرت لمعہ

آفت نصیب میرا دل زار ہو گیا
جینا تمہارے ہجر مین دشوار ہو گیا

دل تجھکو عشق گیسوئے خمدار ہو گیا
افسوس کس بلا مین گرفتار ہو گیا

اب وہ ہی دلکو تھام کے بیٹھے ہین ہے ہے
اتنا اثر تو آہ شرر بار ہو گیا

واللہ خدا کی شان یہ کیا ہے انقلاب ہے
مسجد جہان تھی خانۂ خمار ہو گیا

فرقت مین اوسکی اب کوئی مونس نہین بشیر
غم ہی ہمارا اندنون غمخوار ہو گیا

بیہوش - جناب ابوالادراک مولوی میر محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت غیاث

دل میرا ہجر یار مین بیمار ہو گیا
صحت کا ہونا اب مجھے دشوار ہو گیا

بہتر ہے یہان سے دور ہی کسطرح جاؤن مین
یک گام چلنا اب مجھے دشوار ہو گیا

مجبور اسطرح نکرو مجھکو جان من
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

اپنے قریب جلد بلا لو شہ ہدا
بیہوش اب تو ہند سے بیزار ہو گیا

برہان - جناب محمد برہان خانصاحب تلمیذ حضرت مہدی

کیا جانے کیا رقیب سے اقرار ہو گیا
دلبر کو دل کے دینے مین انکار ہو گیا

بیداد کا جفا کا سزاوار ہو گیا
کیا دل کو دے کے ایسا گنہگار ہو گیا

بالین پہ میرے آکے یہ کہتا ہی شوخ چشم
کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہو گیا

اتنک ہو بے خبر تمہین کچھ بھی خبر نہین
مین آپ کی گلی مین کئی بار ہو گیا

اچھا ہوا ہی اور ہو گا کسطرح -
اونکی نگہہ سے جو کوئی بیمار ہو گیا

کیا نامراد کوچہ سے اوسکی پہر اگہ مین
ہر ایک کی نگہ مین سبکسار ہو گیا

برمان کے مزار پہ ہین جمع خاص و عام
ہر ایک گل چہرہ اسکے عزادار ہو گیا

پروین - جناب میر محمود علی صاحب تلمیذ حضرت شتاب

پیاسا تہا مدتون سے لہو کا مرے جو آج
سیراب خون سے خنجر خونخوار ہو گیا

بالائی بام ماہ کے جو جلوہ دکہا دیا
موسی کو کوہ طور پہ دیدار ہو گیا

پروین کو اب بلا و مدینہ مین یا رسول
دلسے تمہارا شاہ طلبگار ہو گیا

تراب - جناب سید تراب علی صاحب تلمیذ حضرت بسمل

جسوقت اوس صنم سے مین دوچار ہو گیا
ایک تیر تہا اودہر سے اودہر پار ہو گیا

دل تک تو نذر کر چکا باقی تہا ایک جگر
اوسکا بہی آج یار طلبگار ہو گیا

پہرتا تہا جسکے واسطے مین کو بکو حضور
مجہکو حصول آج وہ دیدار ہو گیا

تجلی جناب ابو المعنی مولوی سید منتجب الحسن صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

اب دل اسیر کاکل خمدار ہو گیا
یا رب یہ کس بلا مین گرفتار ہو گیا

جینا تری فراق مین دشوار ہو گیا
فرقت مین تیری جان سے بیزار ہو گیا

اللہ رے ترا حسن کہ سُن سُن کے تذکرہ
عالم تمام طالب دیدار ہو گیا

جب تو نہ آیا اوسکی عیادت کو فتنہ گر
بیمار تیرا اور بہی بیمار ہو گیا

ہم نے تو کچہ بگاڑا نہین تیرا ای فلک
تو کیون ہمارے درپئے آزار ہو گیا

اللہ رے نصیب ترا امتناع دل
ہر اک حسین تیرا خریدار ہو گیا

ان تیز بالتون ہی نے مجہے قتل کر دیا
ایک ایک فقرا آپکا تلوار ہو گیا

یہ کسکی آہ کا ہے اندہیرا جہان مین
عالم تمام آج دہوان دہار ہو گیا

کیا رنگ دل کو تو نے تجلی لگا لیا
بیٹھے بٹھائے کیا تجھے آزار ہو گیا

ہے ہر غزل مین ذکر تجلی شرابکا
دیوان میرا خانۂ خمار ہو گیا

تائب - جناب ابو الشرف محمد علی صاحب تلمیذ حضرت عتیق

صبح و مسا جو شاغلِ اذکار ہو گیا
شامل وہی بزمرۂ اخیار ہو گیا

ابرو ہلال عید تمہارا ہی یا رسول
کاکُل تمہارا رشکِ شبِ تار ہو گیا

زیرِ لوا احمد ملیگی اوسیکو جب
تائب گناہ سے جو گنہگار ہو گیا

تبسم - جناب فرح بن فاضل صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحیٰ

پہندے مین آپکے جو گرفتار ہو گیا
خستہ ہوا خراب ہوا خوار ہو گیا

محراب کعبہ ابروے خمدار ہو گیا
قرآن میرا مصحفِ رخسار ہو گیا

تونے جہان چہوڑ کے جسکو گیا تہا کل
رخصت جہان سے آج وہ بیمار ہو گیا

جب تم نے رخ چہپا لیا چلمن مین جا کے
یک حشر آپکے پس دیوار ہو گیا

آنکہون نے انکو دیکہا سزا مجہکو مل گئی
دو کی خطا تہی ایک گنہگار ہو گیا

دل رکہنے کی جگہہ نہین اللہ کی قسم
یون چہلنی چہلنی میرا دل افگار ہو گیا

کہنا کسی کا پہلی پہر ہو کے بیقرار
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہو گیا

کچہہ کام ہی نہین اسے تائید غیر سے
اللہ جسکے سر پہ مددگار ہو گیا

دلبر ہو جسکے بر مین تبسم بقول ولی
جب آنکہہ کہل گئی اسے دیدار ہو گیا

تسکین - جناب محمد شرف الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

بالکل جب اونکو وصل سے انکار ہو گیا
حسرت کا داغ دل پہ نمودار ہو گیا

آتش فراق یار کی دونی ہوی ہیا
پہلو سے دور جب میرا دلدار ہو گیا

دا ہانا مصیبت ہے نئی جان پر سر کے
کیون اے فلک تو درپئے آزار ہوگیا

تقدیر کی رسائی سے کچھ اندیشہ نہ ملا
دنیا مین یار میرا وفادار ہوگیا

مجھ مبتلائے عشق کو تسکین ہوگئی
مہمان جو گھر مین آج وہ دلدار ہوگیا

جوہر۔ جناب محمد برہان الدین صاحب

اب کام تیرا حسرت دیدار ہوگیا
محشر مین اونکے ملنے کا اقرار ہوگیا

عاشق کے خون سے سرخ جو سوفار ہوگیا
چہرہ خوشی سے یار کا گلنار ہوگیا

مقدور کعبہ جانیکا کسکو ہے زاہدا
جو کچھ تھا نذر خانۂ خمار ہوگیا

واعظ کے دھمکیون پہ کبھی ہم نہ جائینگے
ہمکو یقین رحمت غفار ہوگیا

جب دیکھو ہے پڑا ہوا کوچے مین یہ
عاشق تمہارا سایۂ دیوار ہوگیا

پر ہوگیا ہے یاد دہان و کمر سے دل
سینہ میرا خزینۂ اسرار ہوگیا

مدہوش ہوگیا تری آنکھونکو دیکھکر
مین میکدے کو دیکھکے سرشار ہوگیا

افشائے راز مجھ سے نہوتا کبھی مگر
آنسو کے بہ نکلنے سے لاچار ہوگیا

حاضر ہے زیر بام ہر ایک نقد جان لئے
کوچہ تمہارا مصر کا بازار ہوگیا

چشم فلک مین ہائے کھٹکتا ہون نہین
کانٹے کیطرح گرچہ تن زار ہوگیا

آنسو تک میرا جوہر دانش عیان ہوا
جب دل سے محو جہل کا آزار ہوگیا

جعفر جناب سید جعفر علیصاحب تلمیذ حضرت غلام

الفت مین کسکے دل یہ گرفتار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے عشق کا آزار ہوگیا

بس کیجئے یہ جور و ستم کب تلک صنم
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

سودا ہوا ہی جب سے پری رو کے عشق کا
دنیا و دین کے کام سے بیکار ہوگیا

الفت کی آگ نار سقر سے نہین ہے کم
جسنے گرا ہو آکے وہ فی النار ہوگیا

جعفر کو خوف حشر کا بالکل نہین ہے کم
حامی جو اوسکا سید ابرار ہوگیا

جلیسؔ۔ جناب امیر الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

دل زلف یار مین جو گرفتار ہوگیا
دام بلا سے چھوٹنا دشوار ہوگیا

آئینہ روئے یار کا دیکھا جو خواب مین
سو جان سے فدا یہ دل زار ہوگیا

بولے شب وصال مین ہنسکر وہ پیار سے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

تمکو قسم ہے سر کی یہ فرمائی جلیسؔ
کیون اتنا مجھسے آپکو انکار ہوگیا

جلاؔ۔ جناب محمد غوث صاحب تلمیذ حضرت سنجیؔ

گیسو سے چھوٹنا اوسے دشوار ہوگیا
دل میرا کس بلا مین گرفتار ہوگیا

پہلو سے جب جدا مرے وہ یار ہوگیا
درد الم سے دلکو سروکار ہوگیا

جنت مین حور سے مجھے انکار ہوگیا
مطلوب کا مین اپنے طلبگار ہوگیا

جینا فراق مین مجھے دشوار ہوگیا
دو تین دنمین ایسا مین ناچار ہوگیا

داغون نے دل جو صورت گلزار ہوگیا
سینہ ہمارا باغ کی دیوار ہوگیا

نظرون سے صاف نرگس گلزار گر گئی
جب سے تمہاری آنکھونکا بیمار ہوگیا

بوسہ جو بیخودی مین لیا کیجئے معاف
بے اختیار جرم یہ سرکار ہوگیا

دیکھا جو تیرے حسن کو بازار دہر مین
یوسف ہزار جان سے خریدار ہوگیا

محفل سے اپنی مجھکو نکلوا دیا یار نے
بوسہ طلب کیا تو گنہگار ہوگیا

غالب رہا رقیبون پہ ہر وقت جنگ مین
خنجر وہ ہوگئے تو مین تلوار ہوگیا

دلمین جلاؔ عجیب طرح کی جلا ہوئے
جبدن سے عشق آئینہ رخسار ہوگیا

چراغؔ۔ جناب میر چراغ علی صاحب تلمیذ حضرت تجشیؔ

رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہوگیا
جیسے کہ دلکو عشق کا آزار ہوگیا

تیوری چڑھا کے دیتے ہین اب تک وہ گالیان
کیا ایک بوسہ لیکے گنہگار ہوگیا

تنگ آکے وصل میں وہ یہہ کہتے ہیں بار بار ۔۔۔ دل آپکی ستانے سے بیزار ہو گیا
بیمار غم کی اتنی تو یہہ حالت ہے اے مسیح ۔۔۔ دو چار گام چلنا بھی دشوار ہو گیا
جادو بھرا ہوا تھا کسیکو کلام میں ۔۔۔ قربان اوسپہ میں دم گفتار ہو گیا
روز ازل سے کہتا تھا عشق بتان مجھے ۔۔۔ دل لیکے غلام آپکا سرکار ہو گیا
کیا بار بار دیکھنا ٹھٹا ہے اے کلیم ۔۔۔ دیدار کوہ طور پہ اک بار ہو گیا
میں تو دروغگو بھی ہوں وعدہ شکن بھی ہوں ۔۔۔ تم سچے جھوٹا کسلئے اقرار ہو گیا
کمبخت موت بھی تو نہیں آتی اسطرف ۔۔۔ جینے سے دل فراق میں بیزار ہو گیا
لب خشک چہرہ زرد کلیجہ میں درد ہے ۔۔۔ جیسے چراغ عشق کا آزار ہو گیا

چمنؔ ۔ جناب راج کمار صاحب

اک ماہ وش کا طالب دیدار ہو گیا ۔۔۔ بیٹھے بٹھائے دل کو یہہ آزار ہو گیا
اے آہ نارسا ترا خانہ خراب ہو ۔۔۔ اوس بیوفا سے عشق کا اظہار ہو گیا
آصف ہمارے جب سے ہوئے ہیں نشین ۔۔۔ صحرا مرا ایک غیرت گلزار ہو گیا
آغاز میں میں عشق کو سمجھا تھا ایک کھیل ۔۔۔ انجام دیکھتا ہوں تو دشوار ہو گیا
جینے کی آرزو نہ چمنؔ کو ذرا رہی ۔۔۔ وہ آپکی ستانے سے بیزار ہو گیا

حیرتؔ ۔ جناب ابو الغازی مولوی سید رفیع الدین صاحب تلمیذ حضرت شباب

پرسش کیوقت بولونگا منکر نکیر سے ۔۔۔ دل آپکی ستانے سے بیزار ہو گیا
وعدہ خلافی روز کی اچھی نہیں جناب ۔۔۔ دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا
جاتے ہی کوئی یار میں کہہ تا مدینہ ۔۔۔ حیرتؔ تمہارے ہجر میں بیمار ہو گیا

حامدؔ ۔ جناب محمد حامد علیخان صاحب

جسکو جہاں میں عشق کا آزار ہو گیا ۔۔۔ رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا

اے دل شراب عشق مین لذت ہی اسقدر
ایک جام جسنے پی لیا سرشار ہوگیا

لیکر چلا ہے کوچۂ قاتل مین مجکو آج
شاید کہ دل ہی جان سے بیزار ہوگیا

پہلو سے میرے جبکہ وہ مہ پارہ اوٹھ گیا
گلشن میری نگاہ مین بس خار ہوگیا

رہبر کوئی مدینہ کا حبیب مجھکو مل گیا
مین ہمرکاب چلنے کو تیار ہوگیا

دیکھا جو مجھکو بزم صنم مین تو رشک سے
مجھسے رقیب برسر پیکار ہوگیا

حسن بیت دل مین چاہ تھی اے جان تیری نہان
وہ تیرے دست ظلم سے مسمار ہوگیا

سفاک تیرے ظلم کی کچھ انتہا بھی ہے
دل لیکے جان کا بھی طلبگار ہوگیا

مذہب کی قید عہد مین تیرے ہوئی شکست
تیرا ہی بندہ کافر و دیندار ہوگیا

آ دیکھا اب کبھی نہ حسینونکے دام مین
اکبار دل لگا کے مین ہوشیار ہوگیا

حامد وہ گلعذار میرے گھر جو آگیا
کاشانہ میرا رشک گلزار ہوگیا

خرد - جناب محمد شفیع الدین صاحب تلمیذ حضرت آزاد

دام بلا مین کوئی گرفتار ہوگیا
کیا ظلم آج طرۂ طرار ہوگیا

دل دیکے اوسکو خود مین گنہگار ہوگیا
جینا تو جینا مرنا بھی دشوار ہوگیا

کاوش وہ پڑگئی ہی نہین جسکی انتہا
دل اوسکے ستانے سے بیزار ہوگیا

دشوار تر ہے دام محبت سے ہو رہا
ایدل عبث تو اسمین گرفتار ہوگیا

اوٹھتی ہین فتنے سیکڑون اوس بت کی چال سے
اک حشر سا بپا دم رفتار ہوگیا

پس گئے ہین سیکڑون رفتار ناز سے
یہ اور سانحہ دم رفتار ہوگیا

ہجر صنم مین جان کی لالی پڑی ہین آج
سینہ ہمارا داغونسے گلزار ہوگیا

بس دم برا ہی تیری مشتاق دید کی
اے عشق تو تو جان کا آزار ہوگیا

کچھ بھی خیال گردش دوار فلک نہین
اصغر حضور میرا مددگار ہوگیا

وہ اوج پر ہے طالع اختر حضور کا
جسنے حسد کیا ہو وہ فی النار ہوگیا

جسکی خرد سے چشم عنایت کا خواستگار
مین جان و دل سے اوسکا خریدار ہوگیا

خاور - جناب راجہ مہندر پرتاب صاحب تلمیذ حضرت حشم

جب سے دلا تو یار سے دوچار ہوگیا
دنیا کے کاروبار سے بیکار ہوگیا

اے نالہ تیرا شکر ہے فرقت میں رات دن
بس ایک تو ہی تو میرا غمخوار ہوگیا

ہوتا اثر دوا کا نہیں ہے بجز وصال
جب سے کہ عشق کا مجھے آزار ہوگیا

واللہ قید دیکھو زلف دراز کی
وہ چھوٹتا نہیں جو گرفتار ہوگیا

جب سے ہوا ہے شوق ہم اونکی وصل کا
یہ دل ہزار غم میں گرفتار ہوگیا

یارب تو انکے عشق میں [illegible] دل
بیٹھے بٹھائے جانکا آزار ہوگیا

لینے سے ایک بوسہ خفا ہونا اسقدر
مین پہیر دونگا آپکو گر بار ہوگیا

ابرو کی تیغ اوس نے جو چمکائی ناز سے
کٹ کٹ کے ٹکڑے ٹکڑے ہی دل ہمار ہوگیا

خاور کے حال پر کرو للہ کچھ تو رحم
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

درما [۹۱] ۔ جناب راجہ گورسرن بلی صاحب ۔ تلمیذ حضرت ختم

ظاہر جو مدعا میرا ایکبار ہوگیا
میری ہی جان کیلئے آزار ہوگیا

اظہار عشق پر میری ظالم نے یہہ کہا
کہنے سے جان کو تیری آزار ہوگیا

شرم و حیا سے آنکھہ جو اوس بت نے پھیر لی
انکار مین ہی وصل کا اقرار ہوگیا

بوسہ لیا جو مین نے تو اللہ رے نازکی
سرخ اوس صنم کا دیکھئے رخسار ہوگیا

مرنا تہا ایکدن مجھے مین تمہیں مٹا
لیکن یہہ غم روز کا آزار ہوگیا

تیر نگاہ سے مجھے دیکھا ہی ہائے ہائے
سینہ سے پار میرے یہہ سوفار ہوگیا

بہر خدا پلا دو ذرا شربت وصال
شیدا تمہارا یہہ دل بیمار ہوگیا

وہ حسن دلفروز ہی معشوق کا کہ مین
بیہوش جسکو دیکھتے ہر بار ہوگیا

درویش [۹۲] ۔ جناب مولوی خواجہ محمد درویش صاحب تلمیذ حضرت میکش

کیسا انوکھا آج یہہ انکار ہوگیا
ایسا تو کام ہمسے کئی بار ہوگیا

اللہ رے ناز موج کف بحر حسن یار
طوفان خیز زلف کا ہر تار ہوگیا

بخشے خدا نے عزوجل مرنے والے کو
وہ غرق بحر رحمت غفار ہوگیا

وہ خنجر پانی ابرو ہے پر صفا
دل سے گذر گئے سینے کے بھی پار ہوگیا

ملی ہے حسن و مرکز حسن و مدار حسن
دنیا میں مشتہر لقب یار ہوگیا

ہر ذرہ ذرہ کوچہ کا اوسکے ہے رشک ماہ
مہر سپہر سایۂ دیوار ہوگیا

درویش ہے یہ صنعت تجنیس مہملہ
تارِ نفس بھی مجھ پہ گرانبار ہوگیا

١٤٣ دبیر۔ جناب جانکی رام صاحب تلمیذ حضرت عتیق

اس دل کو جب سے عشق کا آزار ہوگیا
دنیا نہ دین کار ہا بیکار ہوگیا

ہم باز آئے ایسے محبت سے آپکی
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

شاہ دکن کی بذل سخاوت کو دیکھی
بیزر جو تہا وہ صاحب دینار ہوگیا

١٤٤ ریاض۔ جناب سید ریاض الدین احمد صاحب

خواہاں نہیں ہے جان یہ جنت کے سیر کا
دل آپ پر فدا شہ ابرار ہوگیا

خالق کو ہوگئی جو محبت رسول سے
مختار خلق احمد مختار ہوگیا

اب بھی نہ چہیڑیے کہ دم واپسین ہے یار
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

یثرب کو اے صبا مجھے لیچل برائے حق
جینا فراق شاہ میں دشوار ہوگیا

پلہ مرے گناہ کا بہاری اگرچہ ہے
تلکر ترے نظر میں سبکسار ہوگیا

١٤٥ رحیم۔ جناب محمد رحیم الدین صاحب تلمیذ نواب عزیز یار جنگ

سودائے زلف و خال و رخ یار ہوگیا
میں اپنے ہاتوں آپ گرفتار ہوگیا

عرض وصال پر ترا کہنا نہیں نہیں
عاشق کے ذبح کرنے کو تلوار ہوگیا

کس کس خوشی سے جان تری عاشقوں نے دی
ایک مرگیا تو دوسرا تیار ہوگیا

ناحق کیا رقیب کا شکوہ شب وصال / یہہ پڑھتے پڑھتے بیچ مین دیوار ہوگیا
حورین بھی ولکو تاک رہی ہین ہزار مین / اب مجھکو اسکا روکنا دشوار ہوگیا
کیا گرم گرم شعر ہمارے ہین اے رحیم / جلکر رقیب رشک سے فی النار ہوگیا

راغب - جناب مولوی عبدالمجید صاحب تلمیذ حضرت سالک

بت کو خدا کی شان یہہ پندار ہوگیا / گویا کہ وہ خدائی کا مختار ہوگیا
یعقوب لب چھپا نہ سکا جبکہ راز دل / یوسف کا ذکر بر سر بازار ہوگیا
روز قیامت اپنے لئے روز عید ہے / جب روز حشر وعدۂ دیدار ہوگیا
حیرت تو دیکھو اوسکی جھپکتی نہین نگہہ / آئینہ محو لذت دیدار ہوگیا
افسانہ درد دل کا بھی کیا دلفریب ہے / جسنے سنا وہی مرا غمخوار ہوگیا
ناوک فگن کا تیر غضب دلپذیر ہے / دل خون ہوکے تیر کا سوفار ہوگیا
دنیا بھی کیا تماشہ ہے حیرت کا ہے مقام / خود دل ہی گوش در پس دیوار ہوگیا
نیرنگیان جہان کی ہین ایسی جگر گداز / دل جلتے جلتے جینے سے بیزار ہوگیا
جان دیکے ہمنے نام وفا زندہ کر دیا / ظالم تو ظلم کرکے گنہگار ہوگیا
آخر کشش نے عشق کی اپنا اثر کیا / دلبر ہمارا آپ ہی دلدار ہوگیا
بھولے سے بھی نہ آئے کسیدن ہمارے پاس / اقرار یون تو کہنے کو سو بار ہوگیا
نذر شراب جبہ و دستار کرکے آج / راغب مقیم خانۂ خمار ہوگیا

روح - جناب محمد غیاث الدین صاحب تلمیذ حضرت وطن

رویا مین آج یار کا دیدار ہوگیا / خوابیدہ بخت خواب مین بیدار ہوگیا
پہچان کو مرے عشق کا آزار ہوگیا / جینا فراق یار مین دشوار ہوگیا
اللہ رے انتظار جھپکتی نہین پلک / دیدہ ہمارا روزن دیوار ہوگیا
دھوکا چراغ صبح کا خورشید پر ہوا / جب بے نقاب آپکا رخسار ہوگیا

کیا جانے کتنے ہوتے تجلی سے جلکے خاک — اچھا ہوا نہان جو رخ یار ہو گیا
بہنے لگے جراحت دل عشق مٹ گیا — خط کا نکلنا مرہم زنگار ہو گیا
مت پوچھیہ سخت جانئی عاشق کا اے صنم — مرنا بھی اوسکو ہجر مین دشوار ہو گیا
کسکی نسیم زلف اڑا لائی ہے صبا — اپنا دماغ طبلۂ عطار ہو گیا
لکھا جو شعر یاد مین دندان یار کے — نقطہ ہر ایک گوہر شہوار ہو گیا
اللہ رے شوق دید جو آئی وہ نعش پر — تار نظر کفن کا ہر ایک تار ہو گیا
مرنے کے بعد روح کو راحت ہوئی حبیب — تابوت میرے حق مین ہوا دار ہو گیا

رعنا جناب محمد ابراہیم صاحب تلمیذ حضرت اشعر

جس دن سے عشق کا کل خمدار ہو گیا — اوس دن سے دل بلا مین گرفتار ہو گیا
کب تک فراق یار کے صدمے اوٹھائین ہم — دل اب ہمارا زیست سے بیزار ہو گیا
للہ کبھی رحم میرے حال پر صنم — عاشق تمہارا ہجر مین بیمار ہو گیا
کب تک سہیگا عاشق صادق تمہارے ظلم — دل آپ کے ستانے سی بیزار ہو گیا

رونق - جناب محمد فیاض خانصاحب تلمیذ حضرت لائق

یون ناتوان مین ہجر مین اے یار ہو گیا — دو گام چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا
سودائی من جب سر بازار ہو گیا — ہر شخص نقد جان سے خریدار ہو گیا
بس بس نہ مغز کہا میرا جناب شیخ — کیا ایک جام پینے سے میخوار ہو گیا
بگڑے وہ سوال بوسے پہ مجھسے شوخ حال — اتنا کلام باعث تکرار ہو گیا
اوس برق وش کا عشق جسے ہو گیا جناب — آتشکدہ مین غم کے گرفتار ہو گیا
کہتا ہون مین تصور جانان سے ہجر مین — دل آپکے ستانے سی بیزار ہو گیا
للہ اٹھو جور و جفا سے اوٹھا دو ہاتھ — اس ظلم سے مین آپ کے لاچار ہو گیا
لایا جو آج رنگ نیا پان کھا کے وہ — دشمن حسد سے رشک سی فی النار ہو گیا

یارب دکھا دے جلد رخ اوس آفتاب کا
روتو ہون شب فراق سی بیزار ہو گیا

رشید ۔ جناب ابو المجد سید رشید الدین صاحب تلمیذ حضرت عیش

دل عشق مین بتون کے گرفتار ہو گیا
دنیا و دین دو لون سے بیزار ہو گیا

اک دم نہین ہے چین دلا ہای کیا کرون
مین تیری بیقراری سے بیزار ہو گیا

زاہد کے گہر مین جب سے ہے مہمان دخت رز
روزہ نماز دو لون سے بیزار ہو گیا

سودا تمہاری زلف کا جیسے ہوا مجھے
دنیا کے سارے کامون سے بیزار ہو گیا

ناصح عبث پہرا تا ہے سر اپنی راہ لے
بک بک سے تیری دل میرا بیزار ہو گیا

آتا ہے وہ صنم نہ تو موت آتی ہے مجھے
دل اپنا لیسے جینے سے بیزار ہو گیا

بیمار عشق کا نہ ہوا ہاے کچھ علاج
تشخیص سے مسیح بہی بیزار ہو گیا

بلوا لو جلد مجکو مدینہ مین یا نبی
بالکل وطن سے دل میرا بیزار ہو گیا

گوشہ نشین ہو گیا کچھ اسقدر رشید
بازار کے بہی جانے سے بیزار ہو گیا

زخمی ۔ جناب محمد شرف الدین صاحب

ناحق لگایا ہمنے حسینو نسے اپنا دل
عشق بتان تو باعث آزار ہو گیا

وہ بے حساب بخشدے یہ بات اور ہے
اپنے حساب مین تو گنہگار ہو گیا

بہی پڑہائی کچھ او نہین ایسی رقیب نے
میرے سوال وصل سے انکار ہو گیا

کانٹے کے طرح سوکہہ گیا گل کے عشق مین
ایسا نحیف و زار تن زار ہو گیا

وہ حسن دلفریب خدا نے کیا عطا
عالم تبو تمہارا خریدار ہو گیا

صورت دکہا کے ناز سے منہ کو چھپا لیا
بیچین اور طالب دیدار ہو گیا

دیکہا نگاہ قہر سے جب کر دیا شہید
دشمن ہمارا ابروے خمدار ہو گیا

زخمی بتان دہر کے الفت سے چھٹ گیا
اللہ اپنا یار و مددگار ہو گیا

زیرک - جناب اسمعیل مرزا صاحب

دل جبسے اونکا مائل پندار ہو گیا
ملنا بہی گاہ گاہ کا دشوار ہو گیا

اچھے نہین حضور یہہ بے التفاتیان
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

اب کیون سوال بوسہ پہ مجھکو جھڑکتے ہو
ایسا معاملہ تو کئی بار ہو گیا

جس گھر مین تہا نسیم سحر کا گذر محال
افسوس اب وہ مجمع اغیار ہو گیا

آیا تہا خواب مین وہ مرا یار دلنشین
یا رب مین کیسے وقت مین بیدار ہو گیا

اوس زلف کو بلا نہ کہین ہم تو کیا کہین
زیرک سا شخص جسمین گرفتار ہو گیا

زیرک - جناب سید مجد الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت وافی

بیگانہ مجھسے جبکہ وہ دلدار ہو گیا
ہر ایک کی مین نظر مین سبکسار ہو گیا

قاتل تو مجھکو کردے سبکدوش جلد تر
سر میرا میرے تن پہ گرانبار ہو گیا

صورت تلک دکہاتے نہین مجھکو خواب مین
کیا اونکو میرے ملنے سے انکار ہو گیا

بوسہ طلب کیا تو کہا ہنسکے یار نے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

زخم - جناب محمد ضیاء اللہ شاہ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

جب روبرو وہ یک طرحدار ہو گیا
حیران مین مثل صورت دیوار ہو گیا

جب حسن یوسفی سر بازار ہو گیا
سارا زمانہ دلسے خریدار ہو گیا

حیران رہا مین صبح سے تا شام خلق مین
مد نظر جو آئنہ رخسار ہو گیا

وہ میری چھیڑ چھاڑ سے بولے سر وصال
دل آپکی ستانے سے بیزار ہو گیا

کیا ہوگا اسکا عشق مین انجام دیکھئے
بیٹھے بٹھائے دل تو گرفتار ہو گیا

سالار - جناب ابو السخا محمد بن سعید تلمیذ حضرت لائق

الفت میں تیرے میں جو گرفتار ہو گیا
رسوائے عام کوچہ و بازار ہو گیا

سودا جو زلف کا ترے اے یار ہو گیا
میں خلق میں ذلیل ہوا خوار ہو گیا

بوسہ تمہارا لیکے گنہگار ہو گیا
مجرم ہوا سزا کا سزاوار ہو گیا

سودا یہہ مجھکو بر سر بازار ہو گیا
مین لاکہ جانسے اوسکا خریدار ہو گیا

ہجر بتی مین ایسا مین بیمار ہو گیا
چلنا بہی دو قدم مجھے دشوار ہو گیا

جسکو کہ عشق احمد مختار ہو گیا
دو نون جہان مین سب کا وہ سردار ہو گیا

شوخی کے تیرے صدقے اور انداز کے نثار
قربان ہر ادا کے مین سو بار ہو گیا

کہہ جا کے تو یہہ حضرت لائق سے اے صبا
خادم تمہاری دوری سے ناچار ہو گیا

شیدا۔ جناب سید حسین صاحب تلمیذ حضرت عصر

وصف عذار یار جو اظہار ہو گیا
مطلع مرا ایک مطلع انوار ہو گیا

دکھلا دیا جو آئینہ رو نے رخ اپنا صاف
حیرت زدہ مین نقش بدیوار ہو گیا

مقتل مین آج تن سے مرا سر ہوا جدا
شکر خدا کہ اب مین سبکبار ہو گیا

سرور۔ جناب سید احمد علی صاحب تلمیذ حضرت سالک

اسدرجہ گرم یار کا بازار ہو گیا
ہر شخص جان و دل سے خریدار ہو گیا

اک بوسہ کے سوال پہ برہم ہوئے وہ
اتنی خطا پہ مین ہی گنہگار ہو گیا

کس برہمن بچے کی محبت کا ہے اثر
ہر رشتہ نفس مرا زنار ہو گیا

سنکر سوال وصل وہ جھنجھلا کے کہتے ہین
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہو گیا

ہے کسکا عشق جھک گئی جو سطح کرہ
کیون یہ خمیدہ گنبد دوار ہو گیا

جائے کوئی حرم کو و یا جائے دیر کو
اپنا تو کعبہ خانۂ خمار ہو گیا

بیہوش ہو کے گر پڑے موسی جو طور پر
پوچھا جمال یار نے دیدار ہو گیا

بیٹھے تو روز و شب کبھی رہتے تھے ساتھ ہم
گھر سے بھی اب نکلنا تمہین بار ہو گیا

سعید - جناب سعید بن عوض صاحب لفٹنٹ تلمیذ حضرت باقی

ادس چشم نرگسین کا مین بیمار ہوگیا — صدشکر ہے کہ دید کا آزار ہوگیا
دل مبتلائی کاکل خمدار ہوگیا — ناحق بلا مین جاکے گرفتار ہوگیا
دل لیکے کیا کروگے میرا اے مسیح خصلت — اب کام کا رہا نہین بیکار ہوگیا
مین کیا صفت کرون تری سیدہی نگاہ کی — یک تیر تہا ادہر سے ادہر پار ہوگیا
داغ درم وہ دیکھکے سینہ مین کہہ اٹھے — صدشکر تو بہی مالک دینار ہوگیا
جسوقت تیغ ابروجانان کی چل گئی — کشتون کے پشتے لگ گئے انبار ہوگیا
معشوق کو الم نہین عاشق کی مرگ کا — یک مرگیا تو دوسرا تیار ہوگیا
سودا کا قول صحیح ہی نہین اہین کوئی شک — دل دیکے آپکو مین خطاوار ہوگیا
جاتا ہون مین سلام میرا لیجئے جناب — دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا
کیا خوف اسکو خطرہ دشمن سے ہے سعید — آصف ہمارا جسکا مددگار ہوگیا
سنکر غزل سعید کی بولے جناب شاد — ہان تو بہی اب اضافہ کا حقدار ہوگیا

سقیم - جناب شیخ فخرالدین صاحب تلمیذ حضرت اشعر

ہردم خیال کوچہ دلدار ہوگیا — دیدار یار کا مین طلبگار ہوگیا
حاجت ہی کیا ہے پہنانیکی زنجیر پاؤن مین — خود دل بزلف یار گرفتار ہوگیا
میرے طرف سے کچھ تو سکہایا ہی غیرنے — جسکے وجہ سے مجھ سے خفا یار ہوگیا
غواص بن ہوا ہون جو دریائے فکر مین — ہر ایک شعر گوہر شہوار ہوگیا
کیا خوب ہوگا قتل کرے آج مجھکو یار — دل میرا زندگی سے ہی بیزار ہوگیا
لاغر ہوا ہون یار کی فرقت مین اسقدر — رفتار وگفتگو سے ہی لاچار ہوگیا
کیا برمحل ہی مصرعہ آصف بہائی سقیم — دل آپکے ستانے سی بیزار ہوگیا

سودائی - جناب غلام رسول خانصاحب تلمیذ حضرت شیدا

عجب سامنے وہ آئینہ رخسار ہو گیا
حیران کار دیدۂ بیدار ہو گیا

سودائے گیسوئے بت عیار ہو گیا
کس پیچ مین الٰہی گرفتار ہو گیا

زنجیر دو پہنا دل دیوانہ کو میرے
زلفون مین اوس پری کے گرفتار ہو گیا

اے شمع رو تو جلوہ گر بزم حسن ہے
پروانہ وار جان سے دل زار ہو گیا

جوڑا پہن کے سرخ وہ آیا جو بام پر
گویا شفق مین ماہ نمودار ہو گیا

رنگ حنا بھی خون ہمارا بہائے گی
مہندی کا شغل یار کو ہر بار ہو گیا

مارا غضب کا تیر ہے ترچھی نگاہ نے
دل چھد گیا کلیجہ کے اوس پار ہو گیا

بدلا ہوا ہے رنگ زمانہ کا آج کل
سمجھے تھے جسکو یار وہ عیار ہو گیا

آٹھون پہر نگاہ مین سودائی ہے وہ گل
طبقہ ہمارے آنکھونکا گلزار ہو گیا

سائل - جناب ابو السعادہ بندہ علی صاحب تلمیذ حضرت لائق

ننھے سے دلکو عشق کا آزار ہو گیا
افسوس کم سنی مین گرفتار ہو گیا

عالم مین تیرے ظلم سے ناچار ہو گیا
ہر بار کے ستانے سے بیزار ہو گیا

اس مکتب سے ایکروز نظر دو چار ہو گیا
مین جان و دل سے اسکا خریدار ہو گیا

لڑتے ہی آنکھ عشق کا آزار ہو گیا
اوس چشم نرگسی کا مین بیمار ہو گیا

صدمے سے گل کے موج کلائی مین آ گئی
گجرا بھی پھول کا انہین اب بار ہو گیا

جس پر نظر پڑی شہ آصف کی ایکبار
بس جان لیجئے وہی سردار ہو گیا

سائل چہرہ آئینہ تجھے آصف اگرچہ
پنجہ مین مفلسی کے گرفتار ہو گیا

سلیس - جناب ابو السیف محمد موسی علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

ایسے نحیف ہم ہوئے آزار عشق مین
بستر سے ہاتھ اوٹھانا بھی دشوار ہو گیا

چھوڑو تمام جھگڑے یہ دنیا کے دوستو
جلدی چلو کہ قافلہ تیار ہو گیا

تمکو تو کچھ خبر نہین عاشق تمہارا اب
کیا جانے کس بلا مین گرفتار ہو گیا

اگر میرے لحد پہ وہ کہتے ہیں یہ کلیں
جینا ہمارا آج سے بیکار ہوگیا

سعید - جناب سعید بن علی صاحب تلمیذ حضرت تجلی

تجھ سے بگڑ کے غیر کا تو یار ہوگیا
ہونا نہ تھا جو اے بُتِ عیار ہوگیا

جینا شبِ فراق میں ممکن تھا مگر
مرنا امیدِ وصل سے دشوار ہوگیا

تکرار پھر وہی ہے نکر مجھکو بیوفا
اس بات کا تو فیصلہ سو بار ہوگیا

مفلس تھا دل ہمارا نہایت غریب تھا
اک سیمتن کے عشق میں زردار ہوگیا

روتے ہو کیوں رقیب کے مرنے سے جانِ من
ظالم ترا شریر تھا فی النار ہوگیا

سرور - جناب میر سردار علی صاحب تلمیذ حضرت بخشی

ٹوٹا ستم جو ہم سے جدا یار ہوگیا
جینا ہمارا ہجر میں دشوار ہوگیا

گیسو میں دل کسیکے گرفتار ہوگیا
کیا بیٹھے بیٹھے جانکو آزار ہوگیا

اپنے مریضِ غم کی کسیدن خبر تو لے
اب جان بلب مسیح یہ بیمار ہوگیا

کبتک اوٹھائیں ظلم و ستم اور رنج و غم
دل انکے ستانے سے بیزار ہوگیا

ایسے ہوے ہیں ہجر میں لاغر کہ ہم
اک رونگٹا بھی جسم پہ اب بار ہوگیا

کس واسطے بتائیے سرور سے ہو خفا
اوس سے قصور کونسا سرکار ہوگیا

سرور - جناب نواب محبوب علی خانصاحب تلمیذ حضرت شاد

تیرِ نگاہ سینہ سے یوں پار ہوگیا
زخمی جگر ہوا تو دل افگار ہوگیا

گریہ نے پانی پانی کیا ہی سحاب کو
نالہ لبان برق شرربار ہوگیا

اوٹھتے ہیں وہ ملے دلے آغوشِ خواب سے
پھر باریاب کوئی ہو سکا نہ ہوگیا

آتے ہیں وہ خیال میں بھی لیکے غیر کو
یہ بھی طریق وصل کا دشوار ہوگیا

ہم آج ہی سے گل کی تمنا مین ہو گئی — فردائے حشر وعدۂ دیدار ہوگیا
طفل سرشک جگنو سمجھکر مچل گیا — نالہ بوقت شب جو شرربار ہوگیا
کہتے ہین وہ رقیبو نسے جب آتا ہے کوئی — شاید خفا ستمگر وفادار ہوگیا

شاد۔ عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار ووزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

پہر آہ مجھکو عشق کا آزار ہوگیا — پہر چشم مست یار کا بیمار ہوگیا
کہائی ضرور اسنے کسیکی نگہ کی چوٹ — پہر مبتلائے درد دل زار ہوگیا
پہر اب ہماری یاد ہوئی ہجر ہی نصیب — رفت وگذشت مجمع اغیار ہوگیا
آتا نہین ہے چین مجھے درد کے سوا — دل مدلتونسے خو گر آزار ہوگیا
اچھا ہو یا برا ہو جو ہونا ہو جلد ہو — دل کشمکش سے روز کے بیزار ہوگیا
امیدوار وصل کو دیتے ہین وہ سزا — مین بے گناہ مفت گنہگار ہوگیا
یوسف کے مشتری تہی زلیخا واہل مصر — تیرا تو اک زمانہ خریدار ہوگیا
جس دلکو خیر خواہ سمجھتے تہے اپنا ہم — کمبخت وہ بہی اسکا طرفدار ہوگیا
بیخود ہوا تو اٹھ گئے پردے حجاب کے — جب آنکھ بند ہو گئی ہشیار ہوگیا
آصف کا خیر خواہ جو ہے شاد شاد ہے — بدخواہ دوزخی تہا کہ فی النار ہوگیا
پہلے ہی سے ہے شاد تو مرد خدا پرست — کافر وہ کب تہا آج جو دیندار ہوگیا

شمس۔ جناب مولوی شمس الدینصاحب تلمیذ حضرت بیدل

کل بزم غیر مین جو وہ دوچار ہوگیا — کچھ بن نہ آیا شرم سے ناچار ہوگیا
وہ بنگیا شہاب رقیبونکی واسطہ — نالہ جو شبکو میرا شرربار ہوگیا
دن کہو کے گئے ہین قضیا اولٹ گیا — دلدار اپنا آج دل آزار ہوگیا

کیا کیا ہوئی رقیب ہدف تیر رشک کے
جب مین شہید نرگس بیمار ہوگیا

وہ چشم مست ناز ہے دل مین بسی ہوئی
بیت خلیل خانہ خمار ہوگیا

تیر نگاہ یار سے آغوش دل ہوا
سرخ اپنے خون سے لب سوفار ہوگیا

ممکن نہین کہ عاشق جانباز یون ہی ہے
دل آپکے ستانیسے بیزار ہوگیا

وہ غیر کے جلانے کو آتے ہین بے کہے
جو کچھہ ہوا یہ صدقہ اغیار ہوگیا

بلوا لو اپنے قمس کو طیبہ مین یا رسول
دل ہند کے ستانے سی بیزار ہوگیا

شباب - جناب احمد حسین صاحب تلمیذ حضرت نجیب

دل لے کے جو عاشق شہ ابرار ہوگیا
جنت لوٹ لی خدائی کا مختار ہوگیا

چرچا جو حسن کا سر بازار ہوگیا
یوسف بھی تیرا دل سے خریدار ہوگیا

جب سے کہ مجھکو عشق کا آزار ہوگیا
جینا فراق یار مین دشوار ہوگیا

قطرہ ہر ایک چشم سے غم مین حسین کے
ٹپکا جو آنکھہ سے در شہوار ہوگیا

کہنا یہ ان کا وصل مین تنگ آ کے بار بار
دل آپکے ستانے سی بیزار ہوگیا

انجان ہو کے پوچھتے ہین مجھسے بار بار
کس کے غم فراق سے بیمار ہوگیا

کل تم گئے تھے جسکی عیادت کیواسطے
تیرا نثار آج وہ بیمار ہوگیا

مجھکو فراق یار نے ایسا کیا ہے زار
تن پر شباب سر ہی مجھے بار ہوگیا

آئے ہین آج پھر عیادت وہ ای شباب
صد شکر تندرست یہ بیمار ہوگیا

۱۹

شاغل - جناب مولوی محمد احمد حسین صاحب تلمیذ حضرت لائق

اے گل مین جب سے تیرا گرفتار ہوگیا
داغون سے سینہ تختہ گلزار ہوگیا

کہنا کسیکا یاد ہے جھنجھلا کے وصل مین
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

آجاوگی جان ہجر مین لیجے ذرا خبر
جینا ہمارا اندنون دشوار ہوگیا

کچھہ رحم کی نظر بھی ادھر ہوئے یا نبی
خادم تپ فراق سے بیمار ہوگیا

روضہ پہ مجھکو جلد بلا لیجئے رسول
ہندوستان مین رہنے سی بیزار ہو گیا

اب لفظ ہجر کو نہ زبان سے نکالئے
سہہ سہہ کے اسکے ظلم مین ناچار ہو گیا

شاغل کو رفو شغل فنا فی الرسول ہے
جبدن سے عاشق شہ ابرار ہو گیا

شامل جناب ابوالاسرار محمد عبدالصمد خانصاحب تلمیذ حضرت لائق

شاہ نظام جسکا طرفدار ہو گیا
نظروں مین ہر کسیکی وہ سردار ہو گیا

کیا خوف ہے ہماری کو روز حساب کا
والی ہمارا احمد مختار ہو گیا

خورشید اس دکن کا جو شاہ نظام ہے
پرتو سے اوسکے شہر پرانوار ہو گیا

رخ کو دکھاکے زلفوں سے ناحق چھپاتے ہو
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

پیاسا پھرے نہ وہ کبھی میدان حشر مین
پلہ پہ جسکے حیدر کرار ہو گیا

واعظ ڈرا نہ ہمکو عذاب جحیم سے
عشق نبی سے دل میرا گلزار ہو گیا

جلوہ فزا ہے بام پہ وہ شوخ بے نقاب
لو آج بخت خفتہ بھی بیدار ہو گیا

مغلوب نفس ہوتا ہے یا والہ سے
مین اسلئے خدا کا طلبگار ہو گیا

شامل کو جلد طیبہ دکھا دیجئے حضور
یہہ آپکی جدائی سے بیزار ہو گیا

شریف۔ ابوالشرفین جناب حبیب حسین صاحب تلمیذ حضرت تجلی

اللہ رے تیری نرگس بیمار کا اثر
دیکھا جو تو نے مجھکو مین بیمار ہو گیا

قاصد یہہ کیا کہا کہ ہوا وہ وفا شعار
یہہ بات ہے غلط وہ وفادار ہو گیا

طاقت نہین ہے ضبط کی خواہان ہون کل
دل آپکے ستانے سی بیزار ہو گیا

ہر روز تیرے کوچہ مین رہتا ہے اژدہام
ایجانمن یہہ مصر کا بازار ہو گیا

ویران ہو گیا تھا ہمارا دل حزین
اوس گلبدن کے آتے ہی گلزار ہو گیا

اے نگار رنگ یار ستانا شریف کا
ناحق تو اوسکے درپئے آزار ہو گیا

شبیر جناب شبیر علی صاحب تلمیذ حضرت میکش

سب کچھ کیا ہوا میرا بیکار ہوگیا ‏ غیروں کا یار وہ بت عیار ہوگیا

عشق مژہ میں سوکھ کے تن خار ہوگیا ‏ اب اونکا اک جگہ سے بہی دشوار ہوگیا

یارب بہٹک کے گرمی عارض کی لو لگی ‏ ہر موئے تن جو میرا شرر بار ہوگیا

جانانہ لاکھون بیٹھے ہیں سر تھامے ہیں مگر ‏ گہر اونکا سر فروشون کا بازار ہوگیا

دل پر شا ہمارا ہی ابروئے یار پر ‏ کمبخت بیگنہ تہ تلوار ہوگیا

پہلو میں چپ کے چپکے جو بہرتا تہا آہ پر ‏ کیا جانے دلکو کیا میرے آزار ہوگیا

حسرت نکیون ہو اوس دل بلبل میں جو ‏ گہر سے نکلتے ہی جو گرفتار ہوگیا

بوسہ لیا لپٹ کے تو منہ پہیر کر کہا ‏ جی اسکے ستانے سے بیزار ہوگیا

سنکر سوال وصل لگا کہنے وہ صنم ‏ تو ہی گلے کا اب تو میرے ہار ہوگیا

شبیر راز عشق چھپاتے رہے مگر ‏ آخر کو آہ سرد سے اظہار ہوگیا

شاکر۔ جناب ابوالفیض سید غلام سجاد حسین صاحب تلمیذ حضرت محشر

جس دن سے اونکی چشم کا آزار ہوگیا ‏ ہم چشم کیا ہوا کہ میں بیمار ہوگیا

ہر روز مشق ناز ونکی رہتی ہیں جگہ ‏ کوچہ تمہارا حسن کا بازار ہوگیا

کیا کیا خرام ناز نے ڈالی ہیں آفتیں ‏ یان فیصلہ میرا دم رفتار ہوگیا

بچون کا کھیل ٹھیر گیا وعدۂ وصال ‏ اقرار تہا ابہی ابہی انکار ہوگیا

ہر رنگ میں ہیں یار کے جلوے نئے نئے ‏ آتش ہوا کبہی کبہی گلزار ہوگیا

یکبار ہی وفا نہوا وعدۂ وصال ‏ اقرار یون تو ایسے سو بار ہوگیا

لاکھون ستم گذرتے ہیں اے شاکر ان ‏ دل دیکے میں بتون کو گنہگار ہوگیا

شبیر۔ جناب شبیر پادشاہ قادری الملتانی صاحب

جب جلوہ گر جمال رخ یار ہوگیا ‏ سینہ ہمارا معدن انوار ہوگیا

وہ ناتوان ہوا ہون کہ اللہ کی پناہ ‏ آنکھون کا کھولنا بہی مجھے بار ہوگیا

فرقت نے تیری موت کا خواہان بنادیا
غمخوار ہی یہہ ہمنے تصور کیا جسے
مین اپنی زندگانی سے بیزار ہو گیا
وہ میری جان لینے کو تیار ہو گیا

شریف - جناب لیاقت علی حسینی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

جب سامنے وہ روئے طرحدار ہو گیا
گیا اصل آفتاب کی آئے جو سامنے
پروا نہین رہی مری دلکو بہشت کی
داخل ہوا بہشت مین دیکھو شریف کی
دلکو ہمارے عشق کا آزار ہو گیا
اب جلوہ گر وہ کوٹھی پہ دلدار ہو گیا
مدنظر مدینہ کا بازار ہو گیا
تو اسپہ لطف حیدر کرار ہو گیا

شفق - جناب علی بن ناصر صاحب تلمیذ حضرت شایق

رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا
اسد رہ ہجر مین تیرے لاچار ہو گیا
گیا خوف ہی زمانہ کی گردش سی ای جناب
پہولا نہین سماتا ہی کسواسطے شفق
بدنام تیرے واسطے ای یار ہو گیا
اے جان اب تو جینا ہی دشوار ہو گیا
اتفاق سا شاہ اپنا مددگار ہو گیا
کیا اوسنے آج وصل کا اقرار ہو گیا

شر - جناب مولوی غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت لائق

پوشیدہ گیسوئین رخ یار ہو گیا
مین تجکو چاہتا ہون اور تو چاہے رقیب کو
ظالم مین اس جہان مین فقط تیرے واسطے
ہم دیکھتے ہین تمکو تصور مین صبح و شام
تیرے جفا و جور کی ہم چاہین کس سے داد
غیرون کے رات دن کے سکہانے پڑھانے سے
دن اسلئے مثال شب تار ہو گیا
اولٹا چلن زمانہ کا ای یار ہو گیا
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا
جب اوسنے بند روزن دیوار ہو گیا
سارا زمانہ تیرا طرفدار ہو گیا
پہر آج بدگمان مرا یار ہو گیا

شایق - ابوالحیا مولوی سید اعظم علی صبا - تلمیذ حضرت نائل

حسن نبی کا گرم جو بازار ہوگیا
خود صانع ازل بھی خریدار ہوگیا

حب عشق زلف احمد مختار ہوگیا
دن بھی ہمارے حق مین شب تار ہوگیا

دل مبتلائے ابروئے خمدار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے یہہ بھی اک آزار ہوگیا

پوشیدہ خط سے عارض دلدار ہوگیا
ملک حلب پہ غلبۂ تاتار ہوگیا

جلوہ دکھا کے آج نہان یار ہوگیا
مضطر زیادہ حد سے دل زار ہوگیا

اوس چشم نرگسین کا جو بیمار ہوگیا
ہر عضو تن مرا بیکار ہوگیا

اکمرتبہ جسے ترا دیدار ہوگیا
سو جان سے وہ تیرا خریدار ہوگیا

حرمان و درد و رنج و غم و ماتم و قلق
فرقت مین تیرے انکا خریدار ہوگیا

متوالی چشم بت کی جو زاہد نے دیکھ لی
تسبیح و دلق پھینک کے میخوار ہوگیا

منہ سے نقاب اوٹھتے ہی دلمین چبھی نظر
اک تیر تھا ادھر سے اودھر پار ہوگیا

شایق ہے تو بھی دید کا طالب خبر نہین
موسی کا حال کیا دم دیدار ہوگیا

شیدا - جناب احمد بن عوض باللیل صاحب

درد فراق دیکھکے اور رنجکے حال زار
دشمن بھی میرا مونس و غمخوار ہوگیا

ای چشم اشکبار ہے کس وجہ زار زار
ایدل تو کسکے ہجر مین بیمار ہوگیا

دل چاک سینہ چاک عنان گیر غم الم
افسوس کیا عشق کا آزار ہوگیا

صدمے فراق یار کے کب تک اوٹھاؤنین
اے یار اب تو جینے سے بیزار ہوگیا

ایدل مین تجھکو اپنا سمجھتا تھا ہم صفیر
افسوس تو بھی اوسکا طرفدار ہوگیا

آنکھومین دلمین سینہ مین اور جسم و جان مین
تو ہی تو جلوہ گر مرے دلدار ہوگیا

دیکھو جناب حسن کی دو دن ہی ہے بہار
اتنا غرور آپکو بیکار ہوگیا

مجھکو فشار رقیب سے کیا خوف ہمدمو
معبود میرا جبکہ مددگار ہوگیا

شیدا وہ شوخ جبکے کہتا ہے وصل مین
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

غمگین ہو کے کہتے ہین سب ہمنشین مجھے
شیدا تو کسکی ہجر مین بیمار ہوگیا

شورؔ جناب ابو الفصیح مولوی محمد نعمت اللہ تلمیذ حضرت تسہیلؔ

چیچک سے داغ دار رُخ یار ہوگیا
شعلہ تہا کیا عجب جو شرر بار ہوگیا

اتنا حیا سے شوخ گرانبار ہوگیا
انکہین اوٹہا کے دیکہنا دشوار ہوگیا

غم نامۂ فراق ہوا اسقدر طویل
قصہ میرے فراق کا طومار ہوگیا

دکہلاؤن تجکو کونسی الفت کی فرد میں
دفتر تو میرے عشق کا تومار ہوگیا

درد فراق دیکہہ کے بولے طبیب یون
اب لاعلاج یہہ دل بیمار ہوگیا

ازبسکہ لاش میری ہی زخمون سے چور چور
تابوت رشک تختۂ گلزار ہوگیا

کب احتیاج ہی مجہے جام شراب کی
دل چشم مست دیکہکے سرشار ہوگیا

نقشہ یہہ ہوگیا ہی غم ہجر سی میرا
پہچاننا بہی عزیزونکو دشوار ہوگیا

اے شورؔ مجہکو خواہش مشک ختن نہین
گہر زلف یار کہلتے ہی تاتار ہوگیا

صادقؔ - جناب ابو الصدق سید صدیق علی صاحب

صد شکر بخت خفتہ بہی بیدار ہوگیا
کل ہم سے اونے وصل کا اقرار ہوگیا

مجبور ہوگیا ہون مین لاچار ہوگیا
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

پہر دن ہی ہوش مین نہین آتا ہون مستقیم
کس چشم نرگسی کا مین بیمار ہوگیا

اے جان تو ہی کہدے قضا سی میرا پیام
مدت ہوئی کہ جینے سے بیزار ہوگیا

قاصد کا اولٹے پاون ہی آنا گواہ ہی
گہر اونکا آج مجمعۂ اغیار ہوگیا

کس ناز سے وہ کہتے ہین صادقؔ شب وصال
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

صفدرؔ - جناب محمد غلام دستگیر صاحب

اپنا شفیع احمد مختار ہوگیا
زاہد گنہ نہ کرکے گنہگار ہوگیا

جو دل فدائے احمد مختار ہوگیا
وہ گلشن بہشت کا حقدار ہوگیا

موسیٰ کے ہوش ایک ہی جلوے مین اڑ گئے — دل کیا سمجھ کے طالب دیدار ہو گیا

اب اے غفور ناتہ مین تیری ہی میری شرم — بخشش کے شوق مین مین گنہگار ہو گیا

رو دیا جو یاد گوہر دندان شاہ مین — دامن مژہ کا ابر گہربار ہو گیا

رحمت خدا کی کشتی ہے بندونکی شناس — ہر جنتی وہی جو گنہگار ہو گیا

اونکا غرور - اونکا دماغ اونکی تمکنت — جنکا شفیع حشر طرفدار ہو گیا

صفدر مین کیا بتاؤن تمہین تیغ ناز دل — موسیٰ کی طرح دید کا آزار ہو گیا

صہبا - جناب مولوی محمد احمد صاحب تلمیذ حضرت میکش

یارب نئی طرح کا یہ آزار ہو گیا — مرنا ہی ہجر یار مین دشوار ہو گیا

برگشتہ جیسے طالع بیدار ہو گیا — ہم جسکو گل سمجھتے تھے وہ خار ہو گیا

جھنجلا کے منہ بنا کے یہ کہنا [illegible] — دل انکے ستانے سے بیزار ہو گیا

دل پھر بجز شراب کچھ کام ہی نہین — زاہد عجیب طرح کا میخوار ہو گیا

کہتے ہین دیکھکر وہ دل داغدار — یہ میرے کام کا نہین بیکار ہو گیا

غیروں کے پاس جاتے ہو سرزور یہ سر — اور میرے پاس آنا ہی اک عار ہو گیا

اوسنے اڑائی آنکھ تو اسکی آنکھ سے — کیسا یہ رنگ نرگس بیمار ہو گیا

صدیق - جناب مولوی صدیق حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

جسکو کہ تیرے عشق کا آزار ہو گیا — بیشک وہ اپنے جینے سے بیزار ہو گیا

افسوس کیا دکھاؤن بھلا یار کو مین شکل — نظرون مین اوسکی جبکہ بہت خوار ہو گیا

دل بھر کے بوسے لئے رخسار یار کے — مے پی کے جب وہ خوب ہی سرشار ہو گیا

چھپنا محال ہی تیرے راز و نیاز کا — جب غیر انکا محرم اسرار ہو گیا

صدیق چھوڑ دو جادہ عشق تم ذرا — دلدار جو تھا وہی دلآزار ہو گیا

صفدر - جناب ابوالفتح محبوب خان صاحب تلمیذ حضرت بیدل

زلف سیہ مین دل جو گرفتار ہوگیا
اوسکا سنبھالنا مجھے دشوار ہوگیا

دل کو پہنسا کے دام مین کہاتی ہین تیچ و تاب
بیٹھے بٹھائے کیا ہمین آزار ہوگیا

اوس گل کی بوئی زلف سی دلکا مرے دماغ
اتنا بسا کہ نافہ تاتار ہوگیا

ناحق ہماری قتل پہ ظالم ستم شعار
تلوار لیکے ہاتھ مین تیار ہوگیا

بیداسطرف تو ذرا دیکہہ یکنظر
کشتونکا تیری کوچہ مین انبار ہوگیا

مرقد مین ہائی چین سی کیا سوگیا تہا مین
آہٹ کو سنکے آپکی بیدار ہوگیا

قول و قرار کا تیرے کسکو ہی اعتبار
اقرار تہا ابہی ابہی انکار ہوگیا

سنکر شب وصال مین کہتا ہے وہ صنم
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

اونکی غم جدائی کے داغون سے اے صغیر
سینہ ہمارا دیکہئے گلزار ہوگیا

صابر جناب محمد غلام صابر چشتی تلمیذ حضرت کاشف

مجکو جو تیری عشق کا آزار ہوگیا
بدنام خوب خلق مین ای یار ہوگیا

دل میرا اوس پری پہ گرفتار ہوگیا
ناحق کا اسکو کیا یہہ آزار ہوگیا

دوزخ کی آگ سے مجھی کیا خوف ہے بہلا
مین مدح خوان احمد مختار ہوگیا

صغیر جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب تلمیذ حضرت میکش

جب سے مین اوس پری کا طلبگار ہوگیا
رنج و بلا مین غم مین گرفتار ہوگیا

یون منقلب زمانہ غدار ہوگیا
وہ یار ہم نوالہ اغیار ہوگیا

جب مین ہر اک ستم کا روادار ہوگیا
وہ اور بہی زیادہ جفا کار ہوگیا

سمجہا تہا جسکو اپنا رفیق و انیس مین
کمبخت وہ بہی ظالم و خونخوار ہوگیا

واعظ کے وعظ و پند کا اوٹہا ہوا اثر
ہر ایک اوسکی بزم کا میخوار ہوگیا

آیا میرے مکان پہ وہ مہر دل فروز
میرا نصیب خفتہ بہی بیدار ہوگیا

یان خط شوق بہی ابہی پورا نہین ہوا
قاصد کمر کو باندہ کے تیار ہوگیا

شکل آئینہ مین دیکہکے بزہم وہ ہوگئے
یہہ اور کون مجہسا نمودار ہوگیا

کیا غیر اور کیسی شکایت ہو غیر کی
جب اپنا یار رو بہت عیار ہوگیا

ساقی نے آج مجہکو وہ دی ہی شراب تند
اک آدہا جام پیتے ہی سرشار ہوگیا

اک دم مین پہنچا منزلِ مقصود پر صغیر
جب راہ عشق سے مین خبردار ہوگیا

صولت۔ جناب ابو المظفر حافظ عبد العزیز صاحب تلمیذ حضرت صولت

دل گیسو نمین اوسکے گرفتار ہوگیا
یارب یہہ کیسا جان کو آزار ہوگیا

تو مجہکو قتل کرنے پہ طیار ہوگیا
کیا کونسی خطا جو گنہگار ہوگیا

دیکہی برہنہ تیغ جو قاتل کے ہاتہہ مین
اللہ ری شوق قتل کہ سرشار ہوگیا

بچپن ہی خوب تہا کہ محبت تہی لطف تہا
وہ ہوتے ہی جوان ستمگار ہوگیا

میری وفا ہی یاد ہی کچہہ تجہکو یا نہین
اب مجہکو قتل کرنے پہ طیار ہوگیا

مخمور ہون مین جام محبت مین از ازل
وہ نشۂ جوانی سے سرشار ہوگیا

محشر کے روز خوبیِ قسمت تو دیکہیے
دل ہی میرا اوسکا طرفدار ہوگیا

کیا دن تہی وہ کہ آپکے ہمراز دار تہے
اب تو رقیب واقف اسرار ہوگیا

صولت خدا بچائے تجہے دستِ عشق سے
اس کم سنی مین کیسا آزار ہوگیا

صاحب۔ جناب غلام غوث محمد خان صاحب

انجان دلکو لیکے وہ دلدار ہوگیا
مین ہی وداع صبر سے ناچار ہوگیا

پہر مجہکو اُسکے عشق کا آزار ہوگیا
اچہا بہلا یہہ دل میرا بیمار ہوگیا

غش کر خفا جو مجہہ سے جدا یار ہوگیا
سب لطف زندگانی کا بیکار ہوگیا

دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا
مین اپنے دلکے ہاتہہ سے لاچار ہوگیا

بے پردہ حسن یار رہا اب حجاب سے
غش مسدہ چاند ابر مین ناچار ہوگیا

کیا وصف کیجیے صفِ مژگان یار کا
دل میرا نذرِ خنجرِ خونخوار ہوگیا

طارق۔ جناب سید نصیر الدین صاحب تلمیذ حضرت لائق

چرچا جو اوسکا بر سر بازار ہوگیا
مین بھی زلیخا وار خریدار ہوگیا

کس ناز سے وہ کہتے ہین مجھکو شب وصال
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

طارق ذرا چلوا دسے دیکھ آئینگے ضرور
جلوہ فزا وہ بام پہ دلدار ہوگیا

ظہیر۔ جناب جانکی پت پرشاد صاحب تلمیذ حضرت ضیا

بدظن جو مجھسے وہ میرا دلدار ہوگیا
دنیا پلٹ گئی میری مین خوار ہوگیا

دل آگیا ہے میرا کسی ماہ رو پہ آج
بیٹھے بٹھائے اک نیا آزار ہوگیا

جی مین ہے تیغ لیکے گلا اپنا کاٹلون
جینے سے دل فراق مین بیزار ہوگیا

یہ حال ہوگیا ہے میرا ہجر یار مین
چلنا بھی دو قدم مجھے دشوار ہوگیا

دل آپکو دیا تو یہ تھی میری ہی خطا
بیشک قصور مجھ ہی سے سرکار ہوگیا

ہے افتخار مجھکو یہی کافی اے ظہیر
سرکار آصفی کا نمکخوار ہوگیا

عرفان۔ جناب سید محمد عبید اللہ صاحب

جو دل سے عاشق شہ ابرار ہوگیا
وہ صید باز رحمت غفار ہوگیا

کلمہ اوسیکے نام کا پڑھنے لگے شجر
اُسکا گذر جو جانب گلزار ہوگیا

یہ آپ کے قدوم کی برکت تھی یارسول
شہر مدینہ مجمع انوار ہوگیا

پہونچونگا آپکے در دولت پہ یا نبی
یاور جو میرا طالع بیدار ہوگیا

عرفان مرتا ہی جو حضرت کے عشق مین
وہ رحمت خدا کی سزاوار ہوگیا

طالب۔ جناب محمد غلام محی الدین صاحب تلمیذ حضرت خلیق

دوری سے مصطفےٰ کے مین بیمار ہوگیا
جینا تپ فراق سے دشوار ہوگیا

دیدار کے بجز کوئی اوسکی نہین دوا / حضرت کی جو جدائی سے بیمار ہو گیا
جلدی سے لو خبر کہ تمہاری فراق مین / کیا کیا نہ ہیرا احمد مختار ہو گیا
میرے رسول چہرۂ انور دکھائیے / دوری سے بیقرار دل زار ہو گیا

عابد۔ جناب مولوی سید عبداللہ صاحب کیفوی

کافور دل سے سب غم اغیار ہو گیا / پھر مجھ پہ مہربان جو میرا یار ہو گیا
حاجت نہین ہے سیر و تماشائے باغ کی / دل داغہائے دہر سے گلزار ہو گیا
کرتے تھے میرے منتین وہ دن بہی تھے / کیون جی تمہین مجھی سے اب انکار ہو گیا
پانی جو آبرو پہ رقیبون کے پھر گیا / بیڑا میرا بفضل خدا پار ہو گیا

عزیز۔ جناب نواب عزیز یار جنگ بہادر

دل مبتلائے گیسوئے خمدار ہو گیا / کمبخت خود بلا مین گرفتار ہو گیا
بیٹھے بٹھائے عشق کا آزار ہو گیا / مین تجھ پہ آنکھ ڈال کے بیمار ہو گیا
آسان تھا علاج ہماری فراق کا / دشوار کر دیا اسی دشوار ہو گیا
دل ہی تو مجھ سے کرنے لگا بیوفائیان / لو یہ بھی آپ ہی کا طرفدار ہو گیا
وہ تو جھلک دیکھا کے ادہر کو سرک گئے / اک حشر اسطرف لب دیوار ہو گیا
جی بھر کے خواب مین بھی نہ دیکھا تیرا جمال / اسطرح کچھ خوشی ہوئی بیدار ہو گیا
کھینچی نگاہ سے تیری دبتی زبان سے / بوسے کا وعدہ اور مزیدار ہو گیا
آنکھون سے کام لیتے ہین وہ پتلی نوک کا / تار نگاہ پھر خبر تار ہو گیا
پیتا ہون خون دل تو وہ کہتے ہین طعن سے / تو اپنے حق مین آپ ہی خونخوار ہو گیا
کرتی ہے موت بھی تو مرے سات شوخیان / مرنا بھی اب فراق مین دشوار ہو گیا
رو کو چلا عزیز کا دل ہات سے چلا / اک دوسرا حسین خریدار ہو گیا

عابد۔ جناب سید زین العابدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

شکر خدا کہ وصل کا اقرار ہو گیا
خوش ابتو یہ ہمارا دل زار ہو گیا

کیا سرخ میرے یار کا رخسار ہو گیا
کیا پر بہار دیکھئے گلزار ہو گیا

بے شک قصور مجھسے تو سرکار ہو گیا
اک بوسہ لے لیا مین گنہگار ہو گیا

پہر ہر قدم پہ حشر نمودار ہو گیا
اے فتنہ گر یہ کیا دم رفتار ہو گیا

رخصت جو میرے پہلو سے وہ یار ہو گیا
بیچین بے قرار دل زار ہو گیا

ایسا مین اوسکی عشق مین بیمار ہو گیا
اوٹہنا ہی بیٹہکر مجھے دشوار ہو گیا

اوس چشم مست کا جو مین سرشار ہو گیا
کہتی ہی مجھکو خلق یہ میخوار ہو گیا

ٹہنڈا شرب کے طالب دیدار ہو گیا
کیا جانے وہ کہ کیا پس دیوار ہو گیا

عابد تو امتی ہے رسالت مآب کا
کیا خوف تجھکو گر تو گنہگار ہو گیا

عابد ۔ جناب حافظ احمد عبد القدیر صاحب

پہر یہین اوس پری کے گرفتار ہو گیا
گہر بیٹہے دل کو میرے یہ آزار ہو گیا

مقتول تیغ ابروے خمدار ہو گیا
یہ دل شہید کاکل دلدار ہو گیا

ارمان نکلے اس دل وحشت زدہ کے آج
سیراب خوب تشنہ دیدار ہو گیا

روز ازل سے عشق کا ایمان آپ کے
ناچیز کو نحیف کو آزار ہو گیا

عابد نہ پہوڑے سر کو تو پہر کیا کرے صنم
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

عیش ۔ جناب محمد شمس الدینخان صاحب ۔ تلمیذ حضرت بیدل

پہر مجھکو تیرے عشق کا آزار ہو گیا
پہر دل غم والم مین گرفتار ہو گیا

کس سے کرون شکایت بخت سیہ دون
دلدار اپنا تہا سو دل آزار ہو گیا

یوسف کے طرح لاکہ خریدار ہو گئے
ایکدن اگر گذر سر بازار ہو گیا

سنکر سوال وصل شش و پنج مین ہی
نکلا رہ مین جو اوس سے مین دوچار ہو گیا

وعدہ شب وصال کا کرکے جو تم نہ آئے
دل ہی ہمارا جینے سے بیزار ہو گیا

سننکی بات ہی جو کہی اپنی سرگذشت
آمادہ میرے قتل پہ وہ یار ہوگیا

جبتک وہ بت تہا اپنا فدائی بلی نبی تہا
بگڑا جو وہ تو حشر نمودار ہوگیا

کیون دلسے اوسکی خوف خدا اوٹہگیا تہا آج
زاہد شراب پیکے جو سرشار ہوگیا

عشق بتا نمین عیش بہلا مجہکو کیا ملا
رسوا جہان مین تو سر بازار ہوگیا

عطارد۔ جناب سعید بن علی صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحی

جب سے تمہارے عشق کا آزار ہوگیا
مین آفت و الم مین گرفتار ہوگیا

کیا خوف اسکو نار جہنم سے دوستو
پلہ پہ جسکے احمد مختار ہوگیا

شمس الضحی کا سب یہ عطارد طفیل ہے
ہر شعر قطعۂ خط گلزار ہوگیا

عازم۔ جناب محمد بندہ علی صاحب تلمیذ حضرت شعلہ

مفتون تیغ ابروئے خونخوار ہوگیا
مین اپنا سر کٹا کے سبکسار ہوگیا

جب بے نقاب چہرۂ دلدار ہوگیا
اک جلوہ طور کا سا نمودار ہوگیا

دل سے مرے خدنگ نظر پار ہوگیا
مین کشتۂ نگاہ رخ دلدار ہوگیا

پابند زلف و گیسوئے دلدار ہوگیا
اب چھوٹنا بہت مجھے دشوار ہوگیا

رسوا ذلیل ہوا خوار ہوگیا
مین دل لگی مین جان سے بیزار ہوگیا

قسمت نے دیکھیے کہ ہوا الٹا معاملہ
مین الفت مسیح مین بیمار ہوگیا

رضوان تیرے بہشت کو ہم لیکے کیا کرین
مدفن ہمارا کوچۂ دلدار ہوگیا

کیا یہ ہوگیا مجھے سودائے زلف یار
خود اپنے ہاتھ سے مین گرفتار ہوگیا

عازم کا حال ہجر مین اب پوچھیے ہو کیا
اسکو تو رنج و غم سے سروکار ہوگیا

عرب۔ جناب صالح بن احمد صاحب تلمیذ حضرت سیف

جب گرم تیرے حسن کا بازار ہوگیا
ہر ایک جان و دل سے خریدار ہوگیا

ہندیمین زُلف کے جو گرفتار ہوگیا — تا حشر اُسکا چھوٹنا دشوار ہوگیا
جلوہ نما جو بام پہ وہ یار ہوگیا — مشتاق مین بہی طالبِ دیدار ہوگیا
دل لیکے کیون مُکرتے ہو ہر خدا میل — کیا وجہ ہی جو وصل سی انکار ہوگیا
کیا ہو بیانِ غمِ شبِ فرقت کا دوستو — عالم میری نظر مین دہوان دہار ہوگیا
پہلو سے میرے اوٹہگیا ہوکر خفا وہ شوخ — بیتاب مین ہون دل میرا لاچار ہوگیا
ہے جوشِ نصیب تو ہی زمانے مین اے عرب — سرکارِ نظم مین جو جمعدار ہوگیا

۱۲۲ عتیق جناب ابو رضا مولوی سید محمد الوزار الدین صاحب تلمیذ حضرت آشفتہ

دلسے جو مصطفےٰ کا طلبگار ہوگیا — بس وہی خاص بندۂ غفار ہوگیا
حالت ہماری طیبہ مین بلوا کے پوچھیے — کیا کیا نہ ہم پہ احمد مختار ہوگیا
مولا کی یاد چہوڑ کے دو دنکی زیست پر — کیون اسطرح تو بندۂ دینار ہوگیا
واللیل اونکی زلف سی شرمندہ ہوگئی — والشمس مصطفا کا جو رخسار ہوگیا
دل اس جہانِ فانی سی اپنا اوٹہا عتیق — کیون مبتلائے قحبۂ مردار ہوگیا

۱۲۳ عاصی جناب مولوی سید عبد الرحمن صاحب تلمیذ حضرت حفیظ

شہرہ جو تیرے حُسن کا اے یار ہوگیا — یوسف ہزار دلسے خریدار ہوگیا
کیون روز شب یہہ دربے آزار ہوگیا — کیون تو مرا عدو بُتِ عیار ہوگیا
دشمن سے خوش ہین ہمسے ہین ناراض بیسبب — کیا آپکے مزاج کو سرکار ہوگیا
مجھ تشنہ لب کی پیاس بجہائی نہین گئی — بے آب تیرا خنجر خونخوار ہوگیا
آنکہین ہین اشکبار ہین دل اضطراب مین — کیسا یہہ میری جانکو آزار ہوگیا
سب دادخواہ حشر مین مایوس ہوگئے — اللہ ہی جو تو نکا طرفدار ہوگیا
اشکون کے ساتہہ غم سے لہو بہی بہگیا — مین کیا کہون کہ کیا دلِ بیمار ہوگیا
اک تم کہ ظلم کرتے ہو اور بیخطا ہی ہو — اک مین کہ بیخطا ہی گنہگار ہوگیا

آفت ہے تجھپہ کونسی کیون بیقرار ہے — کیا مجکو آج اے دل بیمار ہوگیا
عاصی مجھے ہے شافع محشر کا آسرا — کچھہ غم نہین ہے مین جو گنہگار ہوگیا

۱۲۴ عاصی - جناب مولوی غلام رسولخان صاحب تلمیذ حضرت محمود

یہہ دل فراق یار سے بیمار ہوگیا — جز وصل کے علاج بہی دشوار ہوگیا
بوسہ لیا لپٹ کے تو کہنے لگے وہ ترن — دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا
کیون ٹہوکرین لگا تا ہے زاہد سنبہل کے چل — پیتے ہی ایک جام کے سرشار ہوگیا
صوفی سے ایک جام جو مانگا تو شل ہوگا — بے ساختہ لڑائی کو تیار ہوگیا
اقرار وصل کر کے مکرتے ہو بار بار — دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا
بندہ ہین عشق کے ہمین مذہب سے کام کیا — کلمہ زبان پہ عشق کا ہر بار ہوگیا
عاصی ہے تیرا طالع قسمت بہی اوج پر — جب سے مدد پہ حیدر کرار ہوگیا

۱۲۵ عقیل - جناب محمد علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

جب سے یہہ دل تمھارا طلبگار ہوگیا — رسوا ہوا خراب ہوا خوار ہوگیا
آہ و بکا ہی نے مجھے بدنام کردیا — چرچا جو عشق کا سر بازار ہوگیا
واللہ ماہتاب بہی چہرہ سی یار کے — ہوکر مقابلہ مین نگونسار ہوگیا
تیر نگاہ یار کا اچھا نشانہ ہے — دل چہید کر جگر سے میرے پار ہوگیا
مرقد پہ میری آئی مین وہ بہر فاتحہ — محشر کا روز آج نمودار ہوگیا
ساقی نہ جام دے مئی انگور کا مجھے — دل میرا وصل یار سے سرشار ہوگیا
ہر روز وعدہ کرتے ہین آنیکا مجھ سے وہ — دل یار کے ستانے سے بیزار ہوگیا
فیض جناب حضرت کاشف سے ای عقیل — سینہ ہمارا مخزن اشعار ہوگیا

۱۲۶ عشقی - جناب غلام مصطفے صاحب

آنکھوں مین جلوہ گر جو رخ یار ہوگیا | مجھکو خدا کا پردے مین دیدار ہوگیا
آئینہ جبکہ یار سے دوچار ہوگیا | دلدادہ اپنا آپ ہی دلدار ہوگیا
رویا مین مجکو یار کا دیدار ہوگیا | خوابیدہ بخت ہی میرا بیدار ہوگیا
شیشی مین میری دلکے بہری ہی شراب عشق | سینہ میرا ہی خانۂ خمار ہوگیا
آباد ساقیا تیرا میخانہ بس رہے | مین ایک ہی پیالہ مین سرشار ہوگیا
آتا نظر ہی طور تجلی ظہور کا | جلوہ نما جو یار کا رخسار ہوگیا
نصرت خدا سے ہوگئی منصور کو نصیب | سر دیکے راہ عشق مین سردار ہوگیا
مرنا ہمارے واسطے ہے عین زندگی | جینا فراق یار مین دشوار ہوگیا
عشقی نہین ہی دلکو میری چین ایکدم | جب سے ہی عشق کا مجھے آزار ہوگیا

عزم - جناب علی بن لوبکر صاحب تلمیذ حضرت لائق

جب سے کہ دلکو عشق رخ یار ہوگیا | رنج و فراق و غم مین گرفتار ہوگیا
تو خوبصور تو نکلا جو سردار ہوگیا | مین اپنی جبر تو نکلا جو جمعدار ہوگیا
رویا کیا جو اوس دُرِ دندانکی یاد مین | دیدہ ہی میرا ابرِ گہربار ہوگیا
ٹیڑہی جگہہ پہنسا ہے رہائی محال ہے | دل دامِ زلف مین جو گرفتار ہوگیا
اچہی نہین ہے آپکی ضد چھوڑ دو اسے | دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا
عزم حزین کو جلد عرب مین بلائے | یا مصطفےٰ یہہ دوری سے لاچار ہوگیا

عفیف - جناب میر نصر اللہ صاحب تلمیذ حضرت کیف

جب سامنے وہ میرے طرحدار ہوگیا | دل اوسکے گیسوؤن مین گرفتار ہوگیا
بوسہ طلب کیا تو وہ کہتے ہین ناز سے | دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا
جوبن دکہایا جام مین بنت عنب نے جب | زاہد بہی اوسکا دلسے خریدار ہوگیا
ہے اختلاف دیکہی قسمت کا کسقدر | نادان ہوا کوئی کوئی ہوشیار ہوگیا

کچھ کارگر علاج مسیحا نہین ہوا / رخصت جہان سے عشق کا بیمار ہوگیا
مرغ خرد دماغ سے پرواز کر گیا / جب روبرو وہ میرے طرحدار ہوگیا
سودائی عشق گیسو و رخسار یار مین / کافر ہوا کوئی کوئی دیندار ہوگیا
اوس سیم تن کے عشق مین سب زر لٹا دیا / اب تو عفیف مفلس و نادار ہوگیا

۱۲۹ عتیق - ابو رضا جناب محمد انوار الدین صاحب تلمیذ حضرت شفق

جو مدح خوان احمد مختار ہوگیا / داخل بہ بزم سید ابرار ہوگیا
جبریل تہک گئے دم پرواز یا نبی / گرم خرام جب ترا رہوار ہوگیا
اعجاز احمدی سے مسلمان ہوگئے یہود / بوجہل کو پر آپ سے انکار ہوگیا
توریت دیکھ دیکھ کے راہب نے دی خبر / پیدا جہان مین احمد مختار ہوگیا
آنکھون سے میرے ہجر جناب رسول مین / ٹپکا جو اشک گوہر شہوار ہوگیا
جبریل بولا مہر نبوت کو دیکھکر / مختار سب کا احمد مختار ہوگیا
دونون جہان کی مل گئی دولت تجھے عتیق / سرکار دو جہان کا جو دیدار ہوگیا

۱۳۰ غریق - جناب محمد عظیم الدین صاحب تلمیذ حضرت خلیق

شافع جو میرا احمد مختار ہوگیا / بے فکر معصیت سے گنہگار ہوگیا
جلدی سے لو خبر غم فرقت مین آن کر / کیا کیا نہ ہم پہ احمد مختار ہوگیا
کسطرح صبر آئے وہ کیونکر جیا کرے / جو کوئی تیرا عاشق رخسار ہوگیا
ہے بدنصیب بندگی حق جو چھوڑ کر / افسوس بندۂ زر و دینار ہوگیا
کیا خوف مجھکو قبر کا او حشر کا غریق / جب پیر دستگیر مددگار ہوگیا

۱۳۱ غلام - جناب سید غلام حسین صاحب چشتی نظامی تلمیذ حضرت بیدل

میرا گذر جو جانب گلزار ہوگیا / بن تیرے میری آنکھ مین وہ خار ہوگیا

ظلم و ستم ہوا کہ کرم کی نگاہ ہو
بیدام مین تو بندۂ سرکار ہوگیا

عشاق لاکہہ ہون مگر اتنا تو غور کر
ان سب مین کون تیرا وفادار ہوگیا

تیرِ نظر جو آپکا آیا میرے طرف
دل کے بہی اور جگر کے بہی وہ پار ہوگیا

ناصح نہین ہے باغ ارم کی مجھے خوشی
داغون نے سینۂ غیرتِ گلزار ہوگیا

جینا بہی اب وبال ہے مجھ ناتوان کو
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

تیرِ نگاہ دلمین جگر مین مژہ کے خار
فرقت مین چشم یار کے بیمار ہوگیا

اللہ کا بھروسہ ہے دنیا و دین مین
دونو جہان مین وہ ہی مددگار ہوگیا

ہے یہہ طفیل حضرتِ بیدل کا ای غلام
ہر شعر حسن معنی سے گلزار ہوگیا

۱۳۲ غریق - جناب سید محمد ملتانی پادشاہ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

یا پیر یاد کیجئے بغداد مین مجھے
دل میرا یہان کے رہنے سے بیزار ہوگیا

ہمت ہی مجھکو حشر مین آپ ہی کی مصطفے
کیا خوف ہے اگر مین گنہگار ہوگیا

تہا قصد شعر لکہون بہت اس زمین مین
کم فرصتی سے آہ مین ناچار ہوگیا

کاکل کا عشق چھوڑ دیا عشق زلف کا
کافر تہا پہلے جو کہ وہ دیندار ہوگیا

حیرت ہوی تمام کو یہ حال دیکہکر
تو یہ شکن جو عابد مکار ہوگیا

چاہِ ذقن کی چاہ مین ڈوبا جو ای غریق
گویا غریق قلزمِ ذخار ہوگیا

۱۳۳ غضنفر جناب ابو الطالب محمد اسد اللہ صاحب تلمیذ حضرت مخمور

پہر دل تو انکا طالبِ دیدار ہوگیا
پہر مٹ کے بیٹھے جانکو آزار ہوگیا

کیا کیا ترے فراق مین ای یار ہوگیا
یہہ انتہا ہے جان سے بیزار ہوگیا

آیا نہ قاصد اور نہ لایا جواب خط
شاید کہ وہ بہی اوسکا طرفدار ہوگیا

بیطور طور پر ہے دل بیقرار کا
عشق بتان کا پہر اسے آزار ہوگیا

طوف حرم تمہین کو مبارک ہو زاہدو
کعبہ ہمارا کوچۂ دلدار ہوگیا

روکر جنازے پر میرے کہنا کسیکا ہائے — اب جینا تیرے ہجر مین دشوار ہوگیا
کب تک سنبھالون دلکو الٰہی مین کیا کرون — بچنا فراق یار مین دشوار ہوگیا
لپٹا جو وصل مین تو لگے کہنے ناز سے — دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا
کیا عرض کیجئے دل وحشت زدہ کا حال — پہر اونکے گیسوؤن مین گرفتار ہوگیا
مہمان کسکے رات کو تھے دیکھو آئینا — چہرہ اودا اس کیون ترے سرکار ہوگیا
جھنجھلاکے وصل مین وہ غضنفر یہ کہتے ہین — دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

غریبؔ [۱۳۴] - جناب مرزا اعظم بیگ صاحب تلمیذ حضرت غلام

جس سمت سے گذر تیرا ای یار ہوگیا — وہ دشت تیرے آنے سے گلزار ہوگیا
آئے کبھی نہ میرے عیادت کیواسطے — عاشق تمہاری ہجر مین بیمار ہوگیا
شیدا تمہاری کیا ہوئے ای رشک آفتاب — قصہ ہمارا بر سر بازار ہوگیا
محشر کا خوف اوسکو تو بالکل نہین رہا — جسکا وسیلہ احمد مختار ہوگیا
بے حد ہی آجکل تو پریشان ای غریب — کس مہ جبین کے عشق کا آزار ہوگیا

فرخؔ [۱۳۵] - جناب میر فرخ علیخان صاحب تلمیذ حضرت غلام

واللہ تو تو ایسا طرحدار ہوگیا — دل سے ہر ایک تیرا خریدار ہوگیا
محشر کے روز بخشش امت کیواسطے — ضامن ہمارا احمد مختار ہوگیا
کچھ ہوا دہر نگاہ کرم آصف دکن — فرخ تمہارے در کا نمکخوار ہوگیا

فائقؔ [۱۳۶] - جناب محمد محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت ضیا

آتی نہین اجل جو خفا یار ہوگیا — مرنا بھی مجھکو ہجر مین دشوار ہوگیا
اللہ رے طبیعت جانانکی نازکی — رنگ حنا بھی اونکو گرانبار ہوگیا

پھر آج اپنے قول و قسم سے وہ پھر گئے — اقرار وصل ہو کے پھر انکار ہو گیا
کافر ہوے سب اوس بت بیدرد کے عشق مین — گردن مین زاہدونکی بہی زنار ہو گیا
سمجہا خدا کا نور مین اوس بت کو دیکہکر — جب وقت نزع یار کا دیدار ہو گیا
ایسا لگاؤ تیر کہ کہٹکا کرے مدام — کیا لطف کیا مزا ہے اگر پار ہو گیا
کہتا ہے مجہسے دل میرا قاتل کو دیکہکر — جام حیات اب تیرا سرشار ہو گیا
اوٹہنے دیا بٹہا کے نہ فایق کو مصحفی — ایسا جما کہ سنگ در یار ہو گیا

فنا - جناب امیر علی صاحب تلمیذ حضرت بسمل

زلفون مین ہائے کیسکے گرفتار ہو گیا — اب چہوٹنا دلا تیرا دشوار ہو گیا
بیشک حرام آتش دوزخ ہے اسپہ جو — دلسے غلام احمد مختار ہو گیا
دو چار پیالے بادۂ احمر کے جب پئے — زاہد کی آنکہہ کہل گئی ہشیار ہو گیا
مین منتظر ہون اونکا کہ ایکبار دیکہ لون — کہتے ہین سب کفن تیرا تیار ہو گیا
دو دن کی زندگی ہے فنا سبکو اوٹہلے — ہر کوی آگے موت کے لاچار ہو گیا

فضل - جناب محمد عبد المقتدر صاحب صدیقی حسینی

برگشتہ جبسے مجہسے میرا یار ہو گیا — دیوانہ وار مین سر بازار ہو گیا
کرد و معاف وصل مین جو کچہہ خطا ہوی — جو ہو گیا قصور وہ اکبار ہو گیا
کمبخت دشمنون نے کچہہ ایسا ہین کیا — جو کچہہ کہا تہا ہنر وہ بیکار ہو گیا
اب دیکہنے کی تاب نہین موت جلد آ — مطلوب میرا طالب اغیار ہو گیا
امید کس سے رکہون وفا کی مین آجکل — سمجہا جسے مسیح ستمگار ہو گیا
عشق بتان مین اسکے سوا کیا ملا مجہے — رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا
یا مصطفےٰ مدینہ مین اب جلد لو بلا — واللہ اس دکن سے مین بیزار ہو گیا
حب نبی کے داغ ہین کچہہ گل سے کم نہین — سینہ ہمارا عشق مین گلزار ہو گیا

کیا ڈر ہی مجہکو حشر کا فضل رسول سی	شافع ہمارا احمد مختار ہو گیا

فائق - جناب میر ناصر علیصاحب تلمیذ حضرت یاور

کچہ ایسا مضطرب یہ دل زار ہو گیا	سیماب جسکے رشک سی لاچار ہو گیا
پیچیدہ جبکہ کاکل دلدار ہو گیا	تیر نظر جگر کے وہین پار ہو گیا
ارمان بہری ہین دلمین نہ کیونکر ابہی حضور	دل اُنکے ستانے سے بیزار ہو گیا
لیلی کی یاد مین ہوا مجنون کا ماجرا	پیاسا لہو کا دشت مین ہر خار ہو گیا
وہ شوق دید اور او منگین کہان گئین	کیا انقلاب گردش رفتار ہو گیا
یارب سدا بلند ہو اقبال آصفی	فائق وظیفہ تیرا یہہ ہربار ہو گیا

فضل - جناب ابو الفضل محمد فضل حق صاحب تلمیذ حضرت بیدل

مرقد مین اونکو دیکہہ کے ہشیار ہو گیا	یہ بہی ہوا کہ آخری دیدار ہو گیا
لو گرم مغفرت کا وہ بازار ہو گیا	مختار سب کا احمد مختار ہو گیا
تنور معصیت تہا جو مدت سی شعلہ زن	رحمت کے ایک چہینٹے سے بیکار ہو گیا
تو نے میانہ خاک اوڑا میرے مالیر	قاصد تو جا کے اونکا طرفدار ہو گیا
آتی ہی لوٹ ہے یار ہر ایک داغ سی	ہر داغ دل سیراہمین یار ہو گیا
خنجر اوٹہائے اور ہی وہ مجہہ سی تن گیا	مین سر جہکا کے اور گنہگار ہو گیا
اے رہروان منزل مقصود کچہ خبر	مین درد دل سی اور ہی لاچار ہو گیا
ہے مغفرت ہماری لئے خاص راہ دا	بخشا گیا وہی جو خطاوار ہو گیا
خالی نہین ہے اونکی جلوہ سے کوئی شے	جس شئے کو دیکہا اونکا دیدار ہو گیا
سو جائے فضل حق تو کچہ آرام ہی ملے	عاجز بہت یہ بندۂ سرکار ہو گیا

فروغ - جناب محمد عبد الولی صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

محفل مین خوب مجمعِ اغیار ہوگیا
یہ آپکا مکان نہین بازار ہوگیا

جسدم وہ عشوہ گردمِ رفتار ہوگیا
فتنہ مثالِ حشر نمودار ہوگیا

رنج و غم و الم مین گرفتار ہوگیا
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

مشتاق اسکو دید کے رہتے ہین مہر و ماہ
ایسا جہان مین کون طرحدار ہوگیا

رہتا ہے صبح سے ترے کوچے مین شام تک
عاشق ہے یا کہ سایۂ دیوار ہوگیا

اب چھوٹنا محال ہوا اس کمند سے
دل کو خیال گیسوے خمدار ہوگیا

یہان تک ترے مریض کو ہے شدتِ مرض
اب اوٹھنا بیٹھنا اوسے دشوار ہوگیا

کچھ بھی نہ فائدہ مجھے لئے سے ہوا مگر
طاعت سے اِن بتون کی گنہگار ہوگیا

اکدن تو لیجئے خبر اس خستہ حال کی
عاشق تمہارے ہجر مین بیمار ہوگیا

لے لے کے نقدِ دل کو خریدار آئے ہین
کوچہ تمہارا مصر کا بازار ہوگیا

اچھا نہ ایکدن بھی رہا ہی فروغ مین
جب سے کہ مجھکو عشق کا آزار ہوگیا

۱۴۲

فاتح - جناب فتح محمد صاحب تلمیذ حضرت نامی

جلوہ فزا جو کوٹھے پہ وہ یار ہوگیا
گویا ہلالِ عید نمودار ہوگیا

غصے ہوئے بگڑ گئے اوٹھے چلے گئے
اوسنے مین وعدہ کا جو طلبگار ہوگیا

رہتا ہون زلف و رخ کے تصور مین رات دن
جھگڑون مین رات دن کے گرفتار ہوگیا

ابتک بھی اوسکے دلمین نہین میری کچھ جگہ
رسوا ہوا مین جسکے لئے خوار ہوگیا

فاتح ہمارا اونکا بنے کس طرح ملاپ
وہ آج پھر بگڑ گئے انکار ہوگیا

فغفور - جناب ابوالخیر میر سعادت علی صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

عشق بتان کا پھر مجھے آزار ہوگیا
آفت مین پھر میرا دل بیمار ہوگیا

واعظ تو سیرِ خلدِ برین سے نزار ہو
مسکن ہمارا کوچہ دلدار ہوگیا

سودا بتون کے عشق کا پھر ہوگیا مجھے
پھر مین بتون کا دل سے خریدار ہوگیا

تیغ نگاہ یار کی شوخی کو دیکھکر
امیدوار قتل دل زار ہوگیا

ہردم بری نگاہ سے کیون دیکھتے ہو تم
بندہ تمہارے سامنے کیون خوار ہوگیا

اپنی خودی سے ہوگیا عالم مین بیخبر
راز درون سے جو کہ خبردار ہوگیا

اغیار لوٹتی ہین مزی تیرے وصل کے
مین ایکبوسہ لیکے گنہگار ہوگیا

اللہ رے توجہ پیر مغان کا فیض
سنتے ہین اب تو شیخ بھی میخوار ہوگیا

کیا پوچھتے ہو حضرت فغفور دل کا حال
محو لقائے یار طرحدار ہوگیا

فہم - جناب مولوی ابو الحلم میر قمر الدین صاحب تلمیذ حضرت ترکی

چھوڑو خدا کیواسطے بس پیار ہوگیا
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

بولے جھجک کے ہات بڑہایا جو وصل مین
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

کہتے ہین فہم سے وہ شب وصل رو رو کر
دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

فخر - جناب ابو الفخر سید فخر الدین صاحب جنبلی تلمیذ حضرت کاشف

ساقی ہی مے ہے ابر ہے مینا ہی باغ ہی
اب ہم بفضل حضرت غفار ہوگیا

سنتا ہو ہے کان ادہر کے میری عرض حال
کچھ اندنون رحیم وہ دلدار ہوگیا

اون تک محمد فخر اتکو پہونچا دیا ہمین
دشمن ہمارا آج نکو کار ہوگیا

فوق - جناب حبیب علی صاحب

دل زلف مین جو اونکی گرفتار ہوگیا
خستہ ہوا ذلیل ہوا خوار ہوگیا

بوسہ طلب جو مین نے کیا انسے یون کہا
دل آپکی ستانے سے بیزار ہوگیا

فتح و ظفر نظام کو حاصل مدام ہے
حامی خود اوسکا حیدر کرار ہوگیا

ای فوق ہجر یار کی تحریر کیا ضرور
عالم مین تیرے عشق کا اظہار ہوگیا

فاخر۔ جناب میر نظام الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

یہہ دل ہمارا ہجر مین بیمار ہوگیا ۔ ہو وصل یار جینا بہی دشوار ہوگیا

خواہش نہین چراغ کی تربت پہ ہجر آج ۔ فرقت کا داغ دل پہ نمودار ہوگیا

ایسا مریض ہو مین غم ہجر یار سے ۔ لقمان مرے علاج سے ناچار ہوگیا

مے چاہیے او سے نہ اوسے چاہیے خمار ۔ فاخر تمہاری عشق مین سرشار ہوگیا

فریس۔ جناب شیخ عبدالقادر صاحب تلمیذ حضرت کاشف

مجہہ سے جدا جو یار وفادار ہوگیا ۔ دل میرا آہ مجمع افکار ہوگیا

کرتا تہا مسجدون مین یہہ ہر دم خدا خدا ۔ کیون بت پرست زاہد بدکار ہوگیا

اچہا نہین ہی چہیڑنا ہر دم کا دیکہیے ۔ دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

فرقت مین شعلہ رو کی جل جل کی رات دن ۔ دل مرا مثل آہ شرربار ہوگیا

اوس بے نیاز پاک کی رحمت کو دیکہیے ۔ فاسق جو تہا وہ آج نکوکار ہوگیا

اکر ملو خدا کے لئے تم فریس سے ۔ بالکل تپ جدائی سے ناچار ہوگیا

فرید۔ ابوالفرد جناب مولوی شیخ فریدالدین صاحب

جب سے خیال گیسوی خمدار ہوگیا ۔ دل میرا اک بلا مین گرفتار ہوگیا

کی تہا پائی وصل ہین مین نے تو بولا ۔ دل آپ کے ستانے سی بیزار ہوگیا

بہر خدا لو رحم کر اب حال پر میرے ۔ مین جان و دل سے تجہپہ فدا یار ہوگیا

فرید۔ جناب خواجہ محمد فریدالدین خانصاحب تلمیذ حضرت شاد

افسانہ دلکا سنکے وہ کہتا ہی مجہ سے شوخ ۔ پچتاہا اے کے دل تیرا بیزار ہوگیا

وہ یاد کرتے ہین مجہے آتی ہین ہچکیان ۔ یہ دل ہی دلمین ایک نیا تار ہوگیا

بیہوش تہا جمال خدا داد دیکہکر ۔ انچل کا سایہ پڑتے ہی ہشیار ہوگیا

اغیار مین وہ بیٹھتے مین جا کے روز و شب
مین صرف پوچھنے سے گنہگار ہو گیا

کیا خوب خواب تھا کہ پڑے تھے مزار مین
ٹھوکر کے ساتھ حشر نمودار ہو گیا

ساغر سے آپ کر کے وضو یار سا بنے
مین ایک گھونٹ پیکے گنہگار ہو گیا

طاقت نہین ہے ضبط کی مجھہ بد نصیب مین
دل انکو ستانے سے بیزار ہو گیا

زانو پہ سر مرادہ لئے غم سے کہتے ہین
ہے ہے فرید مرنے کو تیار ہو گیا

۱۵۱ فرحت - جناب بالا پرشاد صاحب صبا تلمیذ حضرت مہدی

اوس دلربا کے ہجر سے دل زار ہو گیا
کھائے ہین ایسے داغ کہ گلزار ہو گیا

چرچا ہے حسن و ناز کا انداز کا بہت
اب گرم انکے حسن کا بازار ہو گیا

مانگا جو ایک بوسہ تو بگڑے شب وصال
ناحق سوال کر کے گنہگار ہو گیا

دیکھین طبیب انکا کرینگے علاج کیا
جنپر نگاہ ناز کا اک وار ہو گیا

کمبخت عشق نے مجھے کیا کیا تباہ
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا

فرحت یہ ٹالنے سے ٹلیگا نہ عمر بھر
غم آپکے گلے کا اب ہار ہو گیا

۱۵۲ فیض - جناب ابوالخیر غلام جیلانی صاحب صبا تلمیذ حضرت آتش

سامان میکشی کا جو تیار ہو گیا
جنت سے بڑھکے دامن کہسار ہو گیا

لو دل کسی حسین پہ اب زار ہو گیا
اسکو نیا مرض نیا آزار ہو گیا

جور و ستم پہ اپنی پشیمان وہ ہو گئے
احوال زار دل کا جو اظہار ہو گیا

اوس سے چھٹی نہ شرکت محفل اگرچہ فیض
رسوا تمہاری بزم مین سو بار ہو گیا

۱۵۳ فدوی - جناب کملا پت پرتاب تلمیذ حضرت حشم

دل اُنکو ستانے سے بیزار ہو گیا
اب مین قریب موت کے سرکار ہو گیا

بخت آجکل تو میرا بھی بیدار ہوگیا
دیکھو وہ یار وصل پہ تیار ہوگیا

اوس ماہرو پہ جب سے کہ شیدا ہوا ہے دل
کہا کہا کے غم وہ ہجر مین غمخوار ہوگیا

گر ہو نہ وصل جو وصل کی ارمان ہی ہی
عاشق تو تمنائے جان نثاری یار ہوگیا

ہمنے تو صرف ایک ہی بوسہ طلب کیا
اسکا بھی دینا آپکو ایک بار ہوگیا

ایجان میری گریہ و زاری پہ رحم کر
یہہ دیدہ اشکبار تہا خونبار ہوگیا

دل پر پڑین گی دیکہو تو کیا کیا مصیبتین
زلف سیہ مین بت کے گرفتار ہوگیا

باد صبا نے کانپین فدوی کے یہ کہا
لو وصل پر وہ یار لو تیار ہوگیا

۱۵۴ قائل - جناب ظہور الدین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

یان صدمۂ فراق تہا وہان ہجو کے لئے
مین خار ہوگیا تو عدو خوار ہوگیا

عنوان خط تہا حرف تمنا فقط مگر
لکہنے جو بیٹہا دفتر و طومار ہوگیا

ایدل نہ بن خدا کیلئے آستین کا سانپ
دشمن بھی میرے حال پہ غمخوار ہوگیا

ناطاقتی سے شل جو ہوا پائے آرزو
دست امید ضعف سے بیکار ہوگیا

وابستہ خیال کوئی اتحاد ہو
عیسی جو وہ ہوا تو مین بیمار ہوگیا

۱۵۵ قول - جناب سید علی صاحب تلمیذ حضرت میکش

دل پھر بلائے غم مین گرفتار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے عشق کا آزار ہوگیا

کیا لطف تہا کہ یار بھی رقیبونکو سانجھ
آج اوس پری سے وصل کا اقرار ہوگیا

جب چار آنکھہ اوس بت عیار سے ہوے
تیر نظر جگر کے میری پار ہوگیا

مدت سے اشتیاق تہا اوس مہ کا مجہو
بیساختہ جہرو کہ سے دیدار ہوگیا

پھر آیا خواب مین میری وہ دلبر حسین
خوابیدہ بخت پھر میرا بیدار ہوگیا

وقت اسیری آنکہہ مین کس غل کا دہیان تہا
لوہے کا طوق بہی لو تما ایک ہار ہوگیا

قول حزین لشوق لقائے محمدی
داخل پہ بزم حیدر کرار ہوگیا

قاسم - جناب میر قاسم علی صاحب - تلمیذ حضرت بخشی

دل جب نگاہِ یار سے دوچار ہو گیا
ایک تیر تھا ادہر سے اودہر پار ہو گیا

باقی ہے ایک جان یہ بھی پاس لیجئے
بندہ خود آپکا یہہ دل آزار ہو گیا

سچ ہے بتونکی عشق نے کافر بنا دیا
آخر کو زیبِ تن میرے زنار ہو گیا

مونس تھا ایکدل ہوا اب وہ بھی بیوفا
کیسا رفیق در پئے آزار ہو گیا

کبتک اوٹھاؤن مین شبِ فرقت کی ایذائین
دل آپکے ستانے سے بیزار ہو گیا

اک وقت میرے آکے مسیحا خبر نہ لی
آخر قریبِ مرگ یہہ بیمار ہو گیا

جانب سے میرے کچھ تو عدو نے لگا دیا
آمادہ پھر جفا پہ ستمگار ہو غضب

رہتا ہون روز خواب مین محو جمال یار
جب آنکھ بند ہو گئی دیدار ہو گیا

روتا ہے روز اسکے ستم سے مرا دل
ناصح بھی اندنون میرا غمخوار ہو گیا

قاسم کو دختِ رز سے محبت جو ہو گئی
دعوے تھا پارسائی کا میخوار ہو گیا

قمر - جناب رحمت حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

دل مبتلائے گیسوئے خمدار ہو گیا
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہو گیا

سمجھے تھے جسکو یار وہ عیار ہو گیا
دلدار رفتہ رفتہ دل آزار ہو گیا

بحرِ کرم جو موجزن اکبار ہو گیا
آتشکدہ خلیل کا گلزار ہو گیا

جس دلکو عشقِ احمدِ مختار ہو گیا
وہ نورِ حق سے مطلع الانوار ہو گیا

اندوہ و یاس و درد و قلق کا ہجوم ہے
جینا مجھے فراق مین دشوار ہو گیا

مرکر اوٹھین گے کوچۂ جانان سے اب تو ہم
گھر اپنا یار کے پسِ دیوار ہو گیا

یہہ کیا کہ بات بات پہ مجھسے بگڑتے ہو
کیسا مزاج آپکا سرکار ہو گیا

صدمہ فراق کا ہے کبھی رشک غیر کا
دل روز کے ستانے سے بیزار ہو گیا

جاگا نصیب اب تو شبِ وصل اے قمر
وہ شوخ خواب ناز سے بیدار ہو گیا

دستِ ہوس بڑہا تو اونھے کہا کہ واہ
کم ظرف ایک جام مین سرشار ہو گیا

کام آئی کچھ نہ رخنہ گری جذب دل تری
پھر بند آج روزنِ دیوار ہوگیا

قدیر۔ جناب حاجی محمد عبدالقدیر خانصاحب تلمیذ حضرت تخیل

دل مبتلائے غبغب دلدار ہوگیا
چاہِ ذقن مین قید گرفتار ہوگیا

کس گلبدن کے عشق کا آزار ہوگیا
رسوا قدیر جو سر بازار ہوگیا

رکھدو گلے پہ خنجرِ خونخوار دلربا
دل آپ کے ستانیسے بیزار ہوگیا

اللہ یہ ہی خوبیٔ قسمت ہے دیکھنا
اقرار وصل کرکے پھر انکار ہوگیا

مرقد پہ مری آکے وہ کہتے ہین نازسے
رخصت جہانسے کسکا طلبگار ہوگیا

کب تک سہون الہی یہ جورِ بتانِ شوخ
مرنا تو مرنا جینا بھی دشوار ہوگیا

صورت کو تری دیکھکے کہتے ہین وہ قدیر
الفت کا کسکے تجکو یہ آزار ہوگیا

قلب۔ جناب ابوالاعظم سید حبیب اللہ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

پرسش نہوگی حشر مین اپنے گناہ کی
شافع ہمارا احمد مختار ہوگیا

احمد بھی ہے کریم خدا بھی رحیم ہے
کیا خوف مجکو مین جو گنہگار ہوگیا

الکرم نجات ملگئی فضل خدا سے آج
جب وردِ نام حیدرِ کرار ہوگیا

تقدیر کی برائی ہے کس سے گلا کرین
ایفائے وصل سے انہین انکار ہوگیا

قیصر۔ جناب سید احمد اللہ صاحب

سوتا تہا بخت میرا وہ بیدار ہوگیا
قاتل جو قتل پر مرے تیار ہوگیا

الفت مین کس کے ہنسی ہے سیکڑون ستم
یارب یہ کس کے عشق کا آزار ہوگیا

کیون اضطراب ہے تمہین ای جان بیقرار
کیا اور سے بہی وصل کا اقرار ہوگیا

یوسف کیطرح لاکھون ہین موجود ہر گھڑی
کوچہ تمہارا مصر کا بازار ہوگیا

جا کر حضور سے کوئی کہدے بصد ادب
قیصر غلام آپکا سرکار ہوگیا

قیصر[١٦١] - جناب محمد محبوب صاحب تلمیذ حضرت صولت

فرقت مین تیرے ایسا مین لاچار ہوگیا
اوٹھنا زمین سے مجھے دشوار ہوگیا

کوئی سگانِ یار یہ کہدے پکار کے
رخصت جہان سے تیرا طلبگار ہوگیا

کبتک سنبھالون آہ دلِ وحشی کو گر گیا
جینا فراقِ یار مین دشوار ہوگیا

کرب[١٦٢] - جناب برہان الدین احمد صاحب

ہمن عشق مین جو انکے بیمار ہوگیا
کہتے ہین لوگ کیا اُسے آزار ہوگیا

تیرِ نگاہِ یار کا جب وار ہوگیا
کشتون کے پشتے لاشون کا انبار ہوگیا

کچھ ہمکو دین کی ہی فکر نہ دنیا کا ہی خیال
جینا تمہارے عشق مین دشوار ہوگیا

ممکن نہین کہ پائے شفا وہ کسی طرح
جس شخص کو کہ عشق کا آزار ہوگیا

بس اے فلک نہ مجھکو زیادہ تباہ کر
مین آہ تیرے ظلم سے لاچار ہوگیا

اس سے زیادہ آپکا شکوہ مین کیا کرون
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

دل کر رہا تھا سیر تیرے باغِ حسن کی
زلفین جو رخ پہ بکھرین گرفتار ہوگیا

کی غیر پر جو تونے عنایت کی وان نظر
یہان تیر سا جگر کے میرے پار ہوگیا

بیمار ہوگیا ہی تیرا اسقدر نحیف
کانٹا سا سوکھ کر کے تن زار ہوگیا

غصہ کو تھوک دیجیے بس جانے دیجیے
خنجر کا رنگ ایکدم گلنار ہوگیا

اتنی اوٹھائی رنج کہ عاجز ہوا کرب
اب کیا کرے بیچارہ وہ لاچار ہوگیا

کرم[١٦٣] - جناب راجہ بھگوان سہائے بہا - تلمیذ حضرت ظہیر

پھر آج کا خلاف جو اقرار ہوگیا
شاید خیال رنجش اغیار ہوگیا

جان کہو کے بہی تو دیکہنا دشوار ہوگیا
کتنا گران یہ حسن کا بازار ہوگیا

زاہد جسی تو کہتا تہا قہار حشر مین
دیکہا جیہر لئے وہی غفار ہوگیا

پیر مغان کی کیسی کرامت ہی یکہنا
زاہد سا دیندار بہی میخوار ہوگیا

یک تہی سبیل دید کی وہ بہی چلی گئی
سنتے ہین سد روزن دیوار ہوگیا

کہنا تیرا جہڑک کے شب وصال مین کچہ
بتلا تو کیون گلے کا مرے ہار ہوگیا

ایفا کے حال سے بہی خبر ہو تجہی کرم
یا خوش ہی اسپہ ہی کہ بس اقرار ہوگیا

١٦٤ کفیل - جناب سید غوث محی الدین صاحب - تلمیذ حضرت کاشف

ابرو کشیدہ آج جو دلدار ہوگیا
جلاد میرے قتل پہ تیار ہوگیا

سوجہا نہ کچہ علاج مرا تجکو ای مسیح
گو مین عدم کے جانے کو تیار ہوگیا

تیرے نظر سے گرگیا محفل مین کل جو مین
دشمن کے بہی نظر مین سبکسار ہوگیا

روز ازل سے منع ہر شخص کیلیے
دیکہو کفیل زرقکا غفار ہوگیا

١٦٥ کشور - جناب کشور علی صاحب - تلمیذ حضرت علام

کوئی تو جلوہ گر ہے تن آدمی مین جو
حسن بشر بشر کا دل آزار ہوگیا

اب دل سے چوٹین جو کہی کہائی نہ جائینگی
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

کشور نشان مٹا دیا ظالم نے ایسا آج
مرقد میرا زمین کے ہموار ہوگیا

١٦٦ کسیف - جناب محمد نظام الدین صاحب - تلمیذ حضرت کاشف

باغ جہان سے کام نہ فردوس سے غرض
مسکن ہمارا کوچۂ دلدار ہوگیا

شرم کے چاند ابر کے پردہ مین جا چھپا
جب جلوہ گر مرا بت عیار ہوگیا

مشکل نہین ہے منزل راہ عدم کسیف
آگاہ ہمارا قافلہ سالار ہوگیا

کوثرؔ[۱۶۴] - جناب میر کوثر علی صاحب تلمیذ حضرت مہدی

مائل کسی حسین پہ دل زار ہوگیا
ناحق مین فیلِ غم مین گرفتار ہوگیا

گلبن کہل کے غم سے جسم مرا زار ہوگیا
گل تہا مگر فراق مین یہہ خار ہوگیا

حالت عجیب ہی تیرے بیمار ہجر کی
اچہا کبہی ہوا کبہی بیمار ہوگیا

مدت سے میرے سینہ مین رہ رہ گئی تہی غم
دلکا جگر کا جان کا مختار ہوگیا

حورونکا نام سن کے وہ مجہسے مین بدگمان
مین ذکر غلط کرکے گنہگار ہوگیا

آنکہے آئے ہوتے مجہے اسکا غم نہین
مین آپ اپنے جینے سے بیزار ہوگیا

گہر کرلیا ہے دل مین تو بت نے خدا کی شان
کعبہ ہمارا مسکن کفار ہوگیا

اب کی بہار مین یہہ شگوفہ نیا کہلا
طوق جنون گلے کا میرے ہار ہوگیا

کوثر گئے معا پہ یہہ اوس شوخ نے کہا
جی تیری یہہ چہیڑ چہاڑ سے بیزار ہوگیا

گلؔ[۱۶۵] - جناب ابو الضیا عمر بن عبد الکریم - تلمیذ حضرت لائق

جب سے تمہارے عشق کا آزار ہوگیا
دل آفت و بلا مین گرفتار ہوگیا

جب سے جدا تو او بت عیار ہوگیا
دل درد و رنج و غم مین گرفتار ہوگیا

دنیا مین اور لحد مین قیامت مین خوف کیا
اپنا شفیع احمدِ مختار ہوگیا

قاتل اگر ہے تیغ بکف تو ہوا کرے
مین بہی تو اپنے جینے سے بیزار ہوگیا

اے شاہ میرے میری پریشانی دور کر
مین فکر روزگار سے لاچار ہوگیا

ہر شخص تیرے دید کا اے مظہرِ خدا
موسیٰ کیطرح طالبِ دیدار ہوگیا

متوالی چال پر ترے قربان ہے جان و دل
تجہپر نثار دل ہر بار ہوگیا

بوسہ لیا تو کہتے مین مجکو چہیڑ کیون
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

رازِ رقیب مجہسے چہپا ہی تو کیا ہوا
چہرہ سے صاف آپکے اظہار ہوگیا

اچہی مزے تہی خواب مین اوس سے لگا کہے تہے
کمبخت ہی نصیب جو ہوشیار ہوگیا

اے گل شبِ فراق مین کوئی نہ تہا انیس
ہان ایک دردِ دل مرا غمخوار ہوگیا

۱۹۳ واثق - جناب سید نظام الدین صاحب تلمیذ حضرت لائق

عشق نبی کا دل جو خریدار ہوگیا
دنیا کے کاروبار سے بیکار ہوگیا

کیا کاروانِ امتِ عاصی کو خوف ہے
حق کا حبیب قافلہ سالار ہوگیا

لو جلد یا نبی مری بہر خدا خبر
دل آپکی جدائی سے بیمار ہوگیا

تیور چڑہا کے غصہ سے کہنے لگا وہ شوخ
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

غیرونکے ظلم و جور سے ہمکو تو اے صنم
کوچہ مین تیرے رہنا بھی دشوار ہوگیا

واثق میاں کو خوف کیا ہی جہنم کی آگ سے
پلہ پہ اوسکے احمدِ مختار ہوگیا

۱۹۴ واجد - جناب عبد الواجد صاحب

دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا
بدخوی و بدمزاج و ستمگار ہوگیا

دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا
اندوہناک و خستہ و بیمار ہوگیا

ابرو کے یاد مین مین دل افگار ہوگیا
اسکا خیال ہی مجھے تلوار ہوگیا

مین تیرا عاشق اور ہوا دار ہوگیا
تو میرا دشمن اور جفا خوار ہوگیا

آصف کے نام سے ہے سخن کی یہ آب و تاب
آصف کا نام رونقِ اشعار ہوگیا

اب میرے حالِ زار پہ کچھ رحم کیجئے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

زاہد کے دلمین خوفِ جہنم ہے اسقدر
اللہ کی مغفرت سے وہ بیزار ہوگیا

کیون گردشِ فلک سے پریشان دل نہو
آسان بھی میرے واسطے دشوار ہوگیا

توصیف تیرے حسن کی جب مین نے کی رقم
کاغذ کا صفحہ غیرتِ گلزار ہوگیا

فرمان قتل ہوگیا جاری مرے لئے
مین اونکا بوسہ لیکے گنہگار ہوگیا

آصف کیطرح کہدیا واجد نے یار سے
دل آپکے ستانے سے بیزار ہوگیا

۱۹۵ ہنر - جناب محمد خان صاحب - تلمیذ حضرت حیدر

اللہ سے شوق کوچہ دلدار بعد مرگ
مین دفن زیر سایۂ دیوار ہوگیا

چھوٹے نہ قید زیست سے جب تنگ ہو
دل دام زلف مین جو گرفتار ہوگیا

یارب نہ تنگ دلی کر تنگ تو مجھے
دل میرا زندگی سے بھی بیزار ہوگیا

اڑنے لگے جو سینۂ سوزندہ سی شرر
گردون ہمارے آہ سے بیزار ہوگیا

ہرمز - جناب شیخ محمد بن عبداللہ باہرمز

دیدہ ہمارا شائق دیدار ہوگیا
دل نور کبریا کا طلبگار ہوگیا

کیا جانکر خضر نے کیا ہے جہان بند
مین دو ہی دن مین جینے سی بیزار ہوگیا

وہ داغ ہمنے ہجر مدینہ مین کہائے ہین
سینہ ہمارا تختۂ گلزار ہوگیا

آزاد ہوگیا وہ غم کائنات سی
کاکل مین آپکے جو گرفتار ہوگیا

کوئی رفیق ابتو ہمارا نہین رہا
یکدل تہا وہ بھی ہمرہ دلدار ہوگیا

دار فنا سے نور خدا نے کیا سفر
عالم تمام آج دہوان دہار ہوگیا

صبح مدینہ کا جو مجھے آگیا خیال
خوابیدہ بخت خواب سے بیدار ہوگیا

نکلا سرشک جو در دندان کی یاد مین
ہر ایک قطرہ گوہر شہوار ہوگیا

تیرے سبب سے دو نو جہان کا ہوا ظہور
تیرے سبب خدائی کا اظہار ہوگیا

آئیگا دیکہو وہ مجھے عزت مسیح
مین اسلئے فراق مین بیمار ہوگیا

ہرمز ہے اسکو نار جہنم سے خوف کیا
جسکا رسول پاک مددگار ہوگیا

ہالہ - جناب قمر الزمان صاحب تلمیذ حضرت ہرمز

مین اسکی آنکھ دیکھ کے بیمار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے مفت کا آزار ہوگیا

جس شخص پر نگہ کا تیرے وار ہوگیا
فی الفور اسکا سر تہ تلوار ہوگیا

پہندے مین زلف کے جو گرفتار ہوگیا
اللہ کی قسم وہ گنہگار ہوگیا

کہنا کسیکا وصل مین جہنجلا کے بار بار
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

یون نبض دیکھکر مری عیسی نے کہدیا
جسکی دوا نہین ہے وہ آزار ہوگیا

تو نے جو آ کے خواب مین جلوہ دکھا دیا
میرا نصیب خواب مین بیدار ہوگیا

ہار کو اپنی پاس بلا لیجئے یا رسول
شہر دکن سے دل مرا بیزار ہوگیا

کیونکر نہ اسکو ناز ہو نالہ بہی آجکل
سرکار آصفی کا نمکخوار ہوگیا

نالہ نہین ہے نار جہنم سے ہمکو خوف
حامی ہمارا احمد مختار ہوگیا

یوسفی - جناب سید یوسف حسینی صاحب تلمیذ حضرت بیدل

فرہاد جب کہ مالک کہسار ہوگیا
صحرا مین قیس جا کے زمیندار ہوگیا

رخسار صاف پر ترے کاکل نہین صنم
ملک حلب مین قبضہ تاتار ہوگیا

بوسہ لیا لپٹ کے تو جھنجھلا کے یون کہا
دل آپ کے ستانے سے بیزار ہوگیا

زلفونکے یاد مین جو لگی آنکھ دو گھڑی
کالے کو دیکھ خواب مین بیدار ہوگیا

مجنون سمجھ کے پھینکے جو لڑکون نے مجھپہ سنگ
رستہ گلی کا جادۂ کہسار ہوگیا

وہ ناز سے چلا جو پری رو تو حشر ہی
ہر ہر قدم پہ کشتۂ رفتار ہوگیا

یا مصطفی ہے آپکا مداح جان نثار
بار گنہ سے سخت گرانبار ہوگیا

کچھ اسطرح پہنسا ترے کاکل کے پیچ مین
کار آزمودہ دل مرا بیکار ہوگیا

اے یوسفی یہ حضرت بیدل کا فیض ہے
طرز سخن سے تو جو خبردار ہوگیا

یار - حسن الدین صاحب تلمیذ حضرت آتش

تم سے ادا یہ کسطرح انکار ہوگیا
نازک لبونپہ یہ ہی نہ کیون بار ہوگیا

سنکر ہماری شکوۂ الفاظ عہد کو
کہتے ہین کیا ہوا اگر انکار ہوگیا

کس سوز غم سے شکل شمع یہ پگھل گیا
اس دلکو میرے کون آزار ہوگیا

روئین مجھکو دہیان جو دانتونکا آگیا
آنسو ہر ایک گوہر شہوار ہوگیا

باور - جناب غلام جیلانی صاحب تلمیذ حضرت [illegible]

سمجھا شب وصال اسی مین ہلال نو	د نظر جو ابروئے خمدار ہوگیا
تیرے کرم کے ناز پہ ای خالق جہان	مین جان بوجھکر بہی گنہگار ہوگیا
اوڑتا ہوا مین پہرتا ہون مانند گردباد	وقت مین تیرے ایسا سبکبار ہوگیا

یاسین - جناب سید محمد حسین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

مجھکو طبیبو عشق کا آزار ہوگیا	اچھا بھلا تہا دل مرا بیمار ہوگیا
افسوس وہ بہی وصل سے انکار کر گئے	جینا ہمارا آج سے بیکار ہوگیا
کیا گردش نصیب کا قصہ بیان کرین	دلدار تہا جو میرا ستمگار ہوگیا

مصرع طرح حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

''ہان ہان لیجئے انکار ہو چکا''

قافیہ انکار - ردیف ہو چکا

حضرات ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ کی چھٹی تاریخ کے محفل کلام کیلئے یہ مصرع طرح عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار و مدار المہام آصفی نے تجویز فرمایا ہے ماہ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ کی ۳۰ تاریخ تک غزلین بنام نائب مہتمم آجانا چاہئین -

گلدستہ نمبر (۲) جلد (۳) مین شعبان المعظم ۱۳۱۸ھ کیلئے یہہ مصرع طرح ہو چکا ہے -

''امیدوار ہم بھی تیغ ہین ایک وار کے''

نوٹس

چونکہ اعلیحضرت خلد اللہ ملکہٗ کے گرامی نام کی برکت سے
گلدستہ روز بروز ترقی پر ہو۔ لہذا تاریخ شیوع سے
پندرہ روز پہلے شعرائے ذوی الاحترام اپنی غزلیات
روانہ دفتر فرمائیں ورنہ انتخاب سے رہجائینگی۔ کیونکہ پندرہ
روز انتخاب اور تحریر اور طبع کیلئے بہت نہیں ہیں۔

ضوابط گلدستہ

(۱) جن صاحبونکے اشعار منتخب گلدستہ ہونگے انکو وہ پرچہ جسمین اونکا کلام چھپیگا مُفت دیا جائیگا۔

(۲) کلام کا انتخاب کمیٹی کریگی۔

(۳) سترہ اشعار سے زیادہ نہ طبع ہونگے۔

(۴) انتخاب پر کسی صاحب کو حق اعتراض نہوگا۔

(۵) غیر طرح غزل یا قصیدہ یا مثنوی بشرط پسند کمیٹی طبع ہوگی۔

(۶) جو صاحب اپنا کلام روانہ فرمائین نام اور پتہ صحیح طور پر لکھین اور اپنا نام صاف خط مین لکھکر روانہ فرمائین۔

(۷) طبع اشتہارات کی نسبت مہتمم سے خط و کتابت کیجیے

(۸) لوکل شعرا چونکہ اکثر مکان پر نہین ملتے انکو حق ہے کہ دو روز دیر رسی دفتر سے معتبر آدمی کے ذریعہ گلدستہ طلب فرمائین۔

(۹) اسکے کُل حقوق نائب مہتمم گلدستہ ہذا کو دیے گئے ہین۔ روسا و عظام سے ۱۲ روپیہ سالانہ اور پبلک سے چھ روپیہ مع محصول ڈاک اسکی قیمت قرار دیگئی ہے۔

(۱۰) خط و کتابت بنام رائے ہیرالال صاحب نشاط نائب گلدستہ ہونی چاہیے

نائب مہتمم گلدستہ

نمبر (۵)
جلد (۳)
محبوب الکلام
ہو دوران میں جو اسکا شہر آصف نظام
مشتہر ملک سخن ہو کیوں نہ محبوب الکلام
یہ ماہواری گلدستہ

اطلاع

محبوب الکلام کے لئے جو بزرگوار اپنی غزلین بھیجتے ہین انمین بعض اصحاب غلبہ ذکاوت سے صرف تخلص پر اکتفا کرتے ہین اور اپنے نام نامی اور محل استقامت کو جلباب خفامین رکھتے ہین لہذا گلدستہ اُنکے نام حسب شرایط مندرجہ محبوب الکلام روانہ نہین کیا جا سکتا جہان آپ غزلین بھیجنے کی تکلیف گوارا فرماتے ہین اگر نام اور قیام سے بھی اطلاع دیجئے تو سبحان اللہ

اڈیٹر

اللہ العظمۃ

کلام الملوک ملوک الکلام یعنے غزل

اعلیٰحضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا حشم

نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخی خورشید عطا

تاج مہر سپہر اقبال زیبندۂ تخت اجلال حضور پرنور

رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار

مظفر الممالک فتح جنگ ہز ہائینس نواب میر محبوبعلیخان بہادر

نظام الملک آصفجاہ آصف سلطان دکن خلد اللہ ملکہ

انصاف اپنا اے بت عیار ہو چکا
جب تو ہوا عدو تو خدا یار ہو چکا

بس انتظار وعدۂ دیدار ہو چکا
وہ آئے یا نہ آئے یہ بیمار ہو چکا

کرتا ہوں آہ تیغ نگہ کھا کے بے سنبھل
اب میرا وار اور روں ترا وار ہو چکا

کس کس طرح سے اُس نے اُٹھائی ہے دقتیں
غم کھاتے کھاتے آپکا غمخوار ہو چکا

آتی نہیں ہے شرم تمہیں جھوٹ بولتے
وہ وعدہ کرتے ہو جو کئی بار ہو چکا

تم کیا نیا پھنساؤ گے دل کو کہ لاکھ بار
آزاد ہو چکا یہ گرفتار ہو چکا

پوچھا نہ جھوٹے مُنہ بھی کسی دن مجھے ذرا
سو بار اس امید میں بیمار ہو چکا

میں بھی اب آزمایش مہر و وفا کروں
میرا تو امتحان کئی بار ہو چکا

دزد نظر نہ ٹھیریگا دزد حنا کی طرح
یہ چور دل چُرا کے گرفتار ہو چکا

اس عاشقی پہ خاک پڑے دل لگی بُری
رسوا میں ہر طرح سر بازار ہو چکا

اس مصلحت سے شور فغاں کر رہا ہوں میں
سویا اگر نصیب تو بیدار ہو چکا

پوچھا یہ میرے مردہ پہ اس بدگمان نے
کچھ اس میں جان ہے کہ یہ بیمار ہو چکا

میری بھی بات کوئی سُنیگا کہ تو نہیں
ہاں ہاں کا وعدہ تیرا تو ہر بار ہو چکا

کچھ التجائے وصل کی اب حد نہیں رہی
للہ مان لیجیے انکار ہو چکا +

رحمت کا تیری رات دن امیدوار ہوں — نادم میں اپنی فعل سے غفار ہو چکا

معشوق کی خطائیں ہوں ثابت یقین نہین — اللہ عاشقوں کا طرفدار ہو چکا

اتو خدا کے واسطے میت پہ اُسکی جا — عاشق ترا تمام مرے یار ہو چکا

اس چشم شوق کو بھی ذرا دیکھ لیجیے — بس آئینہ تو دیکھ چکے پیار ہو چکا

پورا ابھی ہوا بھی نہ اقرار آپکا — سو بار وعدہ کر چکے سو بار ہو چکا

تاب نظارہ چاہیے اُسکے جمال کو — آنکھیں اگر یہی ہین تو دیدار ہو چکا

کس پر کریگا جور و جفا تو ہمارے بعد — دلدار تیرا ای مرے دلدار ہو چکا

اُس حسن و افرب سے سب نے دیکھ چال — اب اختلاف کافر و دیندار ہو چکا

طاقت دل و جگر نہین ہاتھ پاؤں نہین — سامان اب تو کوچ کا تیار ہو چکا

دیوانی کرا نگاہیں سے نگاہ مست — سو بار بند روزن دیوار ہو چکا

آئے ہو گھر سے غیر کے مجھ پہ مہربان — اخلاص ور رکھو بس اب پیار ہو چکا

کبتک سنوں دماغ نہین طاقت نہین رہی — بس شکر ہو بائی اغیار ہو چکا

کس کس کے آگے اُسکی شکایت نہو سکی — آصف تو بیخطا بھی خطادار ہو چکا

بس انتظار وعدۂ دیدار ہو چکا
وہ آے یا نہ آے یہ بیمار ہو چکا

کرتا ہون آہ تیغ نگہ کہا کے بسمل
اب میرا دار روک ترا دار ہو چکا

کس کس طرح سے اُسنے اُٹھائی ہے دشمنین
غم کہاتے کہاتے آپکا غمخوار ہو چکا

آتی نہین ہے شرم تمہین جہوٹ بولتے
وہ وعدہ کرتے ہو جو کئی بار ہو چکا

تم کیا نیا پہنساؤگے دل کو کہ لاکہ بار
آزاد ہو چکا یہ گرفتار ہو چکا

پوچہا نہ جہوٹے منہ بہی کسی دن مجہے ذرا
سو بار اس امید مین بیمار ہو چکا

مین بہی اب آزمایش مہر و فا کرون
میرا تو امتحان کئی بار ہو چکا

وزدِ نظر نہ ٹہیریگا وزدِ حنا کی طرح
یہ چور دل چُرا کے گرفتار ہو چکا

اس عاشقی پہ خاک پڑی دل لگی بُری
رسوا مین ہر طرح سر بازار ہو چکا

اس مصلحت سے شور فغان کر رہا ہون مین
سویا اگر نصیب تو بیدار ہو چکا

پوچہا یہ میرے سر دہ پہ اس بدگمان نے
کچہ اسمین جان ہے کہ یہ بیمار ہو چکا

میری بہی بات کوئی سُنیگا کہ تو نہین
ہان ہان کا وعدہ تیرا تو ہر بار ہو چکا

کچہ التجائے وصل کی اب حد نہین رہی
لللہ مان لیجئے انکار ہو چکا +

رحمت کا تیری رات دن امیدوار ہون | نادم مین اپنی فعل سے غفار ہو چکا

معشوق کی خطائین ہون ثابت یقین نہین | اللہ عاشقون کا طرفدار ہو چکا

اب تو خدا کے واسطے میت پہ اُسکی جا | عاشق ترا تمام مرے یار ہو چکا

اس چشم شوق کو بھی ذرا دیکھ لیجیے | بس آئینہ تو دیکھ چکے پیار ہو چکا

پورا کبھی ہوا بھی ہے اقرار آپکا | سو بار وعدہ کر چکے سو بار ہو چکا

تاب نظارہ چاہیے اُسکے جمال کو | آنکھین اگر یہی ہین تو دیدار ہو چکا

کس پر کریگا جور و جفا تو ہمارے بعد | دلدار تیرا ای مرے دلدار ہو چکا

اُس حسن دلفریب سے سب کا ہی ایک حال | اب اختلاف کافر و دیندار ہو چکا

طاقت دل و جگر مین نہین ہاتھ پاؤن نہین | سامان اب تو کوچ کا تیار ہو چکا

دیوار ہی گرا دنگا مین سر اُسکے سنگ سے | سو بار رخنہ روزن دیوار ہو چکا

آئے ہو گھر سے غیر کے مجبور ہو مہربان | اخلاص دور رکھو بس اب پیار ہو چکا

کبتک سنون دماغ مین طاقت نہین رہی | بس شکر مہربانی اغیار ہو چکا

کس کس کے آگے اُسکی شکایت نہو چکی | آصف تو بخدا بھی خطادار ہو چکا

آصفی۔ جناب مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب تلمیذ حضرت بیدل

آنکھیں نہیں ہزاروں دل تفتہ کے لئے
تیر مژہ کا سینہ پہ جب وار ہو چکا +

جان پائمال ہجر ستم کیش ہو گئی
دل تختۂ جفائے ستمگار ہو چکا

خاطر کبیدہ تفتہ جگر کیوں نہوں دلا
صحت پذیر عشق کا آزار ہو چکا

مرنے سے پہلے مر گیا او غیرت مسیح
موت آکے بولی اب ترا بیمار ہو چکا

بنکر رقیب آئی اجل بھی دم اخیر
سنتا تہا یار آئینگے و تیار ہو چکا

کیا پوچھتے ہو حال دل دردمند عشق
اک تیر تہا ادہر سے ادہر پار ہو چکا

اکبر۔ جناب محمد فضل حسین خانصاحب تلمیذ حضرت بیدل

فرقت نے ہوش تاب و توان سب مٹا دئے
جینا ہمارا ہجر مین بے یار ہو چکا

کبتک دل طپیدہ رہے آرزو طلب
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا +

غم جھیلنے کو درد اُٹھانیکو رات دن
دل بھی ہمارا خادم سرکار ہو چکا

اب دیکھ جذب دل اُسے لایا ہے کسطرح
بس دور تیرا آہ شرربار ہو چکا

اکبر کو جس سے آئے یقین وہ جواب دو
یون وعدہ آپکا تو کئی بار ہو چکا

احسن۔ جناب میر گوہر علی صاحب تلمیذ حضرت داغ

اُنکی زبان سے وصل کا انکار ہو چکا
اب شاد و شاد یہ دل غمخوار ہو چکا +

امیدوار خلعت و جاگیر کا ہون مین
مدت سے اُسکا حکم کئی بار ہو چکا

پھر آنکھ کیون ملاتے ہو مجھ مین رکھا ہی کیا
تیر نگاہ دل سے مرے پار ہو چکا

کچھ اور دیجئے مجھے اپنی طرف سے آپ
بوسے ہی دیکے ختم وہ اقرار ہو کا

احسن کبھی نہ طول غزل کو دیا کرو
دو چار شعر لکھ چکے اے یار ہو چکا

اکبر۔ جناب اکبر علی صاحب تلمیذ حضرت مہدی

چتون یہ کہہ رہی ہے کہ دیدار ہو چکا
بس آ چکے تم آ چکے اقرار ہو چکا

وعدے کی اونکی آس لگی ہے مجھے ذرا — مرنا بھی اب تو ہجر مین دشوار ہو چکا
ہان بھی تو نکلے منہ سے کہا تک نہین نہین — اقرار اب تو کیجیے انکار ہو چکا
بچنے کی اوس سے اب کوئی صورت نہین رہی — میرے جگر کے تیر نظر پار ہو چکا
اے موت اپنے کام مین مشغول ہو کہ اب — بالین پہ یار آچکا دیدار ہو چکا

اشرف۔ جناب حکیم محمد اشرف خان صاحب تلمیذ حضرت مہدی

دل ٹکڑے ہو چکا جگر افگار ہو چکا — اب رحم کر کہ جور و ستم یار ہو چکا
رحمت کی اب امید قوی کیون سے مجھے نہو — سر پر مرے گناہون کا انبار ہو چکا
ہر ذرہ عید نیست کہ حلوا خورد کسے — قسمت مین تھا وصال وہ اک بار ہو چکا
شمشیر کا ہے ڈر نہ تو خنجر کا خوف ہے — تیر نگہ جگر مرے پار ہو چکا
خلوت نشین ہے دلمین مری اک دخت رز — کعبہ جو تھا وہ خانۂ خمار ہو چکا
گلگشت کی ہوس نہ ہمین خواہش چمن — سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہو چکا
اب گوارا ہو کہ نہو کوئی کیا غرض — رنج و الم ہمارا عزادار ہو چکا
شکر خدا کہ اب بت و بتخانہ چھوڑ کر — اشرف بھی جا کے کعبہ مین دیندار ہو چکا

اسد۔ جناب عبد اللہ بن سالم بن حید صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحیٰ

جس روز سے رفیق وہ دلدار ہو چکا — دشمن ہمارا چرخ جفا کار ہو چکا
گھر اس پری کا مجمع اغیار ہو چکا — خلوت کا جو مکان تھا بازار ہو چکا
اب صبح ہونیوالی ہے کبتک مناؤ نہین — للہ مان لیجیے انکار ہو چکا
پہلے سے لفظ بوسہ مزیدار تھا مگر — تیری زبان سے اور مزیدار ہو چکا
مہمان وہ گلعذار ہوا جب شب وصال — میرا مکان خانۂ عطار ہو چکا
جسکو علیل دیکھا تھا کل تو نے اے مسیح — رخصت جہان سے آج وہ بیمار ہو چکا
ہر وقت رونے دھونے سے رہتا ہے مجکو کام — یارب یہ کون سا مجھے آزار ہو چکا
اب خواہش جنان نہین ہرگز ہمین اسد — فردوس اپنا کوچۂ دلدار ہو چکا

اشد۔ جناب مرزا اسد اللہ بیگ صاحب بخشی تلمیذ حضرت لمعہ

اے یار ہین غضب یہ تلون مزاجیان
اقرار تہا ابہی ابہی انکار ہو چکا

کیون مجہ سے بدگمان ہے تو اے شیخ بے سبب
کیا میکدہ مین جاتے ہی میخوار ہو چکا

مانون جبہی جو آپ مری گہر کو آئیے
اقرار اسطرح کا تو سو بار ہو چکا

گیسو کی تیری مشک ختن سے جو دی مثال
مین اتنی بات کہہ کے خطادار ہو چکا

آصف کے گہر کا ہو نہین غمخوار اے اسد
مین اوسکا بندہ وہ مرا سرکار ہو چکا

اختر۔ جناب منشی محمد نذیر علی صاحب

میرا شب وصال مین اصرار ہو چکا
للّٰہ اب بہی مان لو انکار ہو چکا

جام شراب دیکے یہ کہنا ہے اونکا یاد
مرد خدا لے پی ہی لے انکار ہو چکا

ہم منتظم ہین بزم مین اوسکی خوشا نصیب
دشمن کا بزم یار مین اب بار ہو چکا

جس باغ کا ہو بلبل شیدا اسیر دام
ویران نظر مین سبکے وہ گلزار ہو چکا

حاضر جگر ہی دل ہی ہے جو چاہو لیجئے
اختر غلام آپ کا سرکار ہو چکا

اسیف۔ جناب سید ابو العزت صاحب تلمیذ حضرت فکر

کالطیر فی الحکم یقنصنا اللیث فی الاجم
مسکن ہمارا خانہ خمار ہو چکا

شکر خدا کہ فضل سے اوس بے نیاز کے
بندہ ہمارا وہ بت عیار ہو چکا

بدبخت و بدشعار رقیب سیاہ رو
جل جل کے تیری ہجر مین فی النار ہو چکا

ہین اوج پر نصیب کہ فضل الہ سے
وہ بت ہمارا یار مددگار ہو چکا

اک بوسہ کی طلب پہ ملین لاکہہ گالیان
اب ایسے مانگنے سے مین بیزار ہو چکا

آجائے موت جلد کہ ہون انتظار مین
مین اپنے ایسے جینے سے بیزار ہو چکا

کوڑی کفن کیواسطے باقی نہین رہی
مین اسطرح کا مفلس و نادار ہو چکا

آ دیکہہ جا رہیو پہول پڑہو فاتحہ درود
مدفن ہمارا دوستو طیار ہو چکا

فیض جناب فکر کے صدقے سے مین اسیف
اسرار شاعری سے خبردار ہو چکا

اشعر۔ جناب منشی میر محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت شیدائی

دل لے کے اوسکا نام تو دلدار ہو چکا
رسوا مین مفت مین سر بازار ہو چکا

صدمے تمہاری ہجر کے کبتک اوٹھائے دل / لللہ مان لیجئے انکار ہو چکا
خنجر سے ذبح کرنا مجھے کیا ضرور ہے / دل تو فدائے ابروے خمدار ہو چکا
صد شکر ہے کہ ہوتا ہے جھگڑا تمام آج / اب قتل پر مرے جو وہ تیار ہو چکا
بلوائے مدینہ مین مجھکو محمدا / دل ہند سے غلام کا بیزار ہو چکا
کیا ہو علاج اوسکا بھلا اب مسیح سے / جو ہجر مین رسول کے بیمار ہو چکا
کیا خوف معصیت کا ہے اشعر بروز حشر / جب تو غلام احمد مختار ہو چکا

۱۲ ارشاد۔ جناب محمد قاسم علی خان صاحب تلمیذ حضرت شاد

پروانہ چراغ رخ یار ہو چکا / جل بن کے خاک آہ دل زار ہو چکا
رہتی ہے یاد کاکل مشکین بھری ہوئی / مدت سے دل یہ نافہ تاتار ہو چکا
دریائے مشکلات سے بیڑا انکیون ہو پار / حامی مرا جو حیدر کرار ہو چکا
حیرت پکارتی ہے کہ عارض مین آیا خط / زاغ سیاہ داخل گلزار ہو چکا
رویا حسین اور حسن کے جو غم مین مین / ہر ایک اشک گوہر شہوار ہو چکا
مہتاب گو ہے نور کی دولت سے سرفراز / محتاج عکس مرات رخسار ہو چکا
تاخیر اوسکے آنے مین کیون دوستو ہوئی / کیا قاصد اوسکا جاکے طرفدار ہو چکا
خال و خط و لب و دہن و قد و زلف و رخ / ہر ایک میرے قتل پہ تیار ہو چکا
زاہد کو حور گلشن جنت ہو سازوار / ارشاد تو بتون کا پرستار ہو چکا

۱۳ امیر۔ جناب امیر محمد خان صاحب

وقت سحر قریب ہے اب مان جائیے / جھگڑے کا وقت اے مری سرکار ہو چکا
تشریف کب وہ لائے عیادت کو ہائے ہائے / جب سن لیا تمام ہی بیمار ہو چکا
خود ہو گئے فریفتہ آئینہ دیکھکر / لو یوسف اپنا آپ خریدار ہو چکا
چلتی تھی رند و شیخ کی اب تک ڈھکی ڈھکی / لو جھگڑا آج تو سر بازار ہو چکا
پھینکون تجھے نہ چیر کے پہلو سے تو سہی / اے دل مین تیری ہاتھ سے ناچار ہو چکا
کچھ آج رند و شیخ کا جھگڑا نیا نہین / سو بار یہ تو بر سر بازار ہو چکا

بیدل - جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب تلمیذ حضرت غالب مرحوم

دل خوگر جفائے ستمگار ہو چکا
جان ریش ہو چکی جگر افگار ہو چکا

یارب نگاہ ناز کی رخنہ گری بڑھے
سنتے ہین بند روزن دیوار ہو چکا

اعضا نہین رہے کہ امید مرض رہے
مژدہ ہو یاس امید کا دربار ہو چکا

تیغ نگہ کو اب بھی سر آرزو ہے کچہ
ہٹ ہو چکی ادہر ادہر اصرار ہو چکا

کیون اضطراب دل مین ہے برق آگہی کا شور
خرمن مگر امید کا تیار ہو چکا

بخشی - جناب ابو الکرم مولوی میر محمد علی صاحب تلمیذ حضرت سیالک

آخر ہے صبح وصل ہنسو بولو کچہ کہو
جو کام ہونے والا تہا اے یار ہو چکا

بدلے دوا کے دے مجھے اب زہر چارہ گر
مین اپنی زندگانی سے بیزار ہو چکا

آئے ہین کس گہڑی وہ عیادت کیواسطے
جسدم قریب مرگ یہہ بیمار ہو چکا

کیا کیا غرور اپنے ستم پر ہوا ادسے
جب حال دل سے میرے خبردار ہو چکا

مین کب سے پاون پڑتا ہون اور جوڑتا ہون ہاتھ
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

مسجد مین اب شراب پیونگا مین زاہدا
کہنے سے تیرے اب تو گنہگار ہو چکا

یہہ تجہ سے چارہ گر نہین نکلیگا حشر تک
سینے سے اوسکا تیر نگہ پار ہو چکا

بخشے نہ بخشے نام تو اوسکا غفور ہے
پیکر شراب اب تو گنہگار ہو چکا

کہتے تہے دخت رز سے محبت نہین ہے خوب
اب قصد کعبہ بخشی میخوار ہو چکا

بخشی کی پارسائی کا شہرہ ہے یکے می
بدنام اب تو وہ سر بازار ہو چکا

بازغ - جناب ابو الحیا محمد عبد الحی صاحب تلمیذ حضرت ضیا

بس اب وہ آچکے مجھے دیدار ہو چکا
کہدے کوئی کہ آپکا بیمار ہو چکا

مین جانتا ہون جان ہی لیکر رہیگا یہہ
اچہا مرے فراق کا آزار ہو چکا

ان ہتکنڈونکو اچھی طرح جانتا ہون مین
تو تیری جنس دل کا خریدار ہو چکا

گذرے ہوئے معاملونکا تذکرہ ہی کیا
جو ہو چکا وہ ای مرے دلدار ہو چکا

آئینگے وہ نہ جائیگا آزار ہجر کا / تیرا علاج اے دل بیمار ہو چکا

بیفائدہ ہے اب کسی اقرار کی امید / جب پہلے ہی سے وصل پر انکار ہو چکا

تلوار ہاتھ سے کہین رکھ چک خدا کو مان / اب رحم کر عتاب بس اے یار ہو چکا

پھر پھر گیا ہے سیکڑون اقرار کرکے تو / ایسا تو میری جان کئی بار ہو چکا

اونکو تو رنج دینا ہی منظور ہے مرا / اقرار کر چکے وہ بس اقرار ہو چکا

گھبرا کے اوس نے وصل مین آخر یہ کہدیا / بس اب زیادہ دق نکر دیدار ہو چکا

یہ ساتھ چھوٹیگا نہ یہان جا کینگے نصیب / عزونکا ہے وہ جب تو مرا یار ہو چکا

وہ آئین یا نہ آئین اونہین اختیار ہے / اب مین تو اپنے جینے سے بیزار ہو چکا

بازغ تمہاری خیر اب تی نہین نظر / آنکھین لڑائینکا تمہین آزار ہو چکا

بیکار۔ جناب محمد منیر الدین صاحب علوی تلمیذ حضرت بیمار

مشہور عاشق بت عیار ہو چکا / رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا

پیش آئین تیری ہجر مین کیا کیا مصیبتین / مین وقف جور چرخ ستمگار ہو چکا

باقی نہ کچھ کشاکش دیر و حرم رہی / مدت سے مین مقیم در یار ہو چکا

وعدہ وفا کیا نہ کسی روز آپ نے / اقرار وصل یون تو کئی بار ہو چکا

ہان اور نہین مین تمنے بسر کی تمام رات / للہ ہان کیجئے انکار ہو چکا

برہان۔ جناب محمد برہان خان صاحب تلمیذ حضرت مہدی

جلد آ خدا کیواسطے اوغیرت مسیح / بیمار ہجر مرنے پہ تیار ہو چکا

کافر بنا دیا بت کافر کے عشق نے / زنار اب گلے کا مرے ہار ہو چکا

ارمان ترس رہے ہین دل بیقرار کے / للہ ہان کیجئے انکار ہو چکا

کرتا ہے اب شہید وہ تیغ نگاہ سے / مشہور ظالمون مین ستمگار ہو چکا

کہتا ہے اب جنون مجھے جنگل کی راہ لے / بیزار تیرے ہاتھ سے گھربار ہو چکا

اوس بیوفا کے عشق مین جینے کا کیا مزہ / برہان تو اب قضا کا طلبگار ہو چکا

بدیع۔ جناب محمد بدیع الدین صاحب تلمیذ حضرت رسا

بیہوش تیرے جلوہ سے ای یار ہوچکا
موسیٰ کو کوہ طور پہ دیدار ہوچکا

دل مبتلائے گیسوِ دلدار ہوچکا
دام بلا مین مرغ گرفتار ہوچکا

اے چشم یار ہم ترے بیمار ہوچکے
دل کو ہمارے عشق کا آزار ہوچکا

ممکن نہین ہے عیسی مریم سے بہی شفا
اب جان بلب یہ ہجر کا بیمار ہوچکا

اسکو نہین ہے ذلت و عزت کی کچھ تمیز
دیوانہ اک پریکا دل زار ہوچکا

کبتک رہیگا خواب مین غفلت کے ای بدیع
خورشید روز حشر نمودار ہوچکا

بسمل۔ جناب محمد محی الدین صاحب تلمیذ حضرت وفا

بس اب علاج درد دل زار ہوچکا
وہ آچکے یہان مجھے دیدار ہوچکا

اس عاشقی مین کونسی عزت رہی ہے اب
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہوچکا

اللہی گر بچائے تو چھوٹین بلا سے ہم
گیسو مین ہین بتون کے گرفتار ہوچکا

کبتک نہین نہین یہ رہیگی وصال مین
للہ مان لیجئے انکار ہوچکا

بیٹھے ہو سست کس لئے بسمل پہر اسقدر
ادن سے تو آج وصل کا اقرار ہوچکا

پرویز۔ جناب سید یوسف حسینی صاحب تلمیذ حضرت بیدل

سامان کوچ یارکا جب بار ہوچکا
گور و کفن ہمارا بہی تیار ہوچکا

ایفائے قول آپکے اے یار ہوچکا
ہفتے کا وعدہ کر گئے اتوار ہوچکا

اے عندلیب باغ مین مت جا کہ چین
دو چار دن تہا موسم گلزار ہوچکا

دل کا علاج ہو کہ جگر کا علاج ہو
بیمار اب تو ہجر مین گہر بار ہوچکا

اب زندگی محال ہے جینا فضول ہے
روز امید وصل سے انکار ہوچکا

پرویز اب تو آنا بہی تیرا ہے ناگوار
وہ راہ و رسم سب گئے وہ پیار ہوچکا

تمنا۔ جناب غلام جیلانی صاحب تلمیذ حضرت حشم

کبتک غم جدائی کے صدمے سہا کرون
جینے سے یا الہی مین بیزار ہوچکا

جس دن سے تیری زلف سیاہ فام کہیلی
دام بلا مین تیرے گرفتار ہوچکا

آئی مراد اپنی نہ کیون دلمین شاد ہون
دلبر سے آج وصل کا اقرار ہو چکا

اب آکے اپنے وعدے کو پورہ کرو ضرور
لپٹو ذرا گلے سے کہ انکار ہو چکا

کہتے ہین وصل مین وہ تمنا سے بار بار
چھوڑو خدا کیواسطے بس پیار ہو چکا

نقی ۲۴ ۔ جناب ابو المکارم آقا مرزا محمد تقی صاحب تلمیذ حضرت شعلہ

اب کیا علاج عشق کا آزار ہو چکا
ہونا تھا جو نصیب دل زار ہو چکا

ہیہات عشق گیسوئے خمدار ہو چکا
بیچارہ دل بلا مین گرفتار ہو چکا

ممنون ترا مین آہ شرربار ہو چکا
جل بھن کے مدعی مرا فی النار ہو چکا

نا فہم دل کو دیکھئے پھر پھیلا رہین
ذلت جہان اوٹھائی جہان خوار ہو چکا

پیمان شکن کے عہد پہ ہم مطمئن ہو گیا
وہ وعدہ پھر ہوا ہے جو سو بار ہو چکا

محشر مین کرتے دعوی خون کس امید پر
اپنا ہی دل جب اونکا طرفدار ہو چکا

تقوی و زہد رکھیا بالائے طاق شیخ
رہن شراب جبہ و دستار ہو چکا

تکرار مین تمام نہ کیجے شب وصال
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

مرگ عدو کی عید محرم سے کم نہین
ہم کو یہ غم ہے یار دل افگار ہو چکا

جذبہ ۲۵ ۔ جناب گوپی لعل صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

افسوس اکبار بھی آئے نہ میری پاس
اقرار مجھسے آپ کا سو بار ہو چکا

دم بھر بغیر آپکے آتا نہین قرار
جینا مجھے فراق مین دشوار ہو چکا

مین مر گیا خوشی سے تو اسکا نہین ہے غم
کافی یہہ ہے کہ آپ کا دیدار ہو چکا

کیون میری پاس تو نہین آتا ہے ای مسیح
مین اب ترے فراق مین بیمار ہو چکا

عیسی سے بھی علاج کی مجھکو نہین امید
اب دلکو میرے عشق کا آزار ہو چکا

جذبہ کو تو ڈراتی ہے اے موت کس لئے
وہ خود ہی اپنی جان سے بیزار ہو چکا

جوہر ۲۶ ۔ جناب تکارام صاحب تلمیذ حضرت لمعہ

سینے سے تیرا تیر نظر پار ہو چکا
عاشق کا اب دل و جگر افگار ہو چکا

اب خیر جان کی نظر آتی نہین مجھے — آمادہ قتل پر وہ ستمگار ہو چکا
اب چھوٹنا محال ہے زلف دوتا یار کے — دل آفت و بلا مین گرفتار ہو چکا
پھر وہ کرے نہ دولت دارین کی ہوس — جسکو میسر آپ کا دیدار ہو چکا
تونے کیا ہے مجکو جہان مین ذلیل و خوار — بیزار تجھ سے اب مین دل زار ہو چکا
ای جمرہ ہمنے آگ لگادی جہان کو — نالہ ہمارے دل کا شرربار ہو چکا

۲۶ حامد - جناب محمد حامد علی خان صاحب

کاکل کے دام مین جو گرفتار ہو چکا — اوس مرغ دل کا چھوٹنا دشوار ہو چکا
الفت مین اب تو تیری گرفتار ہو چکا — بندہ مین جان و دل سے ترا یار ہو چکا
شیدائی تیری رخ کا جو دلدار ہو چکا — بس کار دنیوی سے وہ بیکار ہو چکا
ہٹ کیجیے نہ وصل مین ایجان اسقدر — للہ ہان سے کیجیے انکار ہو چکا
کچھ فائدہ نہین ہے چھپانیسے حال عشق — اب تو رقیب محرم اسرار ہو چکا
اب انتظار کیا ہے لگا کس کے ایک ہاتھ — مین بہر قتل دیر سے تیار ہو چکا
صورت نہ کوئی باقی رہی دید یار کی — سنتے ہین بند روزن دیوار ہو چکا
کرتا ہے اے طبیب عبث تو دوا کی فکر — تجھ سے علاج درد دل زار ہو چکا
رکھتا نہ مین قدم کبھی صحرائے عشق مین — کم بخت دل کے ہاتھ سے ناچار ہو چکا
میخانہ مین پڑی ہین ابھی تک جناب شیخ — چرخ برین پہ مہر نمودار ہو چکا
رہتی ہے اب تو یاد خدا مجکو روز و شب — عشق بتان سے دل مرا بیزار ہو چکا
دشمن اسی طرح سے رہا چرخ بد گہر — حامد نصیب یار کا دیدار ہو چکا

رونق - جناب محمد غیاث الدین خان صاحب تلمیذ حضرت وطن

اب صبح ہے قریب سوال وصال کو — للہ ہان سے کیجیے انکار ہو چکا
شایق ہین سب زمانے مین زندان بلا کے — بس اب فروغ گوہر شہوار ہو چکا
جا کر خمار خانہ الفت مین کیا کرین — جو کچھ تھا رہن خانہ خمار ہو چکا
ایفائے وعدہ آپ سے ہونا محال ہے — یون وعدۂ وصال تو سوبار ہو چکا

سلا خفتگان خواب عدم نیند تاب کے — خورشید روز حشر نمودار ہو چکا
ہر روز آشکار رہے وہ یار بام پر — جلوہ جو کوہ طور پہ اکبار ہو چکا

رونق - جناب محمد فیاض خان صاحب تلمیذ حضرت لائق

دل دیکھے انکو ہین تو گنہگار ہو چکا — ناحق عبث بلا مین گرفتار ہو چکا
بازو ادا سے انکا یہ کہنا شب وصال — چھوڑو خدا کیواسطے بس پیار ہو چکا
قسمت سے ہے گلہ مجھے تم سے گلہ نہین — اقرار وصل کا تھا اب انکار ہو چکا
بالین پہ میرے کس لئے آیا ہی ای طبیب — مجھ سے علاج درد دل زار ہو چکا
اکبار ہی نہ آیا عیادت کو وہ مسیح — سو بار مین فراق سے سو بار ہو چکا
ایسا نحیف کر دیا اوس بت کی ہجر نے — اب تن پہ بار رشتہ زنار ہو چکا
شب کو وہ سرخ جوڑا وہ رخ چاند سا ترا — گویا شفق مین ماہ نمودار ہو چکا
اک بوسہ کی طلب پہ وہ بگڑے وصال مین — اتنے سخن پہ برسر پیکار ہو چکا
کیونکر نہ دل ہو حضرت رونق کا شاد شاد — کل ہی تو اوس سے وصل کا اقرار ہو چکا

رشید جناب سید رشید الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

للہ مان لیجئے انکار ہو چکا — اب تو رشید بندہ سرکار ہو چکا
اے دل مہ صیام نمودار ہو چکا — سامان صلوٰۃ وصوم کا طیار ہو چکا
مضطر ہین تیری عشق مین ای یار ہو چکا — دنیا کے سارے کام سے بیکار ہو چکا
رسوا رشید بر سر بازار ہو چکا — ہونا تھا جو لیے بت عیار ہو چکا
سائل ہین ایک بوسہ کا سو بار ہو چکا — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
منت سے عرض کرتا ہے یہ مضطرب رشید — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

۲۳ زخمی - جناب محمد شرف الدین صاحب

پورا حضور آپکا اقرار ہو چکا — اسکا تو امتحان کئی بار ہو چکا
سو مرتبہ وصال کا اقرار ہو چکا — للہ اب تو مانو بس انکار ہو چکا

مدت سے ہم ترستے ہین ایجان فراق مین — لِلّٰہ مان جاؤ اب انکار ہو چکا
آرایشون مین رت گذاری حضور نے — للہ اب تو مانو بس انکار ہو چکا
مطلب وہی ہے وصل کا پھر پوچھتے ہو کیا — سو مرتبہ حضور سے اظہار ہو چکا
راضی ہوا نہ وصل پہ وہ بت کسیطرح — ہاتھون کو جوڑ جوڑ کے اصرار ہو چکا
بدنامیون سے نام ہوا عشق مین سوا — رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا

سالم ۔ جناب سالم صاحب تلمیذ حضرت بیدل

افسوس مرغ دل مرا گیسو کی دام مین — بیٹھے بٹھائے مفت گرفتار ہو چکا
دل بر مین مضطرب ہے مری صبح اور شام — دل جب سے دلربا کا طلبگار ہو چکا
کیا خوف عاصیو تمہین روز حساب کا — امت کا حامی احمد مختار ہو چکا
زلفونکا عشق چھوڑ دیا رخ کی یاد مین — کافر مین ہو کے صاحب دیندار ہو چکا
وہ گلبدن ہوا مرے پہلو سے جب جدا — فی الفور غم گلے کا مرے ہار ہو چکا
تیر نظر مین یار کے تھا کس بلا کا توڑ — سالم کا سینہ توڑ کے بس پار ہو چکا

سائل ۔ جناب ابو السعادہ بندہ علی صاحب تلمیذ حضرت لائق

فلک سیاہ چرخ ستمگار ہو چکا — کام اوسکا آج آہ شرربار ہو چکا
جسوقت تیرے عشق کا آزار ہو چکا — دل لاکھ آفتون مین گرفتار ہو چکا
اک مین ہی دام زلف مین جا کر نہین پھنسا — مدت ہوی کہ دل بھی گرفتار ہو چکا
سر کو قدم پہ رکھکے کہونگا شب وصال — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
آیا دہ ہائے میری عیادت کو اس گھڑی — جسدم جنازہ جانے کو طیار ہو چکا
زاہد کہیگا کون مجھے اب جہان مین — مشہور میرا نام تو میخوار ہو چکا
کہنا کسیکا یاد ہے گھبرا کے روز وصل — چھوڑ دو خدا کے واسطے بس پیار ہو چکا
کیونکر کرون مشاہدۂ روئے یار مین — مدت سے بند روزن دیوار ہو چکا
الفت مین ایک پردہ نشین کیسے دل ترا — رسوائے خلق و کوچہ و بازار ہو چکا
آنے سے فائدہ نہین ایجان اب ترے — راہی عدم کو عشق کا بیمار ہو چکا

وہ حال ہوگیا ہے مرا تیری ہجر سے ۔۔۔ مایوس اپنی زیست سے سو بار ہو چکا
بیچارہ ایک دل تھا جو غمخوار بیکسی ۔۔۔ وہ بھی اسیر گیسوئے خمدار ہو چکا

سرور۔ جناب سید احمد علی صاحب تلمیذ حضرت میکش

دل مبتلائے کاکل خمدار ہو چکا ۔۔۔ اک عمر ہو چکی کہ گرفتار ہو چکا
ائل جو تیرے حسن پہ اے یار ہو چکا ۔۔۔ رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا
چھوٹیگی تابہ زیست نہ اب یہ لگی ہوی ۔۔۔ دل کا لگانا جان کا آزار ہو چکا
ک بوسے کے سوال پہ کبتک نہیں نہیں ۔۔۔ للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
ونکو تھا اپنی تیغ ادا پر بہت گھمنڈ ۔۔۔ بسمل تڑپتا رہگیا اور وار ہو چکا
ھلائے ہیں پیچ خوب ہی سنبل کو دیکھکر ۔۔۔ برہم تمہارا طرۂ طرار ہو چکا
وہ دیکھہ جائیں زخمی ہیں میری دل وجگر ۔۔۔ مدت ہوی کہ تیر نظر پار ہو چکا
دیتا نہیں ہے چین مجھے ایکدم پہ دل ۔۔۔ مدت ہوی کہ جینے سے بیزار ہو چکا
ے تیغ ناز ایک ہی نکلی نہ آرزو ۔۔۔ پوری رگ گلو نہ کٹی وار ہو چکا
بے مانگے بوسہ لے لیا اے بادشاہ حسن ۔۔۔ دیجے سزا قصور تو سرکار ہو چکا
نے کہا کہ سنئے تو کہنے لگا وہ شوخ ۔۔۔ مطلب تمہارا ہم پہ سب اظہار ہو چکا
س در سے اب بجائیں گے اٹھکر کہیں سرور ۔۔۔ مسکن ہمارا خانۂ خمار ہو چکا

سرور۔ جناب نواب محبوب علی خان صاحب تلمیذ حضرت شاد

اب رحمت خدا کا سزاوار ہو چکا ۔۔۔ مجرم قصوردار گنہگار ہو چکا
دن میں آنکھیں سہہ لیں بیمار چشم سے ۔۔۔ اے چارہ ساز چارۂ بیمار ہو چکا
بالیں سے میری اد شبیہ کہکر لیں فنا ۔۔۔ کیسی مرے کی نیند سے ہشیار ہو چکا
ون ہوکے دل بہے تو وہ قشقہ کا کام آئی ۔۔۔ تار نگاہ رشتۂ زنار ہو چکا
کتے تھے وہ سرور سے کس کی ادا سی رات ۔۔۔ للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

سرور۔ جناب میر سردار علی صاحب تلمیذ حضرت تجلی

ے چارہ گر نہ جائیگی بیمار سے جگر ۔۔۔ دل رنج و غم میں اپنا گرفتار ہو چکا

صیاد کسکو ہے ہوس سیر بوستان — سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہو چکا
کیا کیا نہ تیری عشق مین جھیلی ہین آفتین — رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا
چنگا نہو گا آپ سے اے حضرت مسیح — یہ دل کسی کے ہجر مین بیمار ہو چکا
ہے رات پیار دیجئے پہلو مین لیٹئے — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
آئے ہی ہین وہ بہر عیادت تو آئی کب — جب سنلیا اخیر یہ بیمار ہو چکا

شاد۳ عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہٗ

دل دیکے ہین بتون کو گنہگار ہو چکا — لائق سزا کے ہون کہ خطا وار ہو چکا
گذری تمام عمر سبھی ہے انتظار مین — ایفا اب اونکا وعدۂ دیدار ہو چکا
ہون غیر پاس اور رہین دور دور ہم — ہیسے نباہ اے بت عیار ہو چکا
اسی تیری جنس حسن کی عالم مین دہوم ہے — یوسف کا بس زمانہ خریدار ہو چکا
مشکل ہی حق پہ اب کوئی ثابت قدم رہے — منصور بھی ہلاک سر دار ہو چکا
اب کسکو تم پہناؤگے زلفون کے دام مین — پہلے ہی مرغ دل تو گرفتار ہو چکا
کہدی عدو سے کوئی سنبھل جائے اب ذرا — باری ہماری آئی ترا وار ہو چکا
غصے کو تہوک دو جو کہون اسکو مان لو — وعدہ وفا کرو بس اب انکار ہو چکا
گرداب غم سے تو ذرا بہ نکلنے کی دیر ہے — بیڑا خدا کے فضل سے اب پار ہو چکا
صحت کی کچھ امید مسیحا نہین رہی — روز ازل سے عشق کا آزار ہو چکا
کیا دشمن وفا سے ہو امید دوستی — پہلے ہی وہ عدو کا طرفدار ہو چکا
کلمہ بتون کا پڑہتا ہون مدت سے مومنو — تسبیح رکھ کے صاحب زنار ہو چکا
کیا آج ہی نہین ہے وہ آمادۂ ستم — کب سے ہمارے قتل پہ تیار ہو چکا
دیر و حرم مین تہا ترا جلوہ بھرا ہوا — عاشق ہر ایک کافر و دیندار ہو چکا
لا تقنطو کے وعدے کو بہولے نہین ہین ہم — رحمت کا آسرا ہمین غفار ہو چکا
جب سے حضور تخت پہ جلوہ فگن ہوئے — جب سے نصیب میرا بھی بیدار ہو چکا

جس طرح چاہین شاد کو اپنے بنا دین
وہ تو غلام آپکا سرکار ہو چکا

۳۷ شہید۔ جناب محمد عبد الشہید صاحب صدیقی تلمیذ حضرت کاشف

بیدل پکارتے ہین تری کوچہ مین تمام
عاشق تو دلکو بیچکے نادار ہو چکا

زاہد کسیکی چشم نشیلی کی یاد مین
سب پارسائی چھوڑکے میخوار ہو چکا

سرپر قضا یہ کہتی ہے ای رہرو عدم
غفلت سے چونک قافلہ تیار ہو چکا

اسکو ضرور طفل برہمن سے عشق ہے
زاہد بھی دیکھو صاحب زنار ہو چکا

دیدار کا مزہ تو ملا کوہ طور کو
موسی کو جلوہ دیکھنا دشوار ہو چکا

۳۸ شبیر۔ جناب شاہ شبیر بادشاہ صاحب قادری ملتانی

داغ جنون کو دیتے ہین گل سے مثال وہ
سینہ ہمارا غیرت گلزار ہو چکا

دیکھا نگاہ ناز سے کس شوخ چشم نے
پامال اک نظر مین دل زار ہو چکا

بے طاقتی سے ٹھوکرین کھاتا ہے ہر جگہ
تیرا مریض عشق بہت زار ہو چکا

کیا کیا ترے فراق مین رنج و عذاب ہے
اب غیر حال میرا مرے یار ہو چکا

دل کسطرح یہ زلف گرہ گیر سے چھٹے
واللہ کس بلا مین گرفتار ہو چکا

شبیر ہے نصیب تمہارا عروج پر
لو شوخ بیوفا تو وفادار ہو چکا

۳۹ شایق۔ جناب ابو الحیا مولوی سید اعظم علی صاحب تلمیذ حضرت مائل

نام خدا جوان مرا یار ہو چکا
مشق ستم سے اور ستمگار ہو چکا

ویران جنون مین سب مرا گھر بار ہو چکا
وحشی کا جامہ دامن کہسار ہو چکا

بے پردہ جب وہ چاند سا رخسار ہو چکا
نار لحد سے مہر بھی فی النار ہو چکا

تو بہر سیر لے گل خوبی ادہر بھی آ
سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہو چکا

تسکین وہ ندہی سے دل زار و خوار کے
سینہ ہمارا خانہ بیمار ہو چکا

مضمون وصل سے ہوی تسکین قلب کی
تعویذ ہول ہجر خط یار ہو چکا

میرے گناہ حشر مین ظاہر ہون سب پہ کیون
جب پردہ پوش تو مرے ستار ہو چکا

اجی نہین یہ آپکی ضد سو وہی رد شمول
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

ہو سیر کھینچ لے جو وہ مانند کہربا
فرقت مین نخل کاہ تن زار ہو چکا

دست جنون سے عشق مین یون بچیا اوڑہین
جبہ ہمارا قابل دستار ہو چکا

صد شکر خاک ہو گیا کوے یار مین
نقش قدم کو چوم لیا پیار ہو چکا

دو دن مین وہ نگاہ محبت نہین رہی
کیا ارتباط آپکا اے یار ہو چکا

نکلا ہے لال ہو کے ترا تیر زخم سے
لے سرخ سرخ ہر لب سوفار ہو چکا

آیا ہے وقت نزع عیادت کو واہ واہ
کام اب ترے مریض کا اے یار ہو چکا

واعظ مرنے چھوڑ کے فردوس کون جائے
جنت کا باغ کوچہ دلدار ہو چکا

شایق کو کیا غرض جو کرے ہجر کا گلہ
جام مئے وصال سے سرشار ہو چکا

شفق۔ جناب علی بن ناصر صاحب مدراس تلمیذ حضرت لایق

سودا یہ مجکو بر سر بازار ہو چکا
دل بیچ کر مین اوسکا خریدار ہو چکا

جب سے کہ عاشق بت پندار ہو چکا
تسبیح مجکو رشتہ زنار ہو چکا

پیدا جہان مین تجسا طرحدار ہو چکا
ہر کوئی تیرا دل سے طلبگار ہو چکا

زیور مین خوب چھپگئے اور نہ بے نقاب
اب ہر طرح سے دیکھنا دشوار ہو چکا

تشخیص میری کر کے طبیبون نے یون کہا
یہ لاعلاج عشق کا بیمار ہو چکا

مجکو نہین ہے کام مئے خوشگوار سے
جام شراب عشق سے سرشار ہو چکا

تکرار سے یہ ہٹ ہے یہ ضد سے حصول کیا
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

تہا رنگ نیلگون پہ فلک کو شفق گھمنڈ
لو آہ سے وہ آج دہوان دہار ہو چکا

شیدا۔ جناب مولوی قاضی محمد عبد الرشید صاحب صدیقی تلمیذ حضرت حفیظ

اس آہ سرد اور مری چشم تر سے حیف
اخفا جو میرا زار رہا اظہار ہو چکا

قسمت سے میری اونکی زبان کو بدل دیا
اقرار ہوتے ہوتے جو انکار ہو چکا

انصاف کی امید رہے مستغیث کیون
حاکم بہی شوخ تیرا طرفدار ہو چکا

ہے نزع مین پہ ہمت بسمل تو دیکھئے
قاتل سے پوچھتا ہے کہ کیا وار ہو چکا

برسون ہی ضد رہیگی تو مشکل ہے دلربا
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

شیدا خوشی سے پہلے سماتے نہین ہو تم
کیا آج اوس سے وصل کا اقرار ہو چکا

شیدا تو چھوڑتا نہین اب ہی تو نکا عشق
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا

۴۲ شیدا- جناب احمد بن عوض صاحب ابی اللیل

ترچھی نگہ سے اوس نے جو دیکھا شب وصال
سینہ سے میرے تیر کوئی پار ہو چکا

وہ دیتے ہین سزائین مجھے اوٹھتے بیٹھتے
اک بوسہ کیا لیا کہ گنہگار ہو چکا

کبتک تپ فراق کے صدمے اوٹھائین ہمن
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

مست الست کیون نہ کہون اوسکو زاہدو
جو بادۂ طہور سے سرشار ہو چکا

منسوب تیرے حسن سے ہوتا نہین قمر
شرمندہ تجھکو دیکھ کے سو بار ہو چکا

شیدا اب اوسکو نار جہنم سے خوف کیا
جو کلمہ گوئے احمد مختار ہو چکا

۴۳ شیدا- جناب ابو المظفر محمد اکبر شریف صاحب تلمیذ حضرت واجد

بیٹھکے انکو مین نے سنایا شب وصال
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

گلرو سے کہدو قبر مین مجھکو اتار کر
عاشق تمہارا داخل گلزار ہو چکا

رنج و الم مصیبت و اندوہ درد و غم
ان تین چار کا مین خریدار ہو چکا

کبتک اوٹھاؤن ہجر کے صدمے نگار من
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

ساقی مجھے شراب کی خواہش نہین رہی
دل چشم یار دیکھکے سرشار ہو چکا

شیدا ہے جسکے دل مین محمد کا عشق پاک
وہ جنت نعیم کا حقدار ہو چکا

۴۴ صاحب- جناب غلام محمد خان صاحب

واللہ جسقدر ہو ستم کر لو اے بتو
دل دیکے مین تمہین تو گنہگار ہو چکا

رسوا ہوا ذلیل ہوا مبتلا ہوا
کیا کیا تمہارے عشق مین اے یار ہو چکا

پھر بھی کبھی کرم کی نظر ہو ادھر حضور
ایفائے وعدہ آج تو اے یار ہو چکا

چھوٹا جو زلف سے لیا تیر نگاہ نے
آزاد ہو کے دل یہ گرفتار ہو چکا

کہنا کسی کا ناز سے ہے یاد صاحبا
تو تو ہمارا محرم اسرار ہو چکا

۴۵ عشقی - جناب غلام مصطفےٰ صاحب نائب محل نواب المختار الملک بہادر

ہوتا بہم ہے عشق و محبت کا یون اثر
مین یار کا ہوا تو مرا یار ہو چکا

سودائی کر دیا ہے ترے حسن نے مجھے
رسوا مین عشق مین سر بازار ہو چکا

سمجھا سوا خدا کے نہین کوئی چارہ ساز
چارون طرف سے جبکہ مین ناچار ہو چکا

محبوب خوب چاہیے اور شراب ناب
روزہ نماز ہو چکی افطار ہو چکا

عشقی ہوی نبی کی زیارت جو خواب مین
جاگے نصیب خفتہ مین بیدار ہو چکا

۴۶ عزیز - جناب نواب عزیز یار جنگ بہادر ناظم عطیات ضلع اطراف بلدہ

مایوس وصل سے یہ دل افگار ہو چکا
جینے سے تنگ جان سے بیزار ہو چکا

گو وصل کا زبان سے انکار ہو چکا
نیچی نگاہین کہتی ہین اقرار ہو چکا

غیرونکا وصف میرا گلہ منہ سے آپکے
سو بار سن چکا ابھی سو بار ہو چکا

اب کیا کرینگے آ کے مسیح آسمان سے
کام اس مریض ہجر کا سرکار ہو چکا

غیرون کے سامنے نہ کیا ہوگا لاکھ بار
منہ پر مرے گلہ مرا سو بار ہو چکا

تاثیر کا پتا نہین ملتا کہ ہے کہان
نالہ اگرچہ عرش سے بھی پار ہو چکا

بیٹھو بھی ہو چکے کئی پامال مٹ چکے
بس امتحان شوخئ رفتار ہو چکا

مجھکو امید اور تھی قاصد نے یہ کہا
محضر تمھارے قتل کا تیار ہو چکا

عاشق کا دل وفا نکریگا غلط غلط
یہ جسکا ہو چکا مرے سرکار ہو چکا

تجھسے پھریگا حشر کے دن بھی نہ میرا دل
روز ازل سے تیرا طرفدار ہو چکا

صدقے تری زبان کے پھر کہہ لے ایکبار
بوسہ کا وعدہ وصل کا اقرار ہو چکا

صدقے گذر گئین تری وعدہ خلافیان
ظالم ہزار مرتبہ اقرار ہو چکا

وعدے پہ اوسکے ہمنے رقیبون سے یہ کہا
تم بھی رہو گواہ کہ اقرار ہو چکا

اب امتحان کرتے ہو کیا تم عزیز کا
مدت ہوئی وہ جان سے بیزار ہو چکا

۴۷ عالم - جناب عالمگیر محمد خان صاحب تلمیذ حضرت حبیب

پامال بیگناہ میں سو بار ہو چکا
ہونا تھا جو وہ چرخ ستمگار ہو چکا

ہائے نہ وہ گذر گئی وعدے کی یہ بھی رات
میرا نصیب خواب سے بیدار ہو چکا

جھیلیں تمہارے عشق میں کیا کیا مصیبتیں
بدنام بارہا سر بازار ہو چکا

باقی ہے تھوڑی رات نہ جھگڑو نہیں ٹالئے
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

یارب کہیں وہ آکے دم نزع ایک بار
کیوں اب تو تیرا آخری دیدار ہو چکا

ایفا نہ ایک بار کیا تمنے جان جان
وعدہ برائے نام تو سو بار ہو چکا

ناصح کمند گیسوئے شبرنگ یار میں
مدت ہوئی دل اپنا گرفتار ہو چکا

اٹھ جا مرے سرہانے سے ناداں بن طبیب
اچھا دوا سے عشق کا بیمار ہو چکا

ہو لیگا کیا کسی کا یہ کہنا شب وصال
للہ اب تو جانے دو بس پیار ہو چکا

ہوں دل گرفتہ مغز نہ کہا میرا ناصحا
ہونا تھا مجھکو عشق کا آزار ہو چکا

جلوہ دکھایا یار نے جسدن سے خواب میں
کھلتا ہے خود نصیب میں بیدار ہو چکا

صبر و سکون ہے ہوش و خرد ہیں نہ دین و دل
سرمایہ میرا داخل سرکار ہو چکا

جسکو گئے تھے چھوڑ کے کل نیمجان حضور
رخصت یہاں سے آج وہ بیمار ہو چکا

عالم کو خوف آتش دوزخ کا کچھ نہیں
دل سے غلام احمد مختار ہو چکا

۳۸ عفیف ۔ جناب نواب میر نصر اللہ صاحب تلمیذ حضرت خفیف

وعدوں سے میں جناب کے ناچار ہو چکا
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

کچھ ڈر نہیں گنہ صغیر و کبیر کا
شافع ہمارا سید ابرار ہو چکا

دونوں جہان کے سود سے اوسکو نہیں غرض
جو دخت رز کا دل سے خریدار ہو چکا

ایکبار میرے پاس نہ آیا وہ بیوفا
سو باریوں تو وعدہ و اقرار ہو چکا

شاہ و وزیر سے نہیں مطلب مجھے حضور
میں آپکا غلام وفادار ہو چکا

۳۹ عزم ۔ جناب علی بن بوبکر صاحب جمعدار تلمیذ حضرت لائق

پھر دل کو میرے عشق کا آزار ہو چکا
جینا پھر اپنا ہجر میں دشوار ہو چکا

کیونکر زمیں دبائیگی مجھکو مزار میں
میں تو فدائے حیدر کرار ہو چکا

کچھ انتہا ہے روٹھنے کی وصل مین حضور
للہ مان لیجیے انکار ہو چکا

اللہ رے توجہ پیر مغان کا فیض
بس اک نظر مین شیخ بھی میخوار ہو چکا

اسد رجہ ناتوان کیا تیرے ہجر نے
خم بار سر سے میرا تن زار ہو چکا

کیا حال اوس سے پوچھتے ہین ہجر کا حضور
فرقت سے عزم آپ کی بیزار ہو چکا

عاصی ۔ جناب مولوی سید عبدالرحمن صاحب

اب اس بلا سے جان بچانا محال ہے
دل اوسکے گیسوؤن مین گرفتار ہو چکا

اب عمر بھر نہ کھاونگا دھوکا کسیکا مین
دل دیکے ایکبت کو مین ہشیار ہو چکا

اللہ رے بیکسی کہ اثر نام کو نہین
نالونکا امتحان بھی سو بار ہو چکا

گاہک فقط تھے یوسف کنعان کے اہل مصر
تیرا تو سب جہان خریدار ہو چکا

وہ بوالہوس ہین مرتے ہین جو ہر حسین پر
مین جان و دل سے آپکا سرکار ہو چکا

اوٹھی نقاب وہ رخ پر نور یار سے
وہ آفتاب حشر نمودار ہو چکا

گردن جھکاے ہم ہی ہین مقتل مین منتظر
غیرون پہ وار قاتل خونخوار ہو چکا

مین کیا کہون کہ جان ہی تن سے نکل گئی
جب یہ سنا کہ غیر ترا یار ہو چکا

عاصی مجھے ہے عشق محمد کی آل سے
مین مستحق رحمت غفار ہو چکا

عقیل ۔ جناب محمد علی صاحب تلمیذ حضرت کاشف

آشفتہ دل کا مطلب خط وصل ہے حضور
للہ مان لیجیے انکار ہو چکا

لاکھون برس نہ اوترے الہی سرور یہ
مین جام وصل سے ابھی سرشار ہو چکا

اللہ رے اجتناب وہ کہتے ہین ناز سے
بوسہ لیا جو میرا گنہگار ہو چکا

ہم کیون کرین تلاوت قرآن واعظا
جب روبرو وہ مصحف رخسار ہو چکا

سوتے ہو کیا عقیل اوٹھو خواب سے ذرا
اب قافلہ تو جانیکو طیار ہو چکا

عازم ۔ جناب منشی محمد بندہ علی صاحب تلمیذ حضرت شعلہ

دل دے چکا خراب ہوا خوار ہو چکا
مین عشق کی بلا مین گرفتار ہو چکا

بیفائدہ یہ کوشش بیجاہے کسلئے　　اچہا مسیح سے ترا بیمار ہوچکا
سودو زیانکا آیا نہ مطلق مجہے خیال　　مین جان و دل سے اوسکا خریدار ہوچکا
وعدہ وفا نہ آپ کا اکبار ہی ہوا　　اقرار مجہ سے وصل کا سوبار ہوچکا
کس منہ سے اب شکایت دلدار مین کرون　　جب اپنا دل ہی اوسکا طرفدار ہوچکا
عاشق سے گر رہینگی یہی لن ترانیان　　محشر مین پہر تو آپ کا دیدار ہوچکا

عاجزؔ - جناب راجہ گور کرن بہادر تلمیذ حضرت حشمؔ

ایسا خراب حال دل زار ہوچکا　　مانند گل کے تہا مگر اب خار ہوچکا
وعدہ کیا تہا آینکا لیکن نہ آئے آپ　　مانع تہا کون ہے سے جب اقرار ہوچکا
ہر دم نظر مین رہکے بہی چہپتا ہی مجہ سے تو　　دعوی تو پردہ داریکا بیکار ہوچکا
جلد آکے مجکو دیکہ لو ورنہ یہ جان لو　　ملک عدم کو راہی یہ بیمار ہوچکا
رنج فراق یار کی مطلق نہین ہے تاب　　جاتی نہین ہے جان مین بیزار ہوچکا
یہ دل ہے نذر آپ کے منظور کیجیے　　للہ مان لیجیے انکار ہوچکا
مذہب مین میرے شیخ و برہمن کو خلل کیا　　عاجزؔ بتو نکے عشق مین دیندار ہوچکا

غضنفرؔ - جناب ابو الفخر محمد اسد اللہ صاحب تلمیذ حضرت محفوظؔ

عاشق تمہارا ہوکے گنہگار ہوچکا　　ہویا ہنو خطا مین خطاوار ہوچکا
مقتل مین اونکو رحم بہی آیا تہا اوس گہڑی　　تہنڈا جب اونکا عاشق بیمار ہوچکا
دم پر مرے بنی ہے بگڑنے سے آپکے　　للہ مان لیجیے انکار ہوچکا
اب میرے درد و غم مٹے دشمن کے کہان　　اب کیا ہے اوس سے وصل کا اقرار ہوچکا
اتنے سہے ہین درد و الم جان زار پر　　جینا فراق یار مین دشوار ہوچکا
گہبرا رہا ہے کیون دل بیتاب اسقدر　　لے آج اوس سے وصل کا اقرار ہوچکا
یثرب مین اب بلالو غضنفرؔ کو یار سول　　دل اس دیار ہند سے بیزار ہوچکا

غنیؔ - جناب میر داور علی صاحب تلمیذ حضرت رساؔ

اچہا مریض عشق ستمگار ہوچکا　　ملنے سے تندرست یہ بیمار ہوچکا

شاید کہ آپ بھول گئے یاد کیجئے
اقرار ہو چکا ہے کہ انکار ہو چکا

مجھ مین ستم اٹھانیکی طاقت کہان ہے اب
ہر ایک عضو ضعف سے بیکار ہو چکا

اب کیا رہا حجاب جو کہل کہیلتے نہین
ہونا جو تہا وہ کام تو اے یار ہو چکا

رحم آگیا نہین جو کہا ہاتہ جوڑ کر
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

جلد اوٹھکے چل مدینے کو حیلہ ہے کسلئے
جب اے غنی تو ہند سے بیزار ہو چکا

غنیمت۔ جناب غلام نبی صاحب تلمیذ حضرت وہدی

کہدو مسیح سے ترا بیمار ہو چکا
اچھا ترے علاج سے آزار ہو چکا

ہوتا ہے کوئی دم مین ہمارا بھی فیصلہ
تیغ نگاہ یار کا اب وار ہو چکا

کہا و قسم تو دلکو مرے کچھ یقین ہو
وعدہ تو ایسا آپکا سو بار ہو چکا

سختی ہو یا کڑی ہو اٹھانینگے عشق مین
ہونا جو تہا وہ ناصح غمخوار ہو چکا

کیا خاک وصل یار کی اب آرزو کرون
الفت سے بیوفا کے مین بیزار ہو چکا

اب عاشقون کی خیر ہو اونکے حنا کا رنگ
بنکر شفق فلک پہ نمودار ہو چکا

چمکا ہے تیرا آج غنیمت نصیب کیا
آمادہ وصل پر بت عیار ہو چکا

غزلیق۔ جناب محمد عظیم الدین صاحب تلمیذ حضرت کاشف

باطل سے اب علاقہ رہا ہی نہین ہے کچھ
دل میرا آج حق کا طلبگار ہو چکا

تیری گلی مین دیکھ کے کہتے ہین سب مجھے
جنت کی سیر کرنیکا حقدار ہو چکا

الفت مین ماہ رویونکی ہے مبتلا یہ دل
عشق نبی کو چھوڑ کے بیکار ہو چکا

کیون ڈر ہے روز حشر سے اے دل تجھے مدام
حامی تو اپنا سید ابرار ہو چکا

اچھے تھے عشق جنکے نہتا دلکو اے غزلیق
ہمکو تو انکا دیکھئے آزار ہو چکا

غازی۔ ابو الفتح جناب محمد اسد اللہ شریف صاحب تلمیذ حضرت ثاقب

رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا
ہونا جو تہا سو وہ سر بازار ہو چکا

نظرون مین میرے سفاک سمائی کوئی حسین
سو جان سے مین تیرا خریدار ہو چکا

اون سے امید وصل تھی وہ بھی نہین رہی
لے کام تیرا اے دل بیمار ہو چکا

اب دیر کیا ہے وصل مین للہ آئیے
سو بار مجھ سے آپ کے اقرار ہو چکا

غازی عبث ہر رنج تمھین کو نہین حصول
قسمت مین جو بدا تھا مرے یار ہو چکا

غلام - جناب مولوی غلام حسین شاہ چشتی صابری صاحب تلمیذ حضرت بیدل

دل میرا جب سے اوسکا طلبگار ہو چکا
دنیا کے کاروبار سے بیکار ہو چکا

قیدی تمھاری زلف کا چھوٹیگا کسطرح
دام بلا مین آکے گرفتار ہو چکا

یہ آپکی نہین نہین کبتک سنا کرین
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

اچھا ہے یا برا ہے بنا ہین ضرور آپ
ہر حال یہ تو بندہ سرکار ہو چکا

نالان ہے خوف حشر سے اسطرح کیون غلام
تیرا کفیل حیدر کرار ہو چکا

فدا - جناب فدا حسین خان صاحب فاروقی ملازم دفتر کاغذ محمو

دل لینگے بوسہ دیکے وہ کہتے ہین بار بار
دیکھو پلٹ نہ جانا اب اقرار ہو چکا

ملنے کے حق مین گریہ لیل و نہار ہین
ایفائے وعدہ تم سے تو پھر یار ہو چکا

ہٹ کی بھی کوئی حد ہے کہ تڑکا ہی کر دیا
للہ مان لیجیے انکار ہو چکا

اے دل ہے اونکا یہ ہی تلون اگر تو تو
جام شراب وصل سے سرشار ہو چکا

ائے نہ کیون گلی مین تمھاری علانیہ
رسوا تو اب فدا سر بازار ہو چکا

فغفور - ابوالخیر جناب میر سعادت علی صاحب قریشی تلمیذ حضرت محفوظ

واعظ نہین ہے ہمکو سروکار خلد سے
مسکن ہمارا کوچۂ دلدار ہو چکا

سمجھے ہلال عید ہوئی اسقدر خوشی
پیش نظر جو ابروے خمدار ہو چکا

بے اختیار ہوکے لیا بوسہ آپکا
جو چاہو دو سزا مین گنہگار ہو چکا

بیٹھا جہان وہان سے پھر اُٹھنا محال ہے
اتنا نحیف آپکا بیمار ہو چکا

بیتاب ہون جدائی کی ہو نیکو ہے سحر
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

آواز ہائے ہاے کی آتی نہین ہے آج
پروردگار کیا دل بیمار ہو چکا

اک مدت مدینے سے تہا بوجہ الاماں
مین آج سر کٹا کے سبکبار ہو چکا

فروغ۔ جناب محمد عبد الولی صاحب فاروقی تلمیذ حضرت لمعہ

آمادہ قتل پر وہ ستمگار ہو چکا
اب مین بہی سر کٹانے کو تیار ہو چکا

ہر سو بپا ہے فتنہ محشر جہان مین
بس امتحان لے نگہہ یار ہو چکا

پچتا رہا ہون آپ کو دل مین نے کیون دیا
اب جان سے حضور مین بیزار ہو چکا

جینے کی اب امید نہین ہے کسیطرح
دشمن ہماری جان کا دلدار ہو چکا

اب اے فروغ اسکی رہائی محال ہے
دل دام زلف مین تو گرفتار ہو چکا

فرحت۔ جناب بالا پرشاد صاحب تلمیذ حضرت مہدی

گو وصل کا زبان سے انکار ہو چکا
نیچی نگہہ یہ کہتی ہے اقرار ہو چکا

کیا خاک وہ مسیح سے اپنی دوا کرے
سیر اپنی زندگی سے جو بیمار ہو چکا

جائے پناہ ڈہونڈہتا پہرتا ہے آسمان
عاجز یہ تجہ سے آہ شرربار ہو چکا

یارب وہ دن بہی آئین کہ کانون سے مین سنون
دشمن مرا ذلیل ہوا خوار ہو چکا

تیر نگاہ ناز کلیجہ کو چہید کر
ہم دیکہتے ہی رہگئے بس پار ہو چکا

اچہی تمہارے عشق مین مجکو سزا ملی
سو مرتبہ بلا مین گرفتار ہو چکا

قمر۔ جناب منشی رحمت حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل

قربان مصطفےٰ پہ دل زار ہو چکا
محو جمال احمد مختار ہو چکا

جو دل سے عاشق شہ ابرار ہو چکا
یوسف کا وہ عزیز خریدار ہو چکا

سوئے فلک رسول کو لیکر چلا براق
طائر کیطرح اوڑنے پہ طیار ہو چکا

روضہ کا مصطفےٰ کے تصور جو دلمین ہے
گویا یہ بندہ داخل دربار ہو چکا

درمان طلب ہون آپ سے یا شاہ مرسلین
اچہا مسیح سے دل بیمار ہو چکا

دنیا مین آکے بہول گئے اوسکو ہم قمر
روز ازل خدا سے جو اقرار ہو چکا

قائل۔ جناب ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

فردائے حشر باقی ہے کل کی امید مین | کل پھر وفائے عہد کا اقرار ہو چکا
دو دو دل حزین سے برستا تھا خون دل | دل تھمگیا وہ ابر شرر بار ہو چکا
آغوش آرزو ہو نکیون ہر دہان زخم | شیدائے سرخی لب سوفار ہو چکا
دلمین کٹھک رہی ہے یہ افسردگی کہ آج | سامان دعوت مژہ یار ہو چکا
قائل خدا کیواسطے جانید و دل لگی | واعظ سے جھگڑا آپ کا سو بار ہو چکا

قادر۔ جناب قادر حسین صاحب تلمیذ حضرت داغ

وہ سخت جان ہون کہتا ہے قاتل یہ بار بار | خنجر کے ساتھ ہاتھ بھی بیکار ہو چکا
ہنسنے ہی دل دیا تو دیا کس کو ہائے ہائے | مشہور جو زمانہ مین عیار ہو چکا
تو کوستا تھا جس کو مری جان رات دن | مژدہ ہو تجکو وہ ترا بیمار ہو چکا
کہتا ہے میرے لاشہ پہ وہ شوخ فتنہ گر | کیا انتظار وصل مرے یار ہو چکا
قیمت ہمارے دل کی چکائینگے گر رقیب | سودا ہمارا آپ کا سرکار ہو چکا
سوتا نہین یقین کرون اسکا کیا علاج | ہونے کو لاکھ وصل کا اقرار ہو چکا
کیونکر ہو اعتبار مجھے قول کا ترے | وعدہ اسی زبان سے سو بار ہو چکا
بوسہ لئے بغیر نچھوڑونگا آپ کو | حجت نکیجیے بہت اصرار ہو چکا
اے شیخ چھوٹے بادہ کشی مجھ سے کسطرح | مشہور مین تو رند قدح خوار ہو چکا
اب اسکو آپ لین کہ دلمین اختیار ہے | دل میرا نذر آپ کے سرکار ہو چکا
کل سرفروش جمع رہین کوئے یار مین | اعلان آج یہ سر بازار ہو چکا
دل بیقرار جان حزین اور جگر مین درد | صحت پذیر اب ترا بیمار ہو چکا
قادر جو انتظار مین آنکھین ہوئین سفید | تجکو نصیب یار کا دیدار ہو چکا

قیصر۔ جناب مولوی حسین عباس صاحب تلمیذ حضرت ہاتف

ہونا تھا تیری چاہ مین جو یار ہو چکا | رسوا ہوا خراب ہوا خوار ہو چکا
طاقت نہین ہے ضبط کی فرقت مین آنکی | للہ مان لیجیے انکار ہو چکا
ہم زندگی جہان مین کرین کس امید پہ | افسوس دل بھی اوسکا طرفدار ہو چکا

عشق صنم مین ہو گیا زاہد کا حال اور — تسبیح چھوٹی صاحب زنار ہو چکا
اللہ رے تصور حسن لقائے دوست — بند آنکھین مین نے کی مجھے دیدار ہو چکا
قیصر جہا مین حضرت ہاتف کی فیض سے — طرز سخن سے خوب خبردار ہو چکا

قیصر۔ جناب سید احمد اللہ صاحب

قسمت ہے اپنی وعدہ وفا ہو نہو مگر — قول و قسم سے وصل کا اقرار ہو چکا
کہتا ہون دست بستہ دم عرض مدعا — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
دشمن جو تہا حضور کا خالق کی فضل سے — رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو چکا
گذری تمام رات منالیتے ہین ای حضور — آغوش مین اب آئے انکار ہو چکا
موسی کیطرح سب ہین کہڑی جلوہ گاہ مین — پردہ سے باہر آئے انکار ہو چکا
بلوائے مدینہ مین قیصر کو یا رسول — بیزار دل یہ ہند سے سرکار ہو چکا

کرب۔ جناب برہان الدین احمد صاحب

بیگانون مین عزیزون مین مین خوار ہو چکا — کیا کیا نہ تیرے واسطے اے یار ہو چکا
وعدہ ترا وصال کا سو بار ہو چکا — پورا مگر نہ ایک بہی اقرار ہو چکا
کے عبث ہین آپ عیادت کیواسطے — رحمت نصیب آپ کا بیمار ہو چکا
پاس وفائے عہد نہ تونے کبھی کیا — سو بار یون تو وصل کا اقرار ہو چکا
اب کیا ہے میرے پاس جسے دون حضور کو — اک دل تہا سو تصدق سرکار ہو چکا
ممکن نہین کہ زلف کے پہندے سے چہٹ سکے — دل مبتلائے گیسوی خمدار ہو چکا
اک بوسہ مجکو دیجئے دل شاد کیجئے — للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
امید ہے شفا کی تو اللہ کی ذات سے — عیسے مرے علاج سی بیزار ہو چکا
دنیا سے دین سے مجھے اب کام کیا رہا — الفت کا جام پیکے مین سرشار ہو چکا
برقع اوٹہا کے کہتے ہین دکہلا کی وہ جھلک — بس ابتو آپ کو مرا دیدار ہو چکا
پروا نہین کرب کو حسینون تمہاری اب — اوسکو تو عشق احمد مختار ہو چکا

گنہگار۔ جناب ابو ہاشم سید غوث صاحب تلمیذ حضرت ششدر

اے چارہ گر دوا سے مری فائدہ نہین
مدت سے دل یہ ہجر مین بیمار ہو چکا

افسوس کی جگہ ہے وہ میری خبر نہ لے
جسکے لئے ذلیل ہوا خوار ہو چکا

بوسوں سے رخ جو نیلا ہوا بولے طیش سے
ظالم بس ابتو چھوڑ ترا پیار ہو چکا

ابتک ہی وہ نہ جاگے جوانکی نیند سے
نالون سے میرے حشر نمودار ہو چکا

بوسے لئے بلائین ہی لین یا دن پڑ چکے
للہ مان جایئے انکار ہو چکا

دولت سرائے یار یہ سنئے جناب دل
کل جائیگا آج تو دربار ہو چکا

سیر بہشت تجھکو مبارک ہو زاہدا
مسکن ہمارا کوچۂ دلدار ہو چکا

مراد۔ جناب ابو الکرم مرزا مراد حسین خان صاحب تلمیذ حضرت روح

للہ ہاتھ روک لو اب قتل عام سے
کشتون کا ہر مقام پہ انبار ہو چکا

یان آنکھ بند ہوتی ہے اپنی جہان سے
وان بند اونکا روزن دیوار ہو چکا

آزاد ہوگیا وہ دو عالم کی قید سے
زلفون مین آپکی جو گرفتار ہو چکا

کیا حال دل سنائین کہ تنہا نہین ہین وہ
خلوت مین اونکی مجمع اغیار ہو چکا

پھر آج لیکے آئے ہو کیا میکدے سے شیخ
کل تو گرو جناب کا دستار ہو چکا

مجید۔ جناب مرزا جہاندار علی بیگ صاحب تلمیذ حضرت کاشف

پریون سے ہے غرض نہ غرض حور عین سے
دلدار کا مین دل سے طلبگار ہو چکا

کیا خوف روز حشر کی سختی کا ہے ہمین
مالک ہمارا احمد مختار ہو چکا

جان کندنی سے خوف نہ کھٹکا ہے قہر کا
حامی ہمارا احمد مختار ہو چکا

ایسا نحیف کر دیا آزار عشق نے
چلنا ہی دو قدم مجھے دشوار ہو چکا

کیا حاسدونکا ڈر ہے چلو شوق سے وہان
دلدار آج اپنا طرفدار ہو چکا

محفوظ۔ جناب ابو المکارم حافظ شیخ محی الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت داغ

دل مبتلائے نرگس بیمار ہو چکا
ہونا جو تھا وہ جان کو آزار ہو چکا

گر ہے یہی تغافل و بیداد آپکی
اچھا ضرور آپ کا بیمار ہو چکا

ہونے لگی نمود سحر وہ نہ آئینگے
بس انتظار دیدۂ بیدار ہو چکا

کل جسکو آپ کوس رہے تھے اٹھا کے ہاتھ
اے مہربان آج وہ بیمار ہو چکا

مجھ نیم جان کا کام ہی پورا نہ کر سکے
اسپر ہی تمکو ناز تھا بس وار ہو چکا

امیدوار ہون تری رحمت کا اے کریم
اپنی خطا سے گو مین گنہگار ہو چکا

مایوس ہو نہ ہجر مین اے دل تو وصل سے
مژدہ ہو آج یار سے اقرار ہو چکا

اب تو کسی حسین کا دھوکا نہ کھائیگا
محفوظ فن عشق مین ہشیار ہو چکا

مشتاق۔ جناب مولوی علاؤالدین احمد صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

آخر کو رفتہ رفتہ مین نادار ہو چکا
تاراج سارا عشق مین گھر بار ہو چکا

عزت رہی ہے کون سی ظالم کے عشق مین
رسوا تو بارہا سر بازار ہو چکا

ناصح سنیگا رام کہانی وہ کیا تری
جو رند خادم در خمار ہو چکا

دل اوس پہ آ گیا مری اب جان جا چکی
مین درد کا الم کا خریدار ہو چکا

اوس خانمان خراب کی حسرت نہ پوچھیے
مایوس وصل سے جو دل افگار ہو چکا

اس چرخ پر جفا کو الٰہی خبر نہو
اوس بت سے آج وصل کا اقرار ہو چکا

صبح شب وصال خفا مجھسے کیون ہین آپ
مین کیا کرون قصور تو سرکار ہو چکا

وہ آئی ہچکی دیکھیے وہ آنکھین پھر گئین
وہ سمجھے کہ عشق کا بیمار ہو چکا

لیجائین جان اب ملک الموت شوق سے
اب کیا ہے غم کہ یار کا دیدار ہو چکا

منصف۔ جناب میر غلام علی خان صاحب تلمیذ حضرت شوق

محشر کے دار و گیر سے کیا خوف ہے ہمین
حامی ہمارا سید ابرار ہو چکا

دلدار سے کبھی نہ پھرے گا ہمارا دل
بس ہو چکا یہ جس کا طرفدار ہو چکا

ان روزون کس بہار پہ ہین داغہائے دل
سینہ ہمارا تختۂ گلزار ہو چکا

مشہور اوسکا نام جو آمرزگار ہے
جنت کا مستحق یہ گنہگار ہو چکا

بخشوگا یا نبی تری امت کو روز حشر
حضرت سے اور خدا سے یہ اقرار ہو چکا

تربت مین مجکو رکھ کے یہ اونسے کہو کوئی
پیوند خاک آپ کا غمخوار ہو چکا

وہ وقت اختلاط یہی مجھ سے کہتے ہیں | پہلو سے ہٹ کے لیٹو مری یار ہو چکا
سرکار اتنی ضد نہیں زیبا ہی وصل میں | للہ مان لیجئے انکار ہو چکا
کیا انکے منہ کو تکتے ہو منصور خیر ہے | دل سے تمہارے تیر نظر پار ہو چکا

ماہر۔ جناب سید علی رضا صاحب تلمیذ حضرت حبیب

اقرار ہو کے وصل سے انکار ہو چکا | اب تک یہ اتفاق تو سو بار ہو چکا
لو اپنا کام کر گیا تیر نگاہ ناز | دل چھید کر جگر کے مرے پار ہو چکا
ساقی قبالہ شیخ سے لے خانقاہ کا | پورا حساب جبہ و دستار ہو چکا
آیا فسانہ درد کا صیاد کو پسند | آزاد اب یہ مرغ گرفتار ہو چکا
آنکھوں سے شعلہ نکلے ہیں ای مردمان چشم | ثابت ہے اب کہ خون دل زار ہو چکا
جلد آکے دیکھیئے نہیں پہونچیگی یہ خبر | راہی عدم کو آپ کا بیمار ہو چکا
بسمل ہوئے ہیں حسرت و ارمان بہی لکھا | کس کسکا خون دیکھ ستمگار ہو چکا
رحمت سے دور کیا ہے اگر بخشدے کریم | واعظ یہ سچ ہے میں تو گنہگار ہو چکا
کہتے ہیں ذکر غیر پہ مجھ سے بگڑ کے وہ | بس چپ رہو کہ شکوہ اغیار ہو چکا
تو نے جلا دیئے جگر و دل شب فراق | میرا تو کام آہ شرربار ہو چکا

نعیم۔ جناب چاوس محمد بن عبد اللہ صاحب تلمیذ حضرت شمس الضحیٰ

بوسہ طلب میں کر کے گنہگار ہو چکا | ناکردہ کار میں تو خطاوار ہو چکا
پھر اس پری سے وصل کا اقرار ہو چکا | لو بخت خفتہ پھر مرا بیدار ہو چکا
وہ رشک ماہ بام پہ جب شب کو آ گیا | مطلع فلک پہ صاف نمودار ہو چکا
کیا فائدہ چھپاؤں اگر لاکھ طرح میں | جو بھید تھا وہ خلق میں اظہار ہو چکا
بوسہ مجھے ملا ترے خال ملیح کا | اب سرفراز تیرا نمکخوار ہو چکا

نجیب۔ جناب سید منتجب الدین صاحب

جلدی مدینہ میں مجھے بلوائے حضور | اب میں دکن کے رہنے سی بیزار ہو چکا

ناحق خفا ہین وصل سے مجہ بیگناہ سے
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

ایک لخت رنج و غم مری دل سے جدا ہوے
جب وصل کا حضور سے اقرار ہو چکا

مصروف ہین سنگار مین مجہ سے ہے بیرخی
شاید کسی سے وصل کا اقرار ہو چکا

اغیار کو غم و الم و رنج ہے نصیب
جسدن سے یار میرا طرفدار ہو چکا

مین دین کا ہوا نہ رہا مین جہان کا
آخر بتون کے عشق مین بیکار ہو چکا

نحیف ۔ جناب مولوی محمد سید عزیز الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

دل عشق مین بتون کے گرفتار ہو چکا
دنیا و دین دونون سی بیزار ہو چکا

عاشق تمہارا مرنے پہ طیار ہو چکا
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

سائل ہون ایک بوسہ کا مدت سی گلعذار
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

آجاے ایکبار عیادت کو وہ حسین
بیمار اس غرض سے مین سو بار ہو چکا

کوثر کا ساقی اور قسیم بہشت و نار
روز ازل سے حیدر کرار ہو چکا

رسوا ہوے خراب ہوے آبرو گئی
تقدیر کا لکھا جو تہا اے یار ہو چکا

رہتی ہے راتدن می الفت بہری ہوئی
دل میرا گویا خانۂ خمار ہو چکا

یہ مضطر و نحیف و غریب و حزین و زار
روز ازل سے بندہ سرکار ہو چکا

واجد ۔ جناب محمد عبد الواجد صاحب تلمیذ حضرت والہ

اکبار جسکو یار کا دیدار ہو چکا
پہر اوسکا عمر بہر وہ طلبگار ہو چکا

پہلو مین میرے لیٹے ہے یہ شب وصال
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

ہے شام وصل ہم سے لپٹ جائے صنم
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

کیون بوسہ آپ دیتے نہین اپنی گال کا
للہ مان لیجئے انکار ہو چکا

اب فکر کرنا اوسکے رہائی کی دوستو
زلفون مین میرا دل تو گرفتار ہو چکا

دل میرا آج صورت بسمل تڑپ گیا
جسدم کہ یار جانے کو تیار ہو چکا

واعظ سے کہدو ترک کری اپنی موعظت
مین تو مرید ساقی و خمار ہو چکا

واعظ سنا کے وعظ جگاتا ہی کیا مجھے
مین تیرے وعظ و پند سے بیدار ہو چکا

خرد۔ جناب ابو المظفر خواجہ محمد شفیع الدین صاحب تلمیذ حضرت آ

اے وائے وقف غم دل ناچار ہو چکا
کچھ ہو تری طرف سے جفا ہو کہ لطف ہو
اللہ رے وہ حسن دل افروز دلستان
لیلی خبر ہی ہے تجھے مجنون کے حال کی
کیونکر لگاؤ مین ہون دل مین اثر پذیر
عشاق جتنے آئینگے لٹکینگے دار پر

کچھ ہی خبر ہے طالب دیدا
مین ہر طرح سے تیرا طلبگا
عالم ہے جس کا دل سے خرید
رسوا ذلیل وہ سر دربا
مجروح دل مرا لب سوفار
یہ حکم عام اب سر دربار ہو چکا

مصرع طرح حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

زلف رسا ملی تجھے بخت رسا تجھے

حضرات۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۸ ہجری کی چھٹی تاریخ کے محبوب الکلام کے لئے یہ مصرع طرح عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی نے تجویز فرمایا ہی۔ ماہ شوال المکرم ۱۳۱۸ ہجری کی دسویں تاریخ تک غزلین بنام نائب مہتمم آجانا چاہئین۔

گلدستہ نمبر (۴) جلد (۳) مین ماہ شوال المکرم ۱۳۱۸ ہجری کے لئے یہ مصرع طرح ہو چکا ہے۔

میری ہمت مری غیرت مری جرأت دیکھی

چونکہ اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہٗ کے گرامی نام کی برکت سے
گلدستہ روز بروز ترقی پر ہے لہذا تاریخ شروع سے
پندرہ روز پہلے شعرائے ذوی الاحترام اپنی غزلیات
روانہ دفتر فرمائین ورنہ انتخاب سے رہجائینگی۔ کیونکہ پندرہ
روز انتخاب اور تحریر اور طبع کے لئے بہت نہین ہین۔

ضوابط گلدستہ

(۱) جن صاحبون کے اشعار منتخب گلدستہ ہونگے انکو وہ پرچہ جس مین اونکا کلام چھپے گا مفت دیا جائیگا۔

(۲) کلام کا انتخاب اہتمام کمیٹی کریگی۔

(۳) سترہ اشعار سے زیادہ نہ طبع ہونگے۔

(۴) انتخاب پر کسی صاحب کو حق اعتراض نہوگا۔

(۵) غیر طرح غزل یا قصیدہ یا مثنوی بشرط پسند کمیٹی طبع ہوگی۔

(۶) جو صاحب اپنا کلام روانہ فرمائین نام اور پتہ صحیح طور پر لکھین اور اپنا نام صاف خط مین لکھکر روانہ فرمائین۔

(۷) طبع اشتہارات کی نسبت مہتمم سے خط و کتابت کیجئے۔

(۸) لوکل شعرا چونکہ اکثر مکان پر نہین ملتے اونکو حق ہی کہ در صورت دیر رسی دفتر سے معتبر آدمی کے ذریعہ سے گلدستہ طلب فرمائین۔

(۹) اسکے کل حقوق نائب مہتمم گلدستہ ہذا کو دئے گئے ہین روسا و عظام سے عہ روپیہ سالانہ اور پبلک سے چھ روپیہ معہ محصول ڈاک اسکی قیمت قرار دیگئی ہے۔

(۱۰) خط و کتابت بنام رائے ہیرا لال صاحب نشاط نائب مہتمم گلدستہ ہونی چاہیے

نائب مہتمم گلدستہ

نمبر ۹
جلد ۱
محبوب الکلام
قدردان ہی شاہ اسکا ہو شیدۂ سخن نظام
خسرو ملک سخن ہو کیون نہ محبوب الکلام
یہ ماہواری گلدستہ حسب الحکم عالیجناب
مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی جسمین اعلےٰ
شعرائے دکن و ہندوستان کا کلام درج ہوگا مرتبہ
راجہ چندا پرشاد بہادر خلف اکبر مہاراجہ بہادر باہتمام
رائے ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد و علاقہ ۔۔۔ سے

ع

محبوب الکلام کے لئے جو بزرگوار اپنی غزلین بھیجتے ہین انمین بعض اصحاب غلبۂ ذکاوت سے صرف تخلص پر اکتفا کرتے ہین اور اپنے نامِ نامی و محل استقامت کو جلباب خفا مین رکھتے ہین لہذا گلدستہ اُنکے نام حسب شرایط مندرجہ محبوب الکلام روانہ نہین کیا جاسکتا جہان آپ غزلین بھیجنے کی تکلیف گوارا فرماتے ہین اگر نام اور قیام سے بھی اطلاع دیجئے تو سبحان اللہ۔

اطلاع

الله
العظمت
کلام الملوک ملوک الکلام یعنی غزل
اعلیٰ حضرت بندگانعالی کیوان خدم دارا حشم
نوشیروان معدلت سکندر شوکت حاتم سخا خورشید عطا
تاج مہر سپہر اقبال زیبندہ تخت اجلال حضور پر نور
رستم دوران افلاطون زمان فلک بارگاہ سپہ سالار
مظفر الممالک فتح جنگ ہز ہائینس نواب میر محبوب علیخان بہادر
نظام الملک آصفجاہ آصف سلطان دکن خلد اللہ ملکہ
رہا تھا عشق ترا دل میں آرزو ہو کر
بنی ہے داغ وہ اب آرزو لہو ہو کر
ہوے جفا میں بدنام تند خو ہو کر
یہ تجھکو شرم نہیں آتی خوبرو ہو کر

اخیر یاس ہوئی دل کو آرزو ہوکر
نہ میری بات کوئی اُنسے گفتگو ہوکر

یہ میہمان کی توقیر ہے کہ تیر ترا
ہمارے سینہ سے نکلا ہی سرخرو ہوکر

لباس اہل جنونکی یہی ہے قطع و برید
وہ جیب کیا جو نہو چاک پھر رفو ہوکر

بڑا ہی حوصلہ اپنا پلا دے خم ساقی
خیالِ شیشہ ہو کیا خواہش سبو ہوکر

ابھی چلا بھی نہین اپنے گھر سے وہ قاتل
ہم انتظار مین بیٹھے ہین قبلہ رو ہوکر

غبار دلمین جو تہا رشکِ غیر و فرقت کا
ہمارے اُنکے ہوئی آج دوبدو ہوکر

یہ رنگ ڈھنگ نہین خوب ہے دلِ نادان
رہیگا ایک نہ اکدن خراب تو ہوکر

وہ بادہ کش ہون کہ مین بیٹھتا ہون محفل مین
نثار شیشہ و پیمانہ و سبو ہوکر

خدا کو بھی نہ دکھاینگے منہ قیامت مین
ہم آگے اور کے ہون تیرے روبرو ہوکر

پیامبر نے کہا مجھسے ہین تو ٹھیک بنا
کلام آپ کرین اُنسے دوبدو ہوکر

جو بلبلین ہین تو ہے مضطر تو مچھلیان بیتاب
وہ نکلے باغ مین جیسے آب جو ہوکر

بسا تہا رنگ جو آنکھون مین سرخ جوڑے کا
ٹپک رہا ہے وہ پلکون سے اب لہو ہوکر

گناہ خنجر قاتل ہے آبدار بہت
کریگی سرخ مری سجدہ باوضو ہوکر

اسکو ڈھونڈتے مین کیا ہم سوا ے غرض
تلاش کسکی ہو پھر اُسکی جستجو ہو کر

جلانیوالون کو اللہ یون جلاتا ہے
رقیب پر ہے وہ پروانہ شمع رو ہو کر

ہمیشہ سنبلِ پیچان سے بَل کی لیتی ہے
دماغ کرتی ہے وہ زلف مشکبو ہو کر

کسی رقیب کی صورت پہ اچھے مرتے ہین
خدا کی شان ہے یہ بھی کہ خوبرو ہو کر

نہ ہاتھ اپنے ہٹے جب اُٹھے دعا کیلئے
نہ ٹھیری پاؤن بھی سرگرم جستجو ہو کر

ورشکِ گل جو مری پاس تہا تو بزم مین غیر
گیا ہے رنگ کی صورت اُڑا ہے بو ہو کر

دوگانہ شکر کا پڑھنے دو پہلے اے قاتل
ادا نہوگا یہ بسمل سے بے وضو ہو کر

گداز قلب سے اشکو نمین خون کی تھی جھلک
ہمارا دل بھی بہا ساتھ ہی لہو ہو کر

ہمارے اُنکے جو تہا وصل و ہجر کا جھگڑا
وہ طے ہوا ہے بڑی دیر گفتگو ہو کر

سماؤ آنکھ مین آصف کی جب تو ہے خوبی
تم اپنے دل مین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

ارم جناب سید مرتضی احسین صاحب عرف چھجو صاحب شاگرد جناب سید آل حسین صاحب

لگایا دل پہ جو تیر اُس نے روبرو ہوکر
نکل گئین مری سب حسرتین لہو ہوکر

لگا تین شوق سے وہ دلپہ میرے تیر نظر
وہی تو دلمین ہمارے ہین آرزو ہوکر

مری طلب بھی ہی غیرونکو بھی بلایا ہے
وہان سے دیکھیئے کون آئے سرخرو ہوکر

بوقت نقش نگینہ صدا یہ دیتا ہے
نہ دل دکھاؤ رہونگا مین سیاہ رو ہوکر

سدا بہار پہ رہتا نہین کسی کا حسن
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

آہ جناب سید یعقوب علی صاحب تلمیذ جناب خورشید لکھنوی

یہ کھل ملا ترے ابرو سے دوبدو ہوکر
کہ بہ گیا دل زخمی مرا لہو ہوکر

ہماری شرع کی پابندیان کوئی دیکھے
کہ بتکدہ مین بھی جاتے ہین باوضو ہوکر

جو تمنے تیر لگائے تھے ترچھی نظر دکھے
وہ رہگئے مرے سینہ مین آرزو ہوکر

افضل جناب مرزا محمد افضل حسین بیگ صاحب

کریگا آئینہ شرمندہ روبرو ہوکر
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

وہ ماہرو گیا گلشن مین زلف لٹکائے
مہک اُٹھا چمنستان مشکبو ہوکر

مین جانتا ہون کہ وہ شوخ چشم ہین لیکن
کرین تو بات ذرا ہمسے دوبدو ہوکر

نہین ہے جا کہی بھی ہمکو عشق مین پرواہ
کسی کی جاہ مین پھرتے ہین فالتو ہوکر

جہانکو ایک مصیبت مین ڈال رکھا ہے
تمہارے حسن کی شہرت نے چارسو ہوکر

یہی ہے جوش جنون گر تو کیا اُمید اسکی
کہ چاک ہو نہ گریبان مرا رفو ہوکر

جو مہندی ملے ملو شوخ رنگ لائیگا
شریک رنگ حنا مین مرا لہو ہوکر

یہ خود پسندیان اچھی نہین کہا مانو
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

مدا کے فضل و کرم سی یہ ہی امید افضل
جہان سے جائینگے اگرو ز سرخرو ہوکر

کبر۔ جناب محمد افضل حسین خانصاحب تلمیذ حضرتِ خستہ

ہمارا پاس محبت ذرا نہین اُن کو
جو باتین غیر سے ہوتی ہین دوبدو ہوکر

کسی کی زلف معنبر کو چہو لیا شاید
نسیم صبح جو آئی ہے مشکبو ہوکر

عجب نہین ہی کہ طوفان نوح برپا ہو
نکلتے اشک ہین آنکہو نسے آبجو ہوکر

مرا رقیب مرا رشک ہی بنا اکبر
اُس انجمن سے نکالا مجہے عدو ہوکر

ارشاد۔ جناب محمد قاسم علیخانصاحب مدرس سمستان ونیرتی تلمیذ حضرت شاد

انہون نے بات نہ کی ہمسے روبرو ہوکر
سرور دل نہوا لطف گفتگو ہوکر

کیکے ملنے کی یا تنگ ہی جستجو دلمین
جہانمین گہومتے پہرتے ہین کوبکو ہوکر

ہوا جو عشق کسی پارسا طبیعت کا
شراب پیتے ہین ہم اب تو با وضو ہوکر

شہ دکن کے رہین خیر خواہ خوش ہر وقت
پہرین مخالف دید خواہ زرد رو ہوکر

نار کو ہوئی مستی ختن کو مدہوشی
شمیم کاکل مشکین سے مست بو ہوکر

شب فراق مین آنکہین نہی ہین منبع آب
روان ہی قطرہ ہر اشک آبجو ہوکر

نہین رقیبو نسے میرے مجہے گلا اصلا
مجہے خراب کیا دوست نے عدو ہوکر

امید یہ تو نہتی ہائے گردش قسمت
برا یا ہوگیا افسوس اپنا تو ہوکر

خدا نے حسن دیا گل کو عشق بلبل کو
تم اپنے دلمین نہ اتراو خوبرو ہوکر

جہانمین ایک سی ایک خوبرو ہزارون ہین
تم اپنے دلمین نہ اتراو خوبرو ہوکر

غم فراق سے لالہ رخونکے ای ارشاد
نکلتا آنکہہ سے آنسو بہی ہی لہو ہوکر

آرزو۔ جناب نواب سید جعفر علیخان صاحب تلمیذ حضرت محمد حفیظ صاحب

خدا کا شکر کہ وہ میرے روبرو ہوکر
مصیبتین مری کٹتی ہین دوبدو ہوکر

شب وصال بہانہ ہی درد سر کا اُسے — وہ بچنا چاہتے ہین مجھسے حیلہ جو ہو کر
وہ میرا دوڑکے مجکو گلے لگا لینا — وہ تیر اُٹھا کہ بچتا یار روبرو ہو کر
ہر اک جہت مین اُسیکا ہی جلوہ اے زاہد — نماز پڑہتا ہی پہر کیون تو قبلہ رو ہو کر
حسین اَور بھی ہین بے شمار دنیا مین — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر
جناب شیخ کو بھی جام دے کوئی ساقی — سُنا ہی آئے ہین حضرت بھی باوضو ہو کر
وہ کہہ رہے ہین کہ دیوانہ ہم بنا دینگے — نکل تو جائے بھلا کوئی روبرو ہو کر
یہی ہی آرزو اے آرزو مری واللہ — وہ میرے دلمین رہین میری آرزو ہو کر

احقر - جناب ابو العلا محمد علیم الدین عرف عظیم الدین صاحب شاگرد حضرت محفوظ

تری تلاش مین اے سنگدل بت ترسا — کہان کہان مین گیا پای جستجو ہو کر
یہ شوق دل کا تقاضا ہی حشر مین یارب — بلائین یار کی لون تیرے روبرو ہو کر
وہ رند ہون کہ نہ چہوڑونگا میکدہ پس مرگ — رہیگی روح مری ساغر و سُبو ہو کر
چھپا ہوا تھا جو سینہ مین حُسن کا انداز — اُبھر گیا وہ جوانی مین رنگ رو ہو کر
حسین ایک سے بہتر ہی ایک دنیا مین — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر
نہ مار ڈالے کہین قلق خوف ہوتا ہے — وہ میرے دلمین ہین دنیا کی آرزو ہو کر
زمانہ کہنے لگا ہمکو رشک قیس احقر — نکالا نام یہ بدنام کو بکو ہو کر

اطہر - جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب تلمید حضرت بیدل

رہے جو اپنا طرفدار یار تو ہو کر — وہ بگاڑیگا پہر کیا کوئی عدو ہو کر
ہمیشہ آئینہ کہتا ہے دو بدو ہو کر — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر
ہزار اُنکے گلو گیر تھے حسین چمن — کبھی وہ دلمین نہ اترائے خوبرو ہو کر
خدا کیواسطے بگڑو نہ باتون باتو مین — بگاڑو منہ کو نہ اے جان خوبرو ہو کر
نہین ہی ساقی بدست ہم تو خاک جئے — اسیر گردش جام و سُبو ہو کر

عجب نہین ہی جو کشتِ امید ہو سرسبز
اُبل رہی ہی مری آنکھہ آبجو ہو کر

وہ بے حجاب چلا آیا جذبِ الفت سے
کہ جسنے بات کبھی کی نہ روبرو ہو کر

ملا ہی یار جو مدت کے بعد اے اطہر
کرونگے سجدۂ شکرانہ قبلہ رو ہو کر

سلام

سلامی وصف لکھو شہ کا قبلہ رو ہو کر
سُناؤ آیۂ تطہیر با وضو ہو کر

غمِ حسین مین رودون جو قبلہ رو ہو کر
تو نکلین آنکھہ سے آنسو مرے لہو ہو کر

سدا ہی دیکھتے قاسم کی کہتی تہین جو رہین
چلے ہین خلد مین نوشاہ سرخرو ہو کر

غلام ... مولا ہون بخش دے مجکو
خدا سے عرض کرونگا یہ روبرو ہو کر

جو ہی حسین ہی دنیا مین کعبہ مقصود
بہن پڑی رہین سجدہ مین قبلہ سو ہو کر

اخگر جناب کریم بیگ صاحب شاگرد حضرت فاخر صاحب

کیا ہی دربدر اُسنے مو عدو ہو کر
نہ کسطرح پہرون دیوانہ چارسو ہو کر

ابھی آئے مرے پاس آج دخترِ رز
دعا یہ مانگتا ہے شیخ قبلہ رو ہو کر

رقیب کیا کہین اللہ سے تری ہمراز
ہمارا شکوہ اور اس بت سے روبرو ہو کر

پلا رہے ہین وہ صہبائے ارغوانی اب
رقیب بیٹھا ہی پاس اُنکے سرخرو ہو کر

بیدل جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سہارنپوری تلمیذ حضرت غالب مرحوم و مغفور —

قضا جو تے کبھی گرمِ جستجو ہو کر
رخِ مسیح مین چھپ جاؤن رنگ و بو ہو کر

خدنگ سینہ مین بیٹھا ہی آرزو ہو کر
رُکی ہی سانس گلو مین رگِ گلو ہو کر

رگو نمین دوڑتا پہرتا ہی غم لہو ہو کر
انیس جسم ہوا درد مو بمو ہو کر

مٹایا ضعف نے ہستی ہی ناتوانی یون
کہ ڈھونڈھتی ہے قضا مجکو جستجو ہو کر

یہ بیخودی ہے حریفِ خودی کہ جیتا ہوں
نصیب شیشہ و جام و مے و سبو ہو کر

ہوئے شگفتہ و آخر نسیمِ حسرت سے
جو غنچے رہ گئے سربستہ آرزو ہو کر

نکلی ہے جب اُسے کیا جانے کہہ ہی بیا کر
نقاہت دلِ مضطر نے گفتگو ہو کر

پس فنا بھی یہ باقی ہی شوقِ پابوسی
تری گلی میں گئی خاک کو بکو ہو کر

لگی زود پشیمانی میرے مرنے پر
دلِ عدو میں کھٹکتی ہی آرزو ہو کر

حریمِ کعبۂ غیرت سے مت نکال قدم
جیا تو خاک جیا ننگِ آبرو ہو کر

فضائے خانۂ دل پوچھئے حسینوں سے
کہ سیرگہ و بتان ہے مقامِ ہو ہو کر

دل تپانکی تمنا نظر کی بیتابی ÷
کلیم بھول گئے محوِ گفتگو ہو کر

جو آنکھیں رخ کی چکاچوند سے بھر آتی ہیں
دکھائی دیتی ہیں وہ سرو آبجو ہو کر

جو دیکھے مال و حشم شاد کا تو رعب سے ہو
حریف گنگ ملک کو را در عدد ہو کر

جب آیا سامنے بیدل تو آگیا غصہ
ہوا نہ آئینہ معتوب روبرو ہو کر

بدیع جناب محمد بدیع الدین صاحب صیغہ دار محکمہ کمشنری یافت ور الغابات

خدا کرے کہ وہ مل جائے دلبرِ رعنا
مراد میری بر آجائے جستجو ہو کر

تڑپتا ہوں شبِ ہجراں میں تا سحر لیکن
نظر کبھی نہیں آتا وہ ماہ رو ہو کر

ذرا تو آ مری بالیں پہ اے بت گلرو
ہمیں ستائیگا کبتک تو حیلہ جو ہو کر

شبِ وصال کی امید میں رہوں کبتک
یوں ہی پھروں گا میں دیوانہ کو بکو ہو کر

برق جناب ولی داد خان صاحب شاگرد حضرت صدق صاحب

نہ ایک دن بھی ہمارا رہا جو تو ہو کر
جگر ٹپکتا رہا آنکھ سے لہو ہو کر

نظر پڑا نہ کسی میں رنگ دلبو ہو کر
دلوں میں چھپ رہا اُس گل کی آرزو ہو کر

شبِ فراق نے چھوڑا نہیں ہے کچھ اُسمیں
جلاؤ برق کو اپنے نہ شمع رو ہو کر

بشیر جناب ابو المعظم محمد عبد اللہ خان صاحب تلمیذ حضرت حفیظ

اسیطرح جو رہینگے وہ تند خو ہو کر
اڑینگے سب مجھ سے اسمان تگ و پو ہو کر

یہ عکس آئینہ کہتا ہے روبرو ہو کر
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

شہید ناز ہین پروای قتل کسکو ہی
رہینگے کوچۂ قاتل مین سرخرو ہو کر

حسین تجھسے زیادہ ہین اور دنیا مین
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

کیا ہی کانٹون سے تو دامن کا کام عشق
درست دامن کسیہ ہوا رفو ہو کر

ولہٗ

کبھی تو ساقی کوثر کے روبرو ہو کر
مے طہور پیونگا مین باوضو ہو کر

وہ ذکر وصل پہ خاموش ہو گئے ایسے
نہ پوری بات ہوئی کوئی گفتگو ہو کر

ہوا جو سبز ترا چہرہ وقت نظارہ
لگی ٹپکنے مری آرزو لہو ہو کر

یہ رنگ لائیگی بعد فنا بھی خاک مری
رہیگی ہاتھ مین میخوار کے سبو ہو کر

جانی۔ جناب احمد محی الدین خانصاحب شاگرد حضرت خستہ صاحب

ہین آئینہ کیطرف آج گرم نظارہ
وہ اپنے عکس سے لڑتے ہین دو بدو ہو کر

تڑپ تڑپ کے ہمیشہ تمہاری فرقت مین
جو اشک آنکھون سے ٹپکا بھی تو لہو ہو کر

اٹھائین رنج جہان کیا کیا نہ جیتے ارمان کی
جنون بھی پیچھے ہٹا اسکا عدو ہو کر

عمل ہوا نہ کوئی آئینہ کا سکندر گز
دعا مانگین بہت جتنا باوضو ہو کر

سکے نہ جبہ کسی ہو دن تاب جانی سے
شب وصال مین افسوس خندہ رو ہو کر

حافظ جناب سید یوسف صاحب خوشنویس

کہو تمام نفس سے ملی کرو عدو ہو کر
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

دعا یہ کرتا ہون ہر صبح باوضو ہو کر
دکھاؤ روز محشر مین منہ کسکو سرخرو ہو کر

تمہارے دست حنائی کے عشق مین میرا
بہا ہے غنچۂ جگر آنکھ سے لہو ہو کر

کرون جو نالہ فلک جل کے خاک ہو جائے
بہے اک آہ مین دنیا کا دل لہو ہو کر

عجب وصل مین ہچید گفتگو ہو کر
چلی کٹی ہوئی آغاز تم سے تو ہو کر

ملیح چینی رخسار خوبرو ہو کر
مشام جان مین مرے بسگئے ہین بو ہو کر

تمہارے گیسوے عنبر فشانسے ہو کے خجل
اڑا ہے نافۂ مشک تتار بو ہو کر

نہ دخت رز کا ہو نا محرم نہین زاہد ذکر ا
تو اسکا نام بھی جب سے لے تو باوضو ہو کر

غم جدائی دلدار ایک مدت سے
مقیم خانہ دل مین ہے آرزو ہو کر

سراغ دیر و حرم مین ملا نہ کچھ اسکا
کہان کہان نہ پھر آیا مین چارسو ہو کر

شب وصال تھا کچھ حسن و عشق کا مذکور
ملال انکو ہوا اسمین گفتگو ہو کر

برا ہے رشتۂ الفت نہ قطع کیجیے کا
رہے چاک دل کہین ہو جاے پھر رفو ہو کر

کنارہ کش ہوے جاتے ہو بے سبب ہمسے
پھراؤ آنکھین نہ تندر و برو ہو کر

فراق چشم مین رویا جو مین تو اشک کی جا
جگر کے ٹکڑے بہے آنکھ سے لہو ہو کر

بہار مین نہون کیون مست وہ کہ عشق گل
بسی مشام مین جب بلبلون کے بو ہو کر

بلاے جان ہوئی اے زار الفت گیسو
یہ پیچھے پڑگئی کمبخت کیا عدو ہو کر

زعم جناب ابو الفخر سید غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

فلک تو در پئے آزار ہے عدو ہو کر
اور اسپہ تم بھی جلاتے ہو خوبرو ہو کر

وہ بادہ کش ہون پس مرگ روح بھی میری
رہیگی میکدہ مین عاشق سبو ہو کر

یہ اتحاد ہی کیا حسن و عشق مین دیکھو
سیاض دہر مین رہتے ہین رنگ و بو ہو کر

پھپھولے آتش فرقت سے پڑگئے دلمین
جلاؤ ہمکو نہ اتنا بھی شعلہ رو ہو کر

تمہارے دست حنائی کے عشق مین دل
بہا ہے دیدۂ خونبار سے لہو ہو کر

چھٹے گا طائر دل دام زلف سے کیونکر
بلا یہ جانکے پیچھے پڑی عدو ہو کر

کمی نہین ہے حسینونکی باغ عالم مین
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

مین مانتا ہون تجھے خوب [illegible]
تو جان لیگی مری ایک دن عدو ہو کر

خدا عطا کرے [illegible] زعم
دعا یہ کرتے ہین ہم [illegible] ہو کر

ثنا و دعا لی جناب مہاراجا [illegible] راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر

پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرتِ آصف خلد اللہ ملکہ

کلیم آہی گئے غش مین دو بدو ہو کر
ملا نہ کچھ بھی تمہین لطف گفتگو ہو کر

منہ لگے سے کتابی کا لینا ہی بوسہ
ہم اس ارادہ سے آئے ہین باوضو ہو کر

ملا ہی رتبہ شہادت کا عشق مین جنکو
وہی جہان سے جائینگے سرخرو ہو کر

بگڑتے کسلئے ہو ہمسے بے سبب صاحب
ڈراؤ ہمکو نہ اتنا بھی تند خو ہو کر

عیان ہی چار طرف میرے یار کا جلوا
نماز پڑھتے ہو کیون شیخ قبلہ رو ہو کر

فراق یار مین آنکھون سے خون بہا ہی
بہیگئے نہ یہ دلِ محو دن مرا لہو ہو کر

تمہارے جور ہماری وفا زمانے مین
رہینگے بادِ خزان اور رنگ و بو ہو کر

ہمارا چاہنے والا بھی کوئی تم سا ہے
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

ہمین بھی رشک کی نظرون سے دیکھتا ہی کوئی
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

یہان خدا پہ ہے تکیہ وہان ہے کعبہ پہ ناز
عدو سے کہدو ہیگا خراب تو ہو کر

بغیر دیکھے آئے شاد دل دھڑکتا ہے
خدا ہی جانے کہ کیا ہوگا روبرو ہو کر

شائق جناب ابو الحیا سید اعظم علی صاحب تلمیذ حضرتِ لائق

وہ آیا ہو تو نہین میرے جو سرخرو ہو کر
لحد سے روح نکل آئی میری بو ہو کر

نہین ہین خون کے چھینٹے تمہارے دامن پر
لپٹ گیا ہے یہ ارمان مرا لہو ہو کر

ہر ایک جا ہو ولیکن نظر نہین آتے
عجیب پردہ ہے چھپتے ہو روبرو ہو کر

ہماری آنکھونمین آنکھون کا نور بنکے رہو
ہمارے دلمین رہو دل کی آرزو ہو کر

جب اسکا جلوہ عیان اور نہان ہے ای شائق
نماز پڑھتی ہے کیون خلق قبلہ رو ہو کر

شائق جناب شیخ احمد حسن صاحب تلمیذ حضرت ساقی صاحب

تمہین تو شیخ جی کل میکدہ مین تھے بیٹھے
اور آج جاتے ہو مسجد کو باوضو ہو کر

فدا تمھی چلے لئے جان و مال اسو افسوس
ہمین وہ بھول گئے مائلِ عدو ہو کر

شبِ وصال بھی لپٹو ہمارے سینے سے
چھپاؤ منھکو نہ آنچل مین ماہرو ہو کر

خدا کا شکر ہے شایق ہمارے سینہ سے
گیا ہی یار کا پیکان سرخرو ہو کر

صدق جناب تاراچند صاحب تلمیذ حضرت آتش لکھنوی

فدای خنجر بُرّان جنگجو ہو کر
ملا مین جا کے شہیدوں مین سرخرو ہو کر

نہین ہے نام کو دہبا کہین کدورت کا
ہوا ہی جامۂ تن صاف شستہ گو ہو کر

مثال آئینہ پیش نظر رہین عاشق
سُنائین قصۂ دل آنکو روبرو ہو کر

مجال ہی جبا نتاب کی نہین اتنی
مقابلہ کرے اُس رُخ کا زرد رو ہو کر

ملونگا منہ پہ کہو روز حشر او قاتل
خدا کے سامنے جاؤنگا سرخرو ہو کر

چھپے رہو گے کہا تک حجاب مین صاحب
کلام کیجیے عاشق سے دوبدو ہو کر

گلو تمھی یا دین اگر ونہ ہے یقین ہی صدق
ہمارے جسم سے نکلے گی روح لہو ہو کر

صادق جناب سید صادق حسین صاحب تلمیذ طبع خود

بُرائی کرتے ہو عاشق سے کینہ جو ہو کر
یہ خوے بد نہ رکھو دل مین خوبرو ہو کر

جو ہی اسیکی تمنا تو ذبح کر ڈالو
ملین گے ہم بھی شہیدوں مین سرخرو ہو کر

صبا جو راہ نہ بتلاے تو نہ بتلائے
وہین پہ جائیگی خاک اپنی کوبکو ہو کر

مین تیری تیغ پہ کیونکر نہ ہون فدا قاتل
مری نظر مین یہ رہتی ہے آبرو ہو کر

وہ رند ہون کہ نہ چھوڑونگا میخانہ
صراحی بنکے رہون اور کبھی سبو ہو کر

خدا نے تمسے حسین سیکڑون بنائی ہین
تم اپنے دل مین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

بظاہر اپنی محبت جتاتے ہین مجھسے
خفا رقیبون پہ وہ میرے روبرو ہو کر

مجال کیا ہی وہ ہمت کہان وہ زور کہان
رقیب ہمسے کرے بات دوبدو ہو کر

جلے گا بلبل نالان کا آشیان اللہ
چمن مین آگ لگاؤ نہ لالہ رو ہو کر

سُنائین گالیان کیون ہمکو کچھ جواب تو دو
خموشی ٹھیک نہین ہی یہ گفتگو ہو کر

ملے گا تمسے بھی بہتر حسین صادق کو
تم اپنے دل مین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

صدر جناب چھمن پرشاد صاحب لکھنوی

سرور اور ہوا ہمکو بعد مو حاصل | ملال اسکا الم کس کا محو ہو ہو کر
سواد کاکل دلدار وہ کمال دکھا | طلوع مہر سحر ہو سواد مو ہو کر
سرور دل کو ملا عالم وصال آسا | ہوا حصول مرام اسکا محو رد ہو کر
بہار اسکا عدو کو حسد رہا ہر دم | رہا مدام وہ مردود ہر دو سو ہو کر
سرور وصل حصول حسام ہو حاصل | اگر ہو محو مرا دل رگِ گلو ہو کر
مدام صدر دعا کر کہ اس ل آر اکا | ہو ہمکلام اگر سمع ہر عدو - ہو کر

ضیغم جناب مرزا ضرغام بیگ صاحب تلمیذ حضرت ساقی صاحب

ملا دو آنکھ کرو بات دو بدو ہو کر | عبث ہی منہ کو چھپاتے ہو ماہرو ہو کر
عیان کیا ترے جلوہ نے چار سو ہو کر | گلو مین تو ہی سمایا ہے نگ بو ہو کر
مزا تو جب ہو کہ یہ تیرے تیر کا پیکان | ہمیشہ دل مین رہے میری آرزو ہو کر
مہک رہا ہے چمن ای صبا بتا تو سہی | گلون مین کون سمایا ہے آج بو ہو کر
وہ قتل کر کے مجھے بولے تیغ ابرو سے | لو اب تو چین سے سو جاؤ سرخرو ہو کر
مزا تو جب تھا کہ تسمہ نہ چھوڑتی باقی | تمہاری تیغ دو دم حلقۂ گلو ہو کر
ہزار مین سے بھی بہتر حسین ہین یا میز | تم اپنے دل مین نہ اترا و خوبرو ہو کر
نہین ہتونکے سنائے ہوے ہین ای ضیغم | کہین گے حشر مین خالق کے روبرو ہو کر

ضبط جناب سید عبد الرزاق صاحب خلف سید حبیب اللہ صاحب

حسین بڑی ہوے مشہور خوبرو ہو کر | جلائے دل جو غریبونکے شعلہ خو ہو کر
خیالِ کعبۂ ابرو مین بند ہین آنکھین | لحد مین چین سے سوینگے قبلہ رو ہو کر
چلے ہین بارِ گنہ لیکے اپنی گردن پر | خدا اٹھائے تو اٹھینگے سرخرو ہو کر
خدا کی شان ازل سے یہ گلعذار حسین | ہمارے غنچۂ دل مین ہین رنگ بو ہو کر
جہان مین اور بھی ہین وضعدار تمسے حسین | زیادہ آپ نہ اترائین خوبرو ہو کر
بلا ہی تان کسی کی تو قہر ہے آواز | لٹا رہے ہین یہ محفل کو خوش گلو ہو کر
تمہاری ہجر نے دق کر دیا مرے دل کو | جگر بھی آنکھون سے بہنے لگا لہو ہو کر

شہید ناز و ادائے بتان گلرخ ہے
اٹھیگا حشر کے دن ضبط سرخرو ہوکر

عقیل - جناب سید محمد صاحب قادری عرف حسینی بادشاہ

جو لوٹے کوچۂ جانانسے زرد رو ہوکر
ذلیل و خوار پھرے کیون نہ کوبکو ہوکر

بگاڑا کیا ہے فلک تیرا خاکسارون نے
پڑا ہی کیون مرے پیچھے مرا عدو ہوکر

کبھی بنانا کا حیلہ کبھی ہے عذر حنا
بہلنے ڈھونڈھتے رہتے ہین حیلہ جو ہوکر

وہ عکس دیکھکے آئینہ مین یہ کہتے ہین
مقابلہ مین تو آجاؤ روبرو ہوکر

خدا دکھائے وہ دن بھی کہ حال دل ان سے
مین دست بستہ کرون عرض روبرو ہوکر

ہماری سر پہ رہے ای عقیل ظل حضور
دعا یہ مانگتا ہون روز قبلہ رو ہوکر

عبرت - جناب محمد عبدالرسول صاحب صدیقی تلمیذ حضرت حشمت علیصاحب

کسی کے عشق مین بدنام کوبکو ہوکر
بھٹکتا پھرتا ہون مجنون سا فالتو ہوکر

یہ شرم کیسی شب وصل دو بدو ہوکر
جو آج چھپتے ہو تم ہمسے روبرو ہوکر

خدا کے فضل سے کچھ ہم بھی حسن رکھتے ہین
تم اپنے دلمین نہ اتراو خوبرو ہوکر

الٰہی فضل سے کر اتنا اختیار عطا
کہ انکے دلمین رہون جاکے آرزو ہوکر

دماغ خوب معطر کیا شب وصلت
تمہارے تن کے پسینے نے مشکبو ہوکر

یہی ہی شکر بس مرگ میرے مرقد پر
چڑھا ہی جادر گل اسنے باوضو ہوکر

نہ حال جیب و گریبان کا پوچھیہ وحشی
ہوے ہین چاک کئی بار یہ رفو ہوکر

کسی کا خوف جو رکھتے ذرا بھی تم دلمین
تو بات کرتے نہ غیرون سے باوضو ہوکر

ہوے نہ حسن پہ نازان جہانمین یوسف
تم اپنے دلمین نہ اتراو خوبرو ہوکر

کسی کے دست حنائی کی یاد مین عبرت
روان ہی آنکھوں سے دریا مرے لہو ہوکر

عاشق - جناب منگل سین صاحب تلمیذ جناب منشی کشن پرشاد صاحب

غضب مین ڈالدون دیکر عزیز دل اپنا
تمہین نہ آئے ہو دنیا مین خوبرو ہوکر

کریگا حشر مین بدنام مجکو اے قاتل
سوار بر سر گردن مرا لہو ہوکر

فلک تو گردشِ پا کی نہ پوچھ کچھ حالت
کسی کی یاد مین پھرتا ہون جستجو ہو کر

مریضِ ہجر تپِ غم کا حال کہہ دینا
صبا جو کوچہ سے اُس بُت کی جائی تو ہو کر

قدم ہٹے نہ دَرِ یار سے کبھی عاشق
وہ بخت سُست کہی لاکھ تند خو ہو کر

عشرت جناب راے میکولال صاحب

نہین ہین دیدۂ گریان سی سُرخ اشک رَوان
نکل رہا ہے کلیجہ مرا لہو ہو کر +

خود آو شبکو تو چمکے ہمارا اخترِ بخت
کرو نہ مہر و وفا ترک ماہرو ہو کر

دوبارہ ہاتھ نہ صاف اسپہ ای جنون کرنا
قبائے قیس ابھی آئی ہے رفو ہو کر

جو دیکھنا ہی منصور پر نظر ڈالے
تو چشم دار سے آنسو بہے لہو ہو کر

کسیکے کوچۂ گیسو مین کیا ہوا تھا گذر
نسیم صبح چلی آج مشکبو ہو کر +

لہو جو دار سے ٹپکا تو ہو گیا ثابت
گیا جہان سے منصور سرخرو ہو کر

کسیکو زیب نہین کبریا کے سوا
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

وہ رند ہون کہ مری خاک بھی رہی سرکش
صراحی و قدح و ساغر و سُبو ہو کر

غضب ہے مجکو نہ آغازِ عشق مین سوجھا
رہیگا دلمین غمِ ہجر آرزو ہو کر

خدا کرے کہین مر جائین تیرے سودائی
جئے تو کیا جئے رسوائی چار سو ہو کر

ہزار شکر کہ روئے وہ میری میت پر
پڑھی نماز جنازے کی باوضو ہو کر

ہزار شکر گلوری ملی دمِ رخصت
کسیکی بزم سے نکلا مین سرخرو ہو کر

شفیق حال اگر ہے وہ دوست اے عشرت
تو پھر کریگا مرا کیا کوئی عدو ہو کر

فضل- جناب ابوالسیف محمد فضل حق صاحب منصبدار

پتہ جو پوچھا تو فرمایا دو بدو ہو کر
قلوبِ خستہ مین رہتے ہین آرزو ہو کر

سہای پا گئی اُمت تمام دوزخ سے
میانِ عاشق و معشوق گفتگو ہو کر

جدھر سے ملتے تھے حضرت مہکتا تھا رستا
پسینہ یعنے نکلتا تھا مشکبو ہو کر

نکیر و خادمِ حضرت کو مت ستاؤ تم
ابھی مدینے سے آیا ہے کو بکو ہو کر

ہمیشہ یاد رہے گا تمام خلقت کو
وہ کام تمنے کیا حق کے روبرو ہو کر

تری تلاش پہراتی ہے دربدر مجکو — ترا خیال ستاتا ہی آرزو ہوکر

ہمارے شاہِ دکن کو خدا نصیب کرے — کہ آئین روضۂ اقدس کے روبرو ہوکر

لیا جو بوسۂ رخسار بولے جہنجلا کر — لگاؤ ہاتھ نہ مصحف کو بے وضو ہوکر

خیال کعبۂ ابرو ہے مجکو وقتِ اخیر — ادب سے قبر مین سوؤنگا قبلہ رو ہوکر

کمالِ حسن کو دیکھو جمالِ احمدؐ مین — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

غرور شیوۂ ابلیس ہے نہ انسانی — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

بنے ہو خاک سے چہوڑو نہ خاکساری کو — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

فلک پہ ماہ کے نقص و کمال کو دیکھو — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

سیاہکار نہ ہوتا ہی فضل حق کا ظہور — تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

فاخر۔ جناب میر محبوب علی صاحب رضوی تلمیذ حضرت ضیا صاحب

بغل سے اُٹھگیا میری خفا جو تو ہوکر — تو آنکھو نسے مرا دل بہگیا لہو ہوکر

تمہارے تیر کا پیکان تمہارے ہجر کا داغ — ہمارے دل مین رہا برسون آرزو ہوکر

اسیر مجکو کیا دامِ زلف مین دل نے — مرے رفیق نے کی دشمنی عدو ہوکر

ہمیشہ ہم کفِ افسوس ملتے رہتے ہین — تمہارے ہجر مین بدنام کو بکو ہوکر

حجاب کیسا ہی یارب یہ شرم کیسی ہے — کہ اب وہ چہپتے ہین پہر مجسے روبرو ہوکر

ہمارے حسرت و ارمان کہین نکلتے ہین — دعا یہ حق سے ہماری ہے قبلہ رو ہوکر

جو بار یاب ہون محفل مین اُس پریوش کی — تو اپنا حال کرون عرض روبرو ہوکر

ہزارون تمسے حسین ہو رہی ہین دنیا مین — نہ اتنا حسن پہ اتراؤ خوبرو ہوکر

بہاتے رہتے ہین ہر وقت اشک خونی ہم — تمہارے ہجر مین بیٹھے ہین سرخرو ہوکر

شکایت اُسکے ستم کی نہ کیون کرون فاخر — بنا ہی دشمنِ جان جانب عدو ہوکر

فریاد۔ جناب محمدؐ یوسف شریف صاحب تلمیذ جناب فاخر صاحب

ہمارا دم بھی گیا آہ اِس تمنا مین — ہوئی نہ بات کبہی اُس سے روبرو ہوکر

کرو عدو کے لئے دور یہ حجاب و شرم — ذرا تو بات کرو مجسے روبرو ہوکر

رقیب بزم مین اُس دلربا کی بیٹھا ہے ۔۔۔ نکالا جائے الٰہی یہ زرد رو ہوکر

فوق۔ جناب محمد رفیق خانصاحب شاگرد جناب صدق صاحب

کبھی جو باغ سے نکلا وہ لالہ رو ہوکر ۔۔۔ چمن سے رنگ گلو نکا اُڑے گا بو ہوکر

ترا تبسم پنہان جو مجکو یاد آیا ۔۔۔ تو دل کے زخم ہنسے اور بھی رفو ہوکر

فروغ حسن تجلی سے کُھل گئی قلعی ۔۔۔ خجل ہوا ترے آئینہ روبرو ہوکر

تمہارے کوچہ مین جنت کا ذکر چل نہ سکا ۔۔۔ کہ رات رہگئی واعظ سے گفتگو ہوکر

چمن کو سنبل پیچان نے آبرو بخشی ۔۔۔ شبیہ گیسوے جانان کا مو بمو ہوکر

فہم۔ جناب ابو الحلم محمد قمر الدین صاحب عرف یاڑو میان تلمیذ حضرت منتہی لکھنوی

ملایا خاک مین اے جان عدو ہوکر ۔۔۔ اب آیا ہے عیادت تو سرخرو ہوکر

جو قصد بوسہ کا مینے کیا تو فرمایا ۔۔۔ لگا نہ ہاتھ تو مصحف کو بے وضو ہوکر

حسین جہان مین ہزارون ہین تم سے بھی بڑھکر ۔۔۔ تم اپنے دل مین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

کلام حضرت موسیٰ سے گو ہوا اے فہم ۔۔۔ سخن کا لطف ہی جب ہے کہ دوبدو ہوکر

قمر۔ جناب منشی رحمت حسین صاحب تلمیذ حضرت بیدل صاحب

فراق یار مین دل بہگیا لہو ہوکر ۔۔۔ روان ہوا مری چشمون سے آبجو ہوکر

دکہائے گر نہین دیدار روبرو ہوکر ۔۔۔ ہماری دل مین سما جاؤ آرزو ہوکر

بنائے خاک سے میری جو ظرف کوزہ گر ۔۔۔ تو میکدے مین رہون ساقیا سبو ہوکر

نرالی شوخی ہے طرفہ یہ پردہ داری ہے ۔۔۔ چھپے ہین آڑ مین چلمن کی روبرو ہوکر

تمہارے عشق مین قسمت ہوئی یہ برگشتہ ۔۔۔ کہ منحرف ہوے احباب بھی عدو ہوکر

حیا کو جانے دو میری سنو کچھ اپنی کہو ۔۔۔ مذاق وصل مین آتا ہے گفتگو ہوکر

الٰہی دے مجھے دنیا سے فارغ البالی ۔۔۔ سمائے تو ہی مرے دل مین آرزو ہوکر

اثر پذیر ہوا آج غیر کا اغوا ۔۔۔ مقابلہ کو وہ آئے ہین جنگجو ہوکر

بروز حشر شہیدونکا دیکھنا رتبہ ۔۔۔ خدا کے سامنے جائین گے سرخرو ہوکر

عدو سے پہلے ہی نمبر مری شہادت کا
قرار پائی ہی یہ بات گفتگو ہو کر

فریب ورد کیا میرے پہلو سے اٹھے
گئے رقیب کی محفل مین حیلہ جو ہو کر

ملک کرین جسے سجدہ وہ نکلے جنت سے
خدا کی شان یہ ذلت ہو آبرو ہو کر

قفس کو بند نہ کر فصل گل مین اے صیاد
وہ ناتوان ہون کہ اُڑ جاؤنگا مین بو ہو کر

نزاکت اور لطافت ہی ختم اُس بت پر
اُڑے رقیب کی محفل سے رات بو ہو کر

وہ اسم پاک محمد کا ہے کہ صَلِّ علےٰ
زبان سے لیجئے یہ نام با وضو ہو کر

دکن مین قدر سخن ہی قمر نہ یہ کہنا
کہ شاعری گئی۔ برباد لکھنؤ ہو کر

قائل۔ جناب ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

وہ میرے خواب مین آتے تھے بیجا نا نہ
لجائے مردم دیدہ سے دو بدو ہو کر

نکلے ضبط کی آغوش سے یہ طفل سرشک
ملے ہین خاک مین آخر کو آبرو ہو کر

ہنر سے اہل ہنر رہتے ہین سدا دلریش
چھدا ہی سینہ نے ہائے خوش گلو ہو کر

جو کھینچا دار پہ منصور دلکو مژگان نے
بہے ہین آنکھو لنسے لخت جگر لہو ہو کر

بتو نسے حضرت قائل کسی زمانہ مین
نہ کامیاب ہوا کوئی کام جو ہو کر

کیفی۔ جناب پنڈت لاڈلی پرشاد صاحب تلمیذ حضرت ساقی صاحب

اسیر زلف معنبر کا مو بمو ہو کر
ہمارے پہلو سے دل اُڑ گیا ہی بو ہو کر

ہزاروں دست تمنا ہون قبر سے باہر
کبھی جو گور غریبان سے جائے تو ہو کر

ملا پتا ہی نہ اُسکی کمر کا ہے افسوس
پھر آئے اپنے خیالات چار سو ہو کر

ہزاروں تمسے پری رو ہین آج دنیا مین
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

گیا نہ بعد فنا بھی مرے تصور سے
خیال یار رہا دل مین آرزو ہو کر

تمہاری دید کے مشتاق ہین کہاں جال
چھپو نہ ہمسے مری جان ماہرو ہو کر

وفا کا رنگ گلو مین نہین رہا کیفی
یہ اُڑ گیا ہے زمانہ سے مثل بو ہو کر

مرزا۔ جناب مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

جان ہوئی ہے کہ اُسکی شکل ہو ہو کر
مٹی ہے پیدا ہوئی اُس سے گفتگو ہو کر

نہیں نکلتی ہے حسرت دعائے وصل بھی اب
کہا در چرخ کرے گا ستم عدو ہو کر

کیا ہے یاد مجھے پھر فلک قاتل نے
خدا کا شکر رہا دل میں آرزو ہو کر

کہا تھا عشق نے خانہ خراب ایسا کچھ
کہ بعد مرگ اُڑی خاک کو بکو ہو کر

پڑیگی چوٹ مقابل کی یہ جتاتے ہیں
کبھی نہ دیکھیے آئینہ روبرو ہو کر

ملا ہے جب سے تری تیغ کے گلے سے گلا
نکل رہی ہے تمنا مری لہو ہو کر

سوال وصل جو میں نے کیا تو فرمایا
چلو ہٹو کہتے ہو کیا مجھسے روبرو ہو کر

متاع جان و دل و صبر لے لیا پہلے
اب اور لیتے ہو کیا گرم جستجو ہو کر

کسیکی جان بچیگی نہ اب الٰہی خیر
غضب خدا کا وہ آئے ہیں تند خو ہو کر

چلا ہے فتنۂ محشر ہمارے مرقد پر
گیا ضرور ادھر سے وہ فتنہ خو ہو کر

مجاہد — جناب محمد مجاہد الدین صاحب خلف حضرت معلی صاحب

رہے جو یار فدار اُن کا تو ہو کر
تو کیوں رقیب دسر پر چڑھیں عدو ہو کر

کریگا کچھ نہ زمانہ دلا عدو ہو کر
رہے جو امتِ خیر الوریٰ میں تو ہو کر

ہے زندگانی دنیا کا حسن دو روزہ
تم اپنے دلمیں نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

حسین ایک سے ایک ہیں جہانمیں اعلیٰ
تم اپنے دلمیں نہ اتراؤ خوبرو ہو کر

بنے ہیں انکے نصیبے سے شیخ جی ساقی
شراب پیجیے کیونکر نہ با وضو ہو کر

نہیں ہے ٹھیک شکایت یہ پیٹھ پیچھے کی
جو کہنا آپکو ہو کہئے روبرو ہو کر

مظہر — جناب مولوی مظہر الحق صاحب انصاری تلمیذ حضرت بیدل

کروں گا شکوہ قیامت میں روبرو ہو کر
رہیگی ایک دن اُس بت سے دوبدو ہو کر

لگا ہے دامنِ جانان سے سرخرو ہو کر
بہا تھا چشم سے جو لختِ دل لہو ہو کر

جو تجھکو مہر تر سے کرو تو برات گو روز
قمر سلام کو آتا ہے چار سو ہو کر

علاج وسوسے کی کاوش الم دونی
ہنسی ہے زخم بھی تدبیر پر رفو ہو کر

بھلا ہے میری تمنا سے بیخودی میری کا
مجھے غش آیا ہے اُس بت سے دوبدو ہو کر

عزیز مصر پہ کیا گذری اور کہین گذری
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

قتیل ناز شہید وفا ترا مظہر
پس فنا بھی جو اٹھا تو سرخرو ہوکر

محفوظ جناب ابو المکارم حافظ شیخ محی الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

جو میرے دلمین رہا میری آرزو ہوکر
وہ جان لینے کو بیٹھا ہی اب عدو ہوکر

سماؤنگا مین ترے گیسوؤنمین بو ہوکر
زبان جو ہونگا انداز گفتگو ہوکر

عجیب شوخیان کرتا ہے درد دل مجھسے
کہ دوڑتا ہے مرے جسم مین لہو ہوکر

نہ دون جگہ کہ جگہ دون مین سخت حیران ہون
وہ دلمین آتے ہین دشمن کی آرزو ہوکر

ہمارا رشک کے مارے نکل رہا ہے دم
مزے اڑاتا ہی آئینہ روبرو ہوکر

وہ باتون باتونمین اقرار وصل کر بیٹھے
عجیب بات نکل آئی گفتگو ہوکر

بجائے اشک نکلتا ہی خون آنکھونسے
ٹپک رہی ہو مری آرزو لہو ہوکر

بلائین لیتا ہون آنکھونسے تیری زلفونکی
سما گئی ہے نظر گیسوؤنمین بو ہوکر

زبان دینے نہ دونگا رقیب کو ہرگز
نگاہبان بنونگا مین گفتگو ہوکر

جو منہ پہ رکھدیا منہ ہمنے جوش مستی مین
گلے لپٹ گئے وہ بھی رگ گلو ہوکر

وہ بے خطا مری گردن پہ پھیر کر خنجر
اکڑتے پھرتے ہین مقتل ہین سرخرو ہوکر

بگاڑا کیا ترے لیل و نہار کا ای چرخ
ہمارے پیچھے پڑا ہے عبث عدو ہوکر

خطا معاف ہو جانے نہ دونگا مین ہرگز
ہزار عذر کرین آپ حیلہ جو ہوکر

شب وصال بھی ای درد تو بجا دلسے
مرے ہی سینہ مین رہجا تو آرزو ہوکر

جناب داغ کے الطاف سے کبھی محفوظ
غزل سناؤنگا آصف کے روبرو ہوکر

میکش جناب رام چندر سرور شاگرد جناب ساقی صاحب

کرینگے مجھکو جو وہ قتل تندخو ہوکر
کھلینگے جوہر شمشیر سرخرو ہوکر

مجھے ستانیکا جب ہو مزا انھین معلوم
جفا اٹھائے جو عاشق کبھیکا تو ہوکر

خلش جو دم بدم افزون ہے دلمین مژگانکی
کھلے ہین کیا دہن زخم پھر رفو ہوکر

خیال دست حنائی ہین تیرے شک چمن
بہا جو دیدۂ گریان سے دل لہو ہوکر

منہ سے صحبت رخسار کو دل ناداں — لگانا یا تہہ مناسب ہے باوضو ہوکر
بلا ہے عشق ہے وہ شے کہ جس آئی میکش — جگر میں زخم ہوتی بہہ نکلے دل لہو ہوکر

نوشاد۔ جناب محمد حیدر علیخان صاحب تلمیذ حضرت شاد۔

بہت سے چل بسے دنیا سے ماہرو ہوکر — تم اپنے دلمیں اتراؤ خوبرو ہوکر
شہ دکن کا سہارا ہے ہم غریبوں کو — کریگی گردش افلاک کیا عدو ہوکر
غم حسین میں رونے جو بیٹھ جائیں ہم — بجاے اشک بہیں لخت دل لہو ہوکر
دہائیں گنگ و چمن کو بھی آب خجلت سے — ہمارے دیدۂ پرآب آبجو ہوکر
شب فراق میں آہ و فغان و حسرت و یاس — دل تپیدہ کے مونس ہیں آرزو ہوکر
جمال حسن کی سرکار میں کسی کا رنگ — حنا ہوئی ہے قدمبوس سرخرو ہوکر
ہمیشہ گھر کو رقیبوں کے آپ جاتے ہیں — ادھر سے بھی تو نکلجاے کبھو ہوکر
الٰہی کونسا دن ہو کہ با ادب اپنی — غزل سناؤں میں آقا کے روبرو ہوکر
جناب شاد کی نوشاد کو غلامی ہے — جہان میں کیوں نہ رہے درجۂ علو ہوکر

نامی۔ جناب روپ کشور صاحب تلمیذ جناب ساقی صاحب مرحوم

کبھی تو ہم پہ بھی خنجر کی آزمائش ہو — کہ جاے عاشق جانباز سرخرو ہوکر
نہ ہووے رشک ہیں آئینے سی کیوں اے جان — جو دیکھے تجکو وہ بے پردہ روبرو ہوکر
بڑھا ہے زلف کا سودا وفور وحشت ہے — ہوا ہے دامن دل چاک پھر رفو ہوکر
سوال بوسہ پہ ہے تم دو نہ دو مگر ایجان — ذرا سی بات پہ بگڑو نہ تند خو ہوکر
کہاں وہ بخت سکندر وہ شوکت دارا — ہزاروں چلدئے دنیا سے نامجو ہوکر
ہے دوسرا بھی مقابل میں آئینہ دیکھو — تم اپنے دلمیں نہ اتراؤ خوبرو ہوکر
چمن میں یہ آمد کی کسکے ہے نامی — کہ رنگ اڑ گیا ہر ایک گل کا بو ہوکر

نجیب۔ جناب سید نجیب اللہ صاحب تلمیذ جناب خستہ صاحب

اٹھا سے جائیں اگر میرے روبرو ہوکر — تو دو دو باتیں کروں اُنسے دو بدو ہوکر

ما لیں لاکھون حسین ہین کچھ ایک تم ہی نہین
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

مجھے آج میرے لئے بد دعا مصمم ہے
کہ ہاتھ اٹھائے وہ بیٹھے ہین قبلہ رو ہوکر

اسیکے قطرۂ رحمت کے راز ہین پنہان
صدف مین بنگئے گہر اور رگلو مین لہو ہوکر

اگرچہ نامہ مین سب حال دل لکھا مینے
مزا کچھ اور رہا سنتے جو روبرو ہوکر

ہزار طرح کیا امتحان مرے دل کا
رفیق بنگئے کبھی اور کبھی عدو ہوکر

ہے مصحف رخ دلبر بسان سورۂ نور
مین بوسہ اسلئے لیتا ہون باوضو ہوکر

واجد جناب محمد عبد الواجد صاحب فرزند مولوی عبد العلی صاحب

امید وصل جو اس گل کے ہاتھ تھی لکو
ٹپک پڑی وہ ان آنکھون سے اب لہو ہوکر

سنا جو یار کے در پر ہے عاشقونکا ہجوم
تو مین بھی پہونچا پریشان سا کو بکو ہوکر

وہ غمزہ جسکو سمجھتے تھے راحت دل و جان
کیا شہید اسی نے ہمین عدو ہوکر

کریگا کوئی کہانتک ہماری غمخواری
کہ چاک ہوگئے دامن بہت رفو ہوکر

نہ دیکھا ایک بھی وحشی مزاج تم سا کہین
پھرے زمانہ مین سرگرم جستجو ہوکر

بہت غم آپکی الفت مین اسلئے ہے مجھے
کہ نیک خو نہوے آپ ماہرو ہوکر

وہ دن گئے کہ ترستے تھے وصل کو برسون
تمہاری جلسے مین رہتے ہین ابتو لو ہوکر

چمن مین جاکے ذرا گل کے حال کو دیکھو
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

وصال سے رہے محروم لیکن ای واجد
رہی ہے تیر دستان دلمین آرزو ہوکر

چونکہ یہ غزل بیوقت پہونچی اسوجہ سے ردیف کا لحاظ نہین رکھا

تجلا جناب محمد احتشام الدین صاحب خلف حضرت مع...

تھکے ہین پاؤن مرے گرم جستجو ہوکر
چمن چمن مین پھر...

کیا اسیر بلا خواہشات دل نے ہمین
پھنسے پھر...

کرو نہ ناز گو شرمندہ حسن عارض سے
نہ ہا...

ذرا تو رحم کرو دلکی بیکلی پہ مرے

غم فراق کو بھولے ہوئین جو وہ باتین حسین دیکھے ہین تمسے بہت تجلانے		زمانہ گذرا تہا اُس بت سے گفتگو ہوکر تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

مصرع طرح حضرت آصف خلد اللہ ملکہٗ

کچہ دلکی آگ کم ہوئی کچہ درد کم ہوا

قافیہ۔ کم ۔ ستم ۔ صنم ۔ ردیف ۔ ہوا

حضرات ماہ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کی چھٹی تاریخ کو محبوب الکلام کے لئے یہ مصرع طرح عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی نے تجویز فرمایا ہے ماہ محرم الحرام کی ۲۴۔ تاریخ تک غزلین بنام نائب مہتمم آجانا چاہئین گلدستہ نمبر ۸ مین ماہ صفر المظفر کے لئے یہ مصرع طرح ہوچکا ۔

کہان

ہے دوسرا بھی مہ
جنہون مین یہ آمد کی ۔

لبون پر مسکراہٹ سی دم گفتار کیسی ہے

نجیب ۔ جناب سید منتخب

ادہر سے جائین اگر میرے روبرو ہوکر

قصیدہ بہ تقریب عید الضحیٰ در مدحت عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج سلطان آصف جاہ خلد اللہ ملکہ

نعت فکر کو دیکھو تو اچھوتی چھل بل
فکر کو دعویٔ عصمت ہے بسانِ مریم
کبتلک پردۂ عفت سے حجاب طلعت
کب تلک حُسن بامید رفیق دلجو
ساغر فکر رہے گر لب شہرۃ سے الگ
زلف کو سلسلۂ دام توجہ سے عبث
تیرے رفتار کی شوخی جو تخنگو دیکھے
جوڑ بند آئین نظر شوکت بندش کے اگر
جب یہ ہی حُسن ترا اور یہ ادائے دلسوز
تجکو ملنے کا نہیں شاد سا خوش فکر و سخی
اور مچلنا وہ مچلنا کہ اگر اسنے پسند
فلکِ ماہ ذکا نقطۂ پرکار امید
اُسکا شورِ دم وامند گی جان تدبیر
جیسی برق بھرے رائے سے اُسکی ہیبت
پیش طاق اُسکا ہی محراب کمال رفعت
پھر پروانہ پہ لیچ آسے جو اُسکے آگے
پھیلے عالم مین اگر اُسکی صفتِ صلح کل
ہو جوان شوخیٔ انداز سے پیر فرتوت
نگہہ قہر اگر ہو تو حباب کی طرح
اُسکے اعدا کی ہے توقیِ اثرِ بخت سیہ
ساقیا عید کا دن ہے وہ پلا دے ساغر
جادۂ صبر سے باہر ہوا مقطع نہ نکل

شوق کی سنئے تو ہر گام پہ کہتا ہی کہ چل
ذہن کہتا ہی کہ ہو عیسیٔ معنی کا حمل
کبتلک رد مضامین پہ حیا کا آنچل
کب تلک حسرت پیوند ہم آغوش بغل
عمر کا کاٹنا دو بھر ہو بامید اجل
آے زنجیر و لسنے کا کل کا گرفتار بغل
حشر کو کہدے کہ ای سست قدم ساتھ نکل
آصفِ فکر سلیمان ہو تو وہ جائے مچل
تیشۂ ضبط سے مت کاٹ نکلتی کونپل
لپٹے مضمون پہ بیدل کیطرح جائے مچل
کھولدے دست کرم عقدۂ ما لا ینحل
مرکز اہل ہنر دائرۂ علم و عمل
ظلمت فکر مین عقل اُسکی فروزان مشعل
بھاگتا آے نظر اُسکی سخا سے بادل
آستان اُسکا ہی دشمن کا دماغ مختل
خوف سے شمع کے آنسو سر بزم آئیں نکل
تیغ کے سر سے نکلجائے سر خنگ
اثر حلم سے ہو جائے
دفعتہ آئین لد
جیسے اک
زر

کیا اگر انہار ہی حسرت ہے کہ لا یا تا گور
بے زبانی سے رہی جاتی ہیں دل کی باتیں
سلسلہ ملتا ہے مجھ سے ترے گیسو کا ضرور
یوں رہے کینہ امید مرا زر سے کمی
صحبت حسن بنا دیتی ہے ہر شخص کو غیر
تا لکے موج طرازی پس پردہ بیدل
ذہن عالی ہے ترا مخزن احکام اجل
کشتۂ لطف کو تیرے نہیں اندوہ حیات
سایۂ سطوت آصف ہے تری ذات کریم
ہاتھ میں تیرے ہے تفصیل مضامین سخا
عدل کا تیری اثر ہے یہ ہر اک سے دلبر
ہمرکابی ہے تری خدمت سعد اکبر
طبع میں شوخی مضامین ہیں متانت کا خروش
لب میں وہ فکر مناسب ہے تشخیص مرض
رعد ہے تیر اسپ صاعقہ ہے قہر ترا
خواب میں دیکھے چمک گر تری شمشیر کی غیر
کو مقابل کو دم جنگ تصور رہو ترا
صف اعدا پہ دم رزم جو کھینچے تلوار
قبض ارواح کی ترتیب میں پیدا ہو فتور
کہاں ہمیں تری ایسا سمند چالاک
ہے دوسرا بھی یہ ضو بحر میں جوشش طوفان
خبر جہاں میں یہ آمدلی ہے اشارہ میں ترے

تہنیت بجناب سید ملتجی حسین بلند

اور بھی سے جائیں اگر میرے روبرو ہوں

مطلع

جیتے جی دوش امل بعد فنا دوش اجل
اے زبان وہن تیر نہ تو دل سے نکل
مری قسمت تری کاکل میں پڑی بل پر بل
دولت طبع پہ تھا ناز مگر روز ازل
جب سے تیرا ہی گزر ہو گیا دل یار دغل
شوق کہتا ہے کہ پڑھتا ہوا دربار میں چل
طبع موزوں ہے تری منبع ماقل و دل
زندۂ فیض کو تیرے نہیں کچھ خوف اجل
اور ہے شاہ دکن ظل خدا وند اجل
دل حاتم میں جو پیدا ہوئی لطرز مجمل
ایک کو دو نہ کہے دیکھئے ہرگز احول
اوج اعدا کا ترے عہد میں یعنی زحل
شوکت الفاظ میں بندش سے سلاست ہیکل
گر اٹھائے کوئی انگشت تو ہو جائے شل
برق ہے تیغ نیام اسکا ہے کالا بادل
بستر زیست سے نیچے گرے اک دم میں اجل
آئے تسکین کو قضا اور اجل جائے مچل

ق

ملک الموت کے دفتر میں پڑی وہ ہلچل
دم شماری میں ہر اک شخص کی پڑ جائے خلل
کہے مرصع سے ترا پیکر دم رفتار کہ چل
جسم میں پھرتی ہے اور جرگہ اعدا میں اجل
پھینسے والا نہیں اگر وہ کبھی سانس سنبھال
مجھ نے پھر دعا پہ اسکے میں یہ جبل
ہے یہ محتاج عراق و عجم و ہند و جبل
اور ہے تیرے حریفوں میں بپا جنگ و جدل

منوری —

ضوابط گلدستہ

۱۔ جن صاحبونکے اشعار منتخب گلدستہ ہونگے اُنکو وہ پرچہ جسمین اُنکا کلام چھپیگا مفت دیا جائیگا۔
۲۔ کلام کا انتخاب کمیٹی کیا کریگی۔
۳۔ ستّرہ اشعار سے زیادہ نہ طبع ہونگے۔
۴۔ انتخاب پر کسی صاحب کو حق اعتراض نہوگا۔
۵۔ غیر طرح غزل یا قصیدہ یا مثنوی بشرط پسند کمیٹی طبع ہوگی۔
۶۔ جو صاحب اپنا کلام روانہ فرمائین نام اور پتا صحیح طور پر لکھین اور اپنا کلام صاف خط مین لکھکر روانہ فرمائین۔
۷۔ طبع اشتہارات کی نسبت مہتمم سے خط وکتابت کیجئے۔
۸۔ اگر کسی ماہ مین گلدستہ نہ پہونچے تو اُسکی اطلاع دیجا دے۔
۹۔ اسکے کل حقوق نائب مہتمم گلدستہ ہذا کو دے گئے ہین۔
روسا و عظام سے ۱۲ روپیہ سالانہ اور پبلک سے چھ روپیہ مع محصول ڈاک اسکی عام قیمت قرار دیگئی ہے۔
۱۰۔ خط وکتابت بنام رائے ہیرالال صاحب نشاط نائب مہتمم گلدستہ ہونی چاہئے

نائب مہتمم گلدستہ